

भैभा
समाज
गुजराती - ઉર્દુ मासिक

MEMON SAMAJ
Urdu Gujrati Monthly

February 2020, Jumada-ul-Sani 1441 Hijri

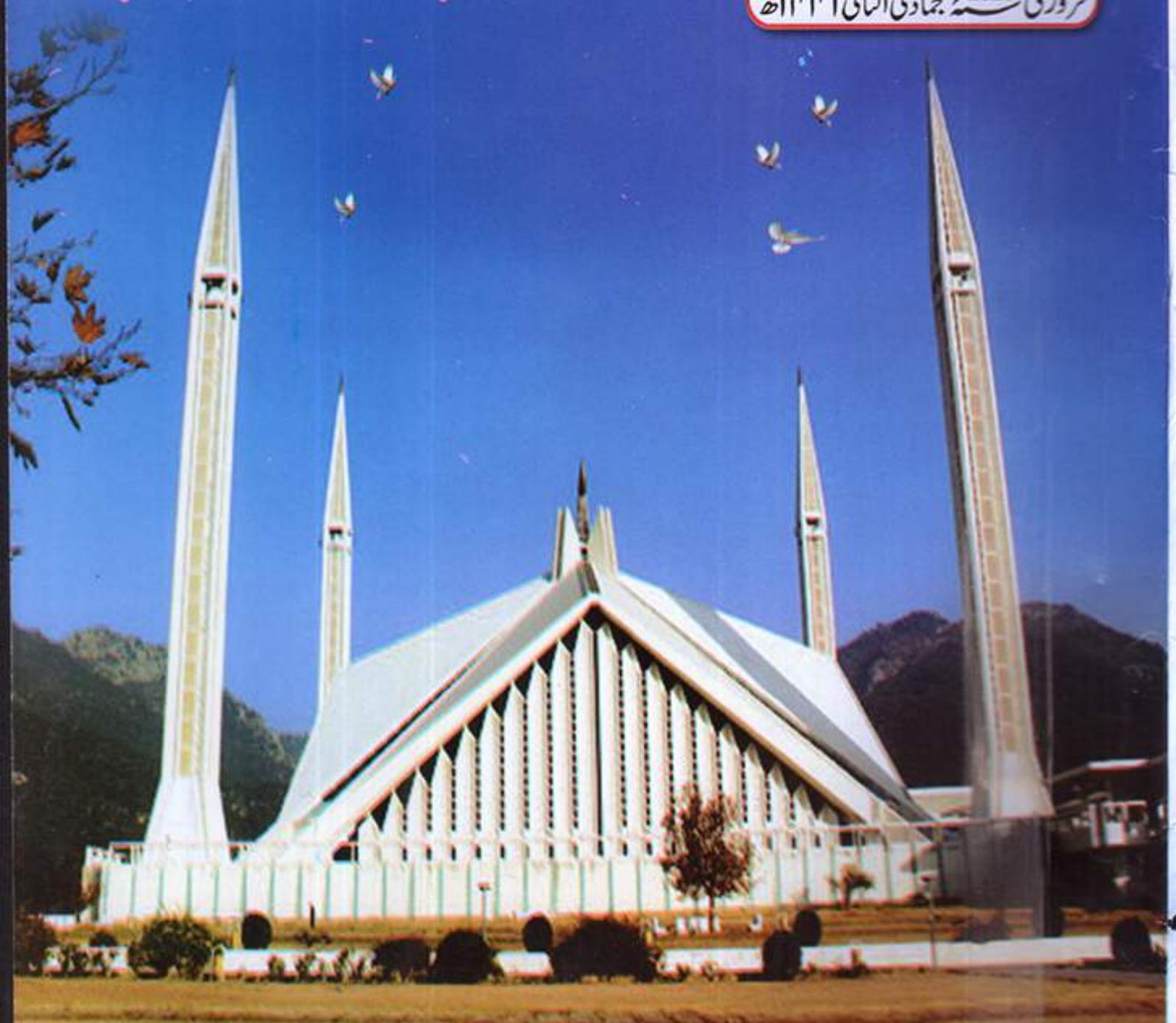


بانووا ميمون جماعت
اردو - گجراتی
قیام: 2 جون 1950

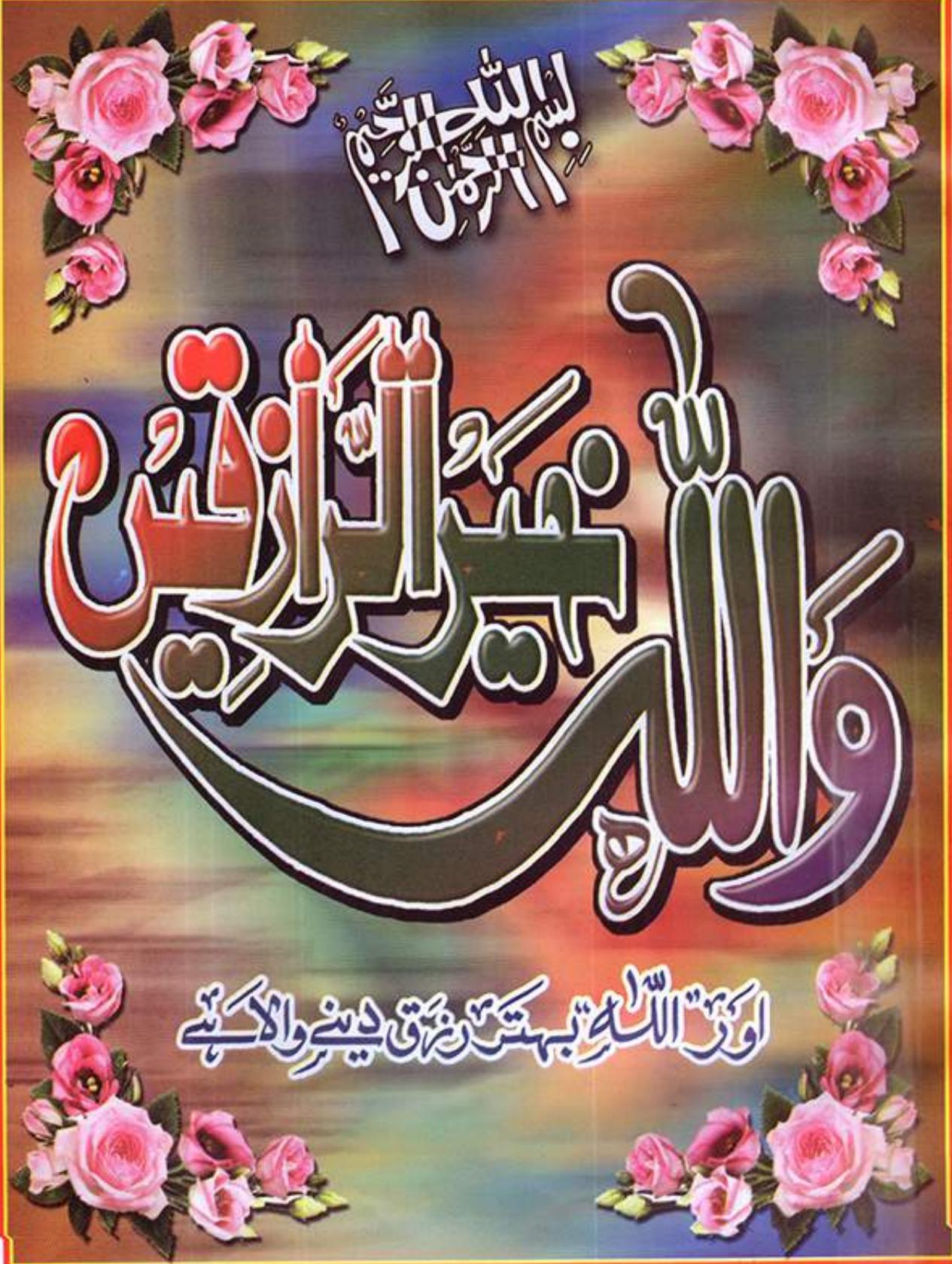
بانووا ميمون جماعت کا ترجمان

ماہنامہ
ميمون سماج

فروری 2020ء جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ



Faisal Masjid, Islamabad, Pakistan.



بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ میں کراچی

اردو - گجراتی

فروری 2020ء

جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ



32768214
32728397

Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیئرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

شمارہ: 02

جلد: 65

زیر نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، بلوچہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد لہجہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

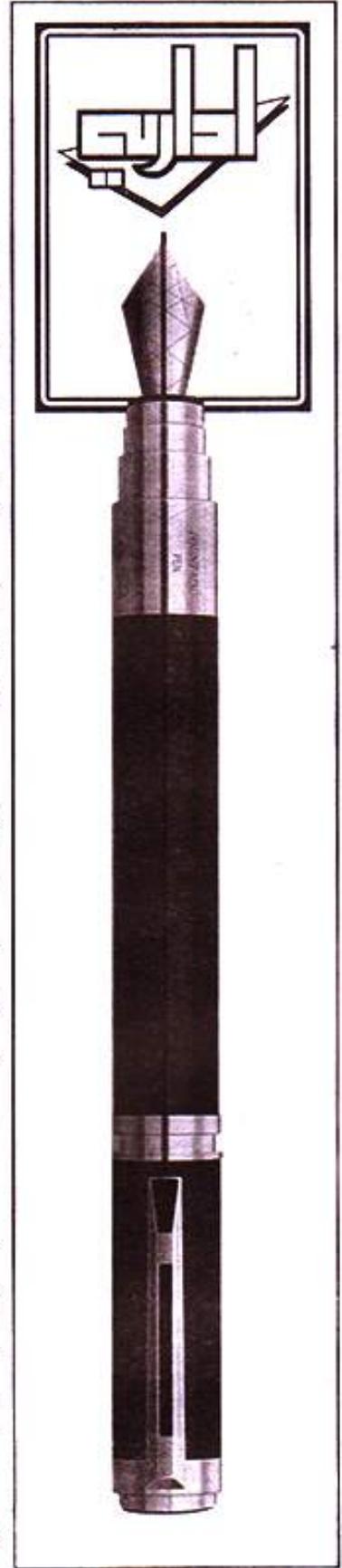
جماعت کی جانب سے تعلیمی سہولیات

بانٹو ایمین جماعت اپنے قیام سے لے کر آج تک تعلیم کو اہمیت اور اولیت دیتی رہی ہے۔ ہمارے اکابرین اور سماجی رہنماؤں نے بانٹو ایمین برادری کے لئے تعلیم کو ترقی کا زینہ قرار دیا اور اسی لیے نوجوان نسل کو تعلیم کی اہمیت بتائی۔ برادری نے فلاح و بہبود کے شعبوں کے ساتھ ساتھ تعلیم کے شعبے میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔ بانٹو ایمین جماعت کے تحت کئی سال قبل ایجوکیشن کمیٹی کا قیام اس سلسلے کی ایک کڑی تھا۔ یہ کمیٹی سالہا سال سے برادری کے ذہن اور ہونہار طلبہ و طالبات کو فروغ تعلیم کے سلسلے میں تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کوشاں رہی ہے اور تعلیم کو عام کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ اپنی جماعت نے برادری کے بچوں کے لیے اعلیٰ معیار کی تعلیم کو مرکز و محور بنایا ہے۔ بڑے بڑے معیاری تعلیمی اداروں میں داخلوں اور فیس کے لئے ہائر ایجوکیشن کے لئے اسکالرشپ کی اسکیم کے ذریعے سہولیات فراہم کی ہیں تاکہ موجودہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دور میں بانٹو ایمین برادری کے نوجوانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کر کے معیاری اور اعلیٰ تعلیم کا ہدف حاصل کر سکیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ دیگر میمن برادریوں کے مقابلے میں ہماری برادری میں خواندگی کی شرح سو فیصد ہے۔ تعلیم کا بنیادی مقصد حصول روزگار کے ساتھ ساتھ انسان میں حسن اخلاق، نیکی، وفاداری، ترقی، محبت، محنت، عقل اور اچھے کاموں سے رغبت پیدا کرنا ہے۔ یہ سب باتیں طالب علم، علم حاصل کرنے کے دوران سیکھتا ہے۔ اس سے انسان میں تعلیم کے حصول کے ساتھ لازوال خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تعلیم یافتہ انسان فرائض اور حقوق کی پاسداری کرتا ہے۔ معلم اعظم سرکار دو عالم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیم اور پاکیزہ کردار سے اصلاح معاشرہ کی کوششیں ایسی بار آور ثابت ہوئیں کہ لوگوں کی کایا ہی پلٹ گئی۔

اصلاح معاشرہ میں اساتذہ کرام کا کردار سب سے اہم ہوتا ہے ان ہی کی صحیح کوشش و کادش سے ایک پاکیزہ اور صالح معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ اس لئے اساتذہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے منصب کو پہچانیں اور نئی نسل کو تعلیم دینے کے ساتھ ان کی کردار سازی بھی کریں۔ ہمارے طالب علم اچھے انسان بنیں گے اعلیٰ اقدار کا بول بالا ہوگا اور ایسا معاشرہ تشکیل پائے گا جس کی مثال دوسرے لوگ دیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔“

ہمیں چاہیے کہ علم حاصل کریں کیونکہ علم ایسی دولت ہے جسے کوئی چور نہیں چرا سکتا ہے۔ جس طرح چاند کے بغیر رات بے کار ہے اسی طرح علم کے بغیر ذہن بے کار ہے۔ طالب کا فرض ہے کہ اس



کے اسلاف نے صدیوں سے اپنی عظمت کا جو تاج محل بنایا ہے اسے قائم رکھے۔ طالب علم ملک و قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں اور اس سرمائے کو کندھ بنانا اساتذہ کرام کا فرض ہے۔ جو تو میں علم حاصل نہیں کرتیں وہ ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ ہمارے طالب علموں کے ہاتھوں میں ہتھیار کے بجائے کتابیں ہونی چاہئیں اور قلم ہونا چاہئے کیونکہ ہمارے ملک کا قیمتی سرمایہ ہمارے آج کے طالب علم ہیں جو اگر محنت، لگن اور دیانت سے پڑھیں گے تو ملک اور ترقی کرے گا۔ ہمیں عہد کرنا چاہئے کہ ہم صرف علم سے محبت کریں گے اپنے ملک کو سر بلند کریں گے۔

جیسا کہ علامہ اقبال نے کہا ہے کہ

زندگی ہومری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

ہم علم کی بدولت ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں اور دنیا میں آج تک جتنی ترقی ہوئی ہے وہ علم کی بدولت ہی ہوئی ہے۔ طالب علموں کو چاہئے کہ جب وہ درس گاہ سے باہر نکلیں تو خود کو سچا مسلمان، اچھا پاکستانی اور باعزت شہری بنا کر نکلیں۔

جماعت کا ہدف یہ ہے کہ برادری کا کوئی بچہ اور بچی تعلیم سے محروم نہ رہے، ہماری خواہش ہے کہ برادری کی نئی نسل زیور تعلیم سے آراستہ ہو، جماعت کے عہدیداران پر اعتماد کرتے ہوئے مختیر (ڈونر) حضرات ہمیں دل کھول کر ڈونیشن دیتے ہیں جس کے سبب جماعت نے غریب بچیوں کی شادی سپورٹ، آباد کاری اور دیگر امداد میں اضافہ کیا ہے۔ ہمیں آپ سب کے تعاون اور حوصلہ افزائی کی اشد ضرورت ہے تاکہ فروغ تعلیم کا مشن اور وژن پورا ہو سکے۔ مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں اور باپائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد کا نام میمن برادری کی تاریخ اور ملک کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ جاوید رہے گا۔ فروغ تعلیم کے سلسلے میں ان شخصیات کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ میمن قوم ہمیشہ ان علم کے چراغوں کو خراج تحسین پیش کرتی رہے گی۔



JAANGDA AGENCIES

ESTABLISHED 1979

• Indenters of all sorts of chemicals and general merchandise from worldwide sources.

• For hassle free clearing and forwarding agency services (CHAL No. 2928)

Contact:

JAANGDA AGENCIES

(Established 1979)

2/10 Abid Chambers, New CHalli, Karachi.

Tel: +92 21 326 213 59 / 326 213 57

E-mail: siddikj55@gmail.com

Web: www.chemicalbulletin.com

www.gms.net.pk

Contact Person:

Mr. Irfan Shuja

(Sales Executive for Indent Department)

Cell: +92 312 310 64 12

Mr. Imran Khorani

(Chief Operating Officer for Clearing & Forwarding)

Cell: +92 333 237 74 24

Mr. Siddik S. Jaangda

(Chief Executive)

Cell: +92 300 922 42 12

سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ (مولانا جلال الدین رومی)
 ☆ شک جس دروازے سے اندر آتا ہے، محبت و اعتماد اسی دروازے
 سے باہر نکل جاتے ہیں۔ (بقراط)
 ☆ دل اگر سیاہ ہو تو چمکتی ہوئی آنکھ بھی کچھ نہیں کر سکتی۔

(بوعلی سینا)

☆ سب سے طاقت ور دشمن وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو پاسکے اور سب
 سے کم زور شخص وہ ہے جو اپنا راز نہ چھپاسکے۔ (افلاطون)
 ☆ بغیر محبت، عقل اور عمل کے انسان زندگی حیوانیت ہے۔

(بطلموس)

☆ اللہ کی بہترین نعمت مخلص دوست ہے۔ (حکیم اقلیدس)
 ☆ نیکی کی طرف بلانے والا نیکی کرنے والے کے برابر ہے۔
 (سکندر اعظم)

☆ جسم کے اعضاء میں زبان سب سے زیادہ نافرمان ہے۔

(فیثاغورس)

☆ محتاط لوگ عموماً کم غلطیاں کرتے ہیں۔ (کنفیوش)

☆ جتنی جلدی کرو گے اتنی دیر لگے گی۔ (چرچل)

☆ انسان آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکا ہوا پنڈولم ہے۔

(بارن)

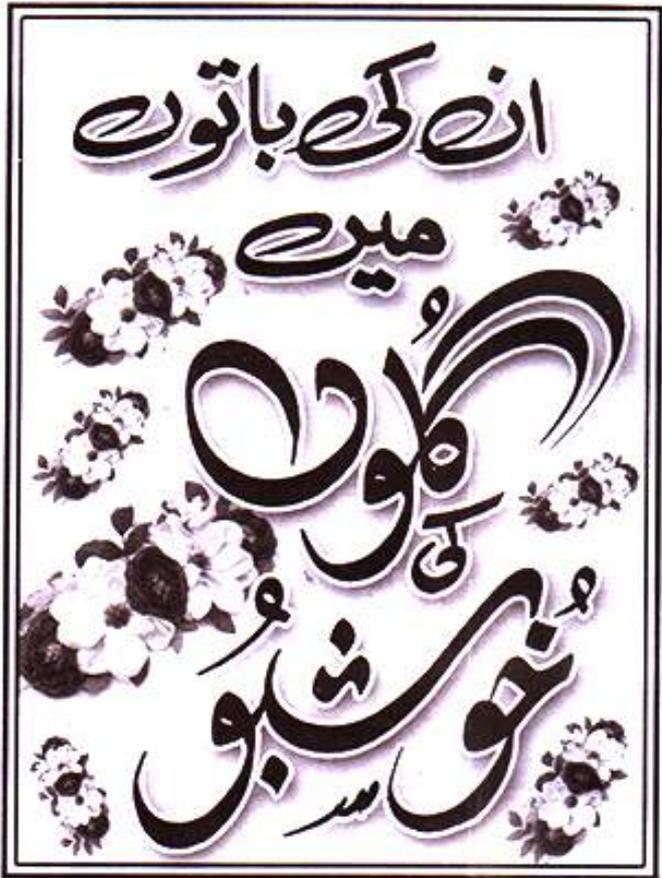
☆ جو شخص لیتا ہی رہے اور کبھی کسی کو کچھ نہ دے، وہ گندے پانی کے
 جوہڑ کی طرح ہے جس میں آئی ہوئی چیزیں سڑ جاتی ہیں۔

(جان اینجلس)

☆ ایک ایسے وقت میں اپنے وقار پر اڑ جانا بے معنی ہے جبکہ انسان
 کے پاس قدم رکھنے کی بھی جگہ نہ ہو۔ (مارک ٹوئن)

☆ امیروں کا یہ خیال کہ سب غریب خوش اور بے غم ہوتے ہیں اتنا ہی
 احمقانہ ہے جتنا غریبوں کا یہ خیال کہ سب امیر ہمیشہ خوش و خرم رہتے

ہیں۔ (باسٹن پوسٹ)



☆ تم مجھے ضعیفوں اور کمزوروں میں تلاش کرو کیونکہ تم نورزق اور

نصرت ضعیفوں کی برکت سے دی جاتی ہے۔ (حضور اکرم ﷺ)

☆ امیر تکبر کریں تو برا ہے لیکن غریب کریں تو بہت برا ہے۔

(حضرت ابو بکر صدیق)

☆ جس نے رب کے لئے جھکنا سیکھ لیا وہی علم والا ہے کیونکہ علم کی

پہچان عاجزی ہے اور جاہل کی پہچان تکبر ہے۔ (حضرت عمر فاروق)

☆ زبان درست ہو جائے تو دل بھی درست ہو جاتا ہے۔

(حضرت عثمان غنی)

☆ دنیا کا سب سے زیادہ خوبصورت پودا محبت کا ہوتا ہے جو زمین میں

نہیں بلکہ دلوں میں اگتا ہے۔ (حضرت علی)

☆ جاہلوں کا طریقہ یہ ہے کہ جب ان کی دلیل مقابل کے آگے نہیں

چلتی تو وہ لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ (شیخ سعدی)

☆ اگر میرا علم مجھے انسان سے محبت کرنا نہیں سکھاتا تو ایک جاہل مجھ



احمد علی قدوائی اختر

تو ہی رب عالم تو ہی رب اعلیٰ
 تو سبحان و رحمان ہے حق تعالیٰ
 تو ہی ابتدا ہے تو ہی انتہا ہے
 ازل سے ابد تک ترا ہی اجالا
 تو ہی واقف حال دل ہے ہمارا
 خطاؤں کو تو در گذر کرنے والا
 تری ذات عنوان ارض و سما ہے
 مری زندگی کو بھی دے دے سنبھالا
 خدائے محمد ﷺ مری التجا سن
 مسلمان کی عظمت کو کر دے دو بالا
 ہر اک سانس کو اپنی ہی روشنی دے
 بصیرت کا مجھ کو عطا کر اجالا
 محمد ﷺ کی صورت ہے جو شمع روشن
 مجھے اس کا پروانہ کر رب تعالیٰ





احمد علی قدوائی اختر

کرم سر کا علیہ ﷺ کا مجھ کو بلایا
 مجھے دنیا میں اپنا گھر دکھایا
 مکین گوشہ ویران تھا میں
 مجھے ہے آپ نے مہماں بنایا
 تصویر میں نہ تھی واں تک رسائی
 جو پہنچا میں تو یہ اعزاز پایا
 کہاں میں اور کہاں دربار احمد علیہ ﷺ
 زہے قسمت مجھے روضہ دکھایا
 اٹھاؤں کس لئے دست دعا اب
 سبھی کچھ مل گیا جب ان کو پایا
 وہ واقف ہیں مری ہر آرزو سے
 کہ بے مانگے ہر اک مقصود پایا
 مٹا احساس گمراہی تو اختر
 اللہ تجھ پر رکھے احمد علیہ ﷺ کا سایا





ہمارا مشن، وژن برادری میں اتحاد و یکجہتی



ملت کے ساتھ رابطہ رکھیے

شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو نا آشنا ہے قاعدہ روزگار سے
ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ (علامہ اقبال)

علامہ اقبال نے ان اشعار میں فردیت کے اس رجحان پر سخت تنقید کی ہے جو فرد کو جماعت سے الگ حقیقت سمجھنے پر زور دیتا ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے کئی ہوئی شاخ کی مثال دی ہے کہ جب شاخ پیڑ سے کٹ جاتی ہے تو بہت جلد مرجھا جاتی ہے لیکن جب تک وہ پیڑ سے جڑی رہتی ہے اس پر بہار آنے کی امید برقرار رہتی ہے۔

اسی طرح جب تک فرد اپنی ملت سے رشتہ باقی رکھتا ہے وہ زندگی میں کامیاب رہتا ہے اور اگر وہ اپنی ملت سے کٹ جاتا ہے تو کٹی ہوئی شاخ کی طرح جلد ختم ہو جاتا ہے۔

آئیے ہم سب مل جل کر کام کریں۔ اتحاد کی برکتیں حاصل کریں

نیک خواہشات کے ساتھ

عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

بانٹو ایمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی



دل کا اطمینان: اللہ کے ذکر میں پوشیدہ ہے

”دل“ انسانی جسم کا ایک اہم عضو ہے، انسانی جذبات و احساسات کا سارا تعلق دل ہی سے ہے، کہتے ہیں، دل ایک آئینے کی مانند ہے اور اگر یہ آئینہ حسد، بغض اور دیگر بیماریوں اور برائیوں سے میلانہ ہو تو اس آئینے میں اللہ کا نور نظر آتا ہے، انسانی دل جسمانی بیماریوں کے علاوہ روحانی بیماریوں کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔ حسد تکبر، بغض اور شک، یہ دل کی روحانی بیماریاں ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ اگر دل درست ہے تو انسان کا سارا جسم درست رہتا ہے اور اگر دل کفر و شرک، بغض میں مبتلا ہے تو پھر آدمی کا دماغ اور دیگر اعضاء بھی یہی کفر کا راستہ اختیار کر کے گم راہی کا شکار ہو جاتے ہیں اور یوں انسانی زندگی دنیاوی اور اخروی خسارے کا شکار ہو کر تباہ ہو جاتی ہے۔ کفر و شرک اور دوسرے گناہوں سے دل میں سختی اور سیاہی پیدا ہو جاتی ہے اور آدمی کا دل ہر دم بے چین اور پریشان رہتا ہے۔ دل کے بے چین ہونے سے پورا جسم ہی خرابی اور بے چینی کا شکار ہو جاتا ہے، اگر آدمی کفر و شرک سے اجتناب کرے، گناہوں سے بچے، فرائض کو نہ چھوڑے، ذکر الہی کرتا رہے تو دل کو سکون ملتا ہے، کیوں کہ ”بے شک، دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے“

(سورۃ الزعد)

اصل بات یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت دل سے ہوتی ہے۔ یعنی اللہ کی اطاعت جسم سے زیادہ دل سے ہونی چاہیے اور جب اللہ کی بارگاہ میں آدمی اپنا سر جھکا لے تو دل بھی ساتھ ہی جھکتا چاہیے۔ حدیث میں ارشاد ہوتا ہے: ”جب آدمی گناہ کرتا ہے اور توبہ نہیں کرتا تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے اور اگر آدمی گناہ چھوڑ دے اور توبہ کر لے تو یہ نقطہ مٹ جاتا ہے، ورنہ پھر سیاہ نقطہ پھیلتا جاتا ہے اور آخر سارا دل سیاہ پڑ جاتا ہے اور پھر گم راہی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔“ اسی سیاہی سے آدمی کے دل میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر گناہوں سے نفرت نہیں رہتی، آدمی دل کی سختی کے باعث دوسروں پر زیادتیاں کرتا ہے، حسد، کینہ اور بغض میں مبتلا رہتا ہے، یوں ایسا شخص دوسروں کے لیے بڑی مصیبت کا سبب بن جاتا ہے، جب کہ اگر آدمی کے دل میں نرمی ہو تو وہ کبھی کسی پر ظلم و زیادتی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا، دل کا نرم آدمی دوسروں کی تکلیف پر تڑپ اٹھتا ہے، اس کی تکلیف کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یوں ایسا بندہ اپنے رب کی قربت حاصل کر لیتا ہے، کیوں کہ انسانوں کی ندمت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اللہ کے بندوں سے محبت کرنا انسان کو اللہ سے قریب کر دیتا ہے۔

مشعلِ راہ



قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے: ”اے محمدؐ، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے تمہارا نرم مزاج ان لوگوں کے لیے نرم واقعی ہوا ہے اور اگر تم بد خو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ جاتے۔“ (سورۃ آل عمران)

اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ دل کی نرمی سے آدمی کی زبان میں بھی نرمی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان دوسروں کو اپنی بات آسانی سے پہنچا سکتا ہے اور دوسروں کو اپنا محبوب بنا سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ لاکھ دشمنی کے باوجود بھی کفار مکہ حضور اکرم ﷺ کے اخلاق حسنہ اور نرم طبیعت کے باعث آپ کو مہربان اور صادق و امین کہتے تھے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ”جو محروم ہو گیا نرمی سے، تو وہ محروم ہو گیا نیکی سے۔“ (صحیح مسلم)

لہذا ثابت ہوا کہ اگر آدمی کا دل اور طبیعت نرم ہے تو وہ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے گا، جب کہ طبیعت کا سخت آدمی نیکی سے کترائے گا اور پھر خیر سے محروم رہے گا، لہذا ہم سب کو اپنے دلوں میں نرمی پیدا کرنی چاہیے اور اگر دل سخت ہے تو دل میں نرمی پیدا کرنے کے لیے آدمی کو صدقہ و خیرات کرنا چاہیے۔ قیموں، غریبوں اور کم زوروں کی مدد کرنی چاہیے۔ لوگوں کے کام آنا چاہیے۔ مریضوں کی عیادت کرنی چاہیے، فرائض کے ساتھ خوب ذکر الہی کرنا چاہیے، اس طرح دل میں نرمی پیدا ہوگی اور آدمی نیکیاں کما کر دونوں جہانوں میں سرخورد رہے گا۔

بانٹو امین جماعت کراچی

زکوٰۃ اور مالی عطیات کے سلسلے میں اپیل

الحمد للہ بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کی مجموعی کارکردگی آپ کے بہترین تعاون اور کارکنوں کی انتھک کوششوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر ہم اپنی جماعت کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ لیں تو ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پچھلے سالوں میں جماعت نے آپ کے تعاون کی وجہ سے خصوصاً مالی امداد میں کافی اضافہ کیا ہے۔ آپ کی جانب سے دی جانے والی زکوٰۃ اور مالی معاونت کی رقوم برادری کے غریب ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی شادی مدد، آباد کاری، مالی امداد اور تعلیمی امداد کے سلسلے میں بانٹو امین جماعت کو بھجوانے کی گزارش کرتے ہیں۔ آئیے ہم سب مل کر جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور اس ضمن میں ہم آپ سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور امداد کو جاری و ساری رکھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر امدادیں۔ شکر یہ

آپ کے تعاون کا طلب گار

انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بلحقہ بانٹو امین جماعت خانہ، حور بانی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد ریلوے مینشن کراچی

Website : www.bmj.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

فون نمبر: 32728397 - 32768214

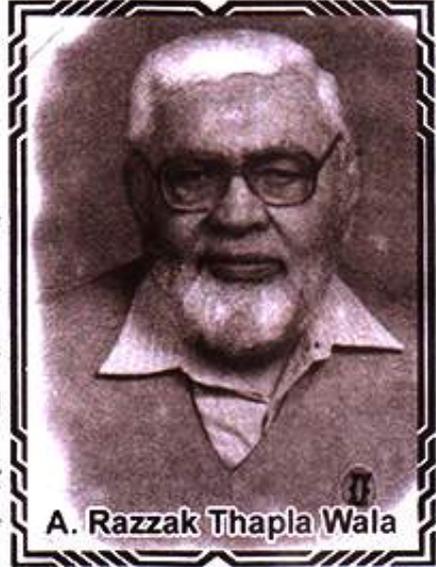
21 فروری مادری زبانوں کا عالمی دن

میمنی بولی میمن برادری کی شناخت کے لیے ضروری

گجراتی تحریر: عبدالرزاق تھاپلا والا (مرحوم)

اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل

میمن کو ہمیشہ سے ہی اس کی منفرد روایات، تجارتی مہارت و سوجھ بوجھ، پر عزم جذبے، فلاحی سرگرمیوں، دیانت داری، مہارت اور اچھے برتاؤ کی وجہ احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔ میمن برادری میں برادری کی فلاح و بہبود کے لیے جماعتوں کا ایک پورا سسٹم موجود ہے جو جماعتوں کے تمام ارکان (ممبران) کے درمیان اچھے تعلقات کے قیام کی راہ ہموار کرتا ہے اور اسے تحفظ بھی دیتا ہے۔ جب قیام پاکستان سے پہلے یہ برادری انڈیا کے صرف ایک خاص علاقے تک محدود تھی تو اس وقت اس کی شناخت کا کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر جب پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو برادری کا ایک بہت بڑا حصہ ہجرت (نقل مکانی)



A. Razzak Thapla Wala

کے پاکستان چلا آیا اور یہاں آنے کے بعد یہ برادری صرف خاص جغرافیائی خطوں تک محدود نہیں رہی جس طرح کے تقسیم سے پہلے کے زمانے میں انڈیا میں تھی بلکہ اس برادری نے کراچی اور حیدرآباد جیسے بڑے شہروں کو اپنی رہائش اور قیام کے لیے چنا تھا۔ تاہم انڈیا میں رہ جانے والے میمن برادری کے افراد آج بھی اپنے آباؤ اجداد کے علاقوں جیتے۔ ریاست کچھ اور کاٹھیاواڑ کے شہروں و دیہات اور قصبوں میں رہائش پذیر ہیں۔

باہمی تعلق اور باہمی رابطے کی بڑھتی ہوئی سہولیات نے ساری دنیا کو سکڑ کر اتنا چھوٹا کر دیا ہے کہ آج دنیا ایک گلوبل ویلج (عالمی گاؤں) کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ چونکہ ہماری برادری بھی اسی گلوبل ویلج کا حصہ ہے اس لیے اس نے بین الاقوامی سرحدیں عبور کر لیں اور آج ہمیں اپنی برادری کے ارکان لگ بھگ پوری دنیا میں ہی نظر آتے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑی تعداد مشرق وسطیٰ، افریقہ، کینیڈا، برطانیہ (یو کے) اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مقیم ہے۔

آج میمن برادری ایک بین الاقوامی برادری بن چکی ہے۔ میمن برادری کے لوگ اپنی رہائش کے نئے ملکوں میں بھی ایک گروپ (جماعت) کی حیثیت سے اپنی شناخت برقرار رکھنے میں کامیاب رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی جماعتیں، انجمنیں اور سوسائٹیاں قائم کر لی ہیں جن کے ذریعے یہ اپنی برادری کے ممبران کو یہ موقع دے رہے ہیں کہ وہ آپس میں تبادلہ خیال بھی کریں اور بین العمل بھی۔ اس طرح یہ سوسائٹیاں اور جماعتیں اپنے لوگوں کی اجتماعی دیکھ بھال اور نگرانی کر رہی ہیں اور نئے وطنوں میں انہیں اجنبیت کا احساس نہیں ہونے دے رہیں۔

میمن برادری کے لوگوں کے نئے مادر وطن ان کے آباؤ اجداد کے آبائی مقامات سے بانٹل مختلف ہیں۔ یہاں انہیں دوسری برادر یوں کے ساتھ بین العمل اور تبادلہ خیال کرنے کے پورے مواقع حاصل ہیں انہوں نے ان مواقع سے فائدہ اٹھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ آہستہ آہستہ

اپنے آبائی طریقوں اور روایات سے دور رہے ہیں۔ اس صورت حال نے کئی اہم سوالوں کو جنم دیا ہے۔ کیا میمن برادری آنے والے برسوں میں اپنی منفرد شناخت کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوگی؟ وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ آج سے 50 یا 100 سال بعد موجودہ نسل کی جگہ اور نئی نسلیں لے لیں گی جس کا اپنے ماضی کے ساتھ برائے نام سے کوئی تعلق ہوگا۔ آخر وہ کونسے عناصر ہوں گے جو نئی نسل کو 400 سال پرانی گزری ہوئی اور مستحکم برادری کا حصہ بنائیں گے؟

اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ہمیں اس سوال کا جواب تلاش کرنا ہوگا کہ آخر ایک برادری ہوتی کیا ہے؟ ہم اسے موجودہ دور کی سوشولوجی آف سائنس کے تناظر میں کس طرح بیان کرتے ہیں؟ سوشولوجی یا سماجیات کا ایک طالب علم ایک برادری کو ایک سماجی یا نسلی گروہ کے طور پر بیان کرے گا۔ ایک ماہر سماجیات Socialist کے مطابق: ”ایک نہایت سادہ سطح پر انسانیت یا گروہیت کو ایک گروہی احساس کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے جو گروہی شناخت دیتا ہے اور اجتماعیت (ایکیتا۔ یکجہتی) کی یہ شناخت انسانی عام بندھنوں سے جیسے زبان، نسل یا مذہب وغیرہ سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔“

ایک اور مصنف نے لکھا ہے: ”ہم اجتماعیت کو ایک غیر رضا کارانہ صورت حال کے طور پر دیکھ سکتے ہیں جس میں افراد عام سماجی عمل کی روایات یا ثقافتی اقدار پر عمل کرتے ہیں۔ نسلی گروہوں اور ایسوسی ایشنز (انجمنوں) کے درمیان تصوراتی فرق ہو سکتا ہے۔ ایسوسی ایشنز یا انجمنوں میں کلب یا سوسائٹیوں کی ممبر شپ ہوتی ہے جو ایک غیر رضا کارانہ نہیں ہوتی اور اس کا انحصار عام سماجی نمونے پر نہیں ہوتا۔ نسلی گروہ کی ممبر شپ یا رکنیت ایک چوائس یا اختیار کا معاملہ نہیں ہوتا بلکہ یہ تو پیدائشی حادثے کے باعث ہوتی ہے۔ ایک نسلی گروہ ایسے افراد پر مشتمل ہوتا ہے جو اپنے آپ کو ایک ایسی چیز خیال کرتے ہیں جسے جذباتی بندھنوں کے ذریعے متحد کیا گیا ہو حالانکہ یہ لوگ ایک اجتماعی وراثت یا ورثہ کے بھی حامل ہوتے ہیں۔“

مذکورہ بالا بیان کردہ تعریفات سے جو جانے مانے ماہرین سماجیات نے بیان کی ہیں یہ واضح ہو گیا ہے کہ ہم اپنی برادری کو ایک نسلی گروہ کے طور پر بیان کر سکتے ہیں اور یہ بیان سائنس آف سوشولوجی کے ضمن میں کیا جاسکتا ہے۔ ان تعریفات نے نسلی گروہوں کے وجود کے لیے چند ضروری واقفیت پسند خصوصیات بھی بیان کی ہیں اور ان میں درج ذیل شامل ہیں: زبان، نسل، رنگ، جسمانی خواص، مذہب، جغرافیائی محل وقوع اور جد امجد یا آباؤ اجداد۔

ان بیان کردہ واقفیت پسند خصوصیات میں سے ایک خاصیت اس نسلی گروہ کے مسلسل وجود اور شناخت کے لیے لازمی ہے۔ مذہب، جغرافیائی محل وقوع اور مشترکہ آباؤ اجداد وہ خصوصیات ہو سکتی ہیں جو میمن برادری کی ابتدائی ترقی اور نشوونما کے لیے ضروری ہوں لیکن جیسا کہ ہم اس ضمن کے آغاز میں دیکھ چکے ہیں وہ اب برادری کے لیے ایک مضبوط بندھن کے طور پر قابل عمل نہیں رہے ہیں کیونکہ اب ہماری برادری اس پورے گلوبل ویلج یا عالمی گاؤں میں ہر طرف پھیل چکی ہے۔ ہم ایک مشترکہ مذہب کے حامل تو ہیں مگر اب یہ مذہب ایک زیادہ بڑی اور وسیع امت مسلمہ کا حصہ ہے اور ہم اس صورت حال میں اپنی الگ شناخت کا دعویٰ نہیں کر سکتے کیونکہ اب ہم سنی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم اب یہ دعویٰ بھی نہیں کر سکتے کہ ہمارا تعلق ایک خاص نسل سے ہے۔ ہماری برادری کا رنگ اور جسمانی نقوش (شکل و صورت) اور ہماری برادری کے ارکان کے چہرے مہرے بھی ایک جیسے نہیں ہیں۔

موجودہ دور میں برادری کو ایک لڑی میں پرونے اور ایک بندھن میں باندھنے کی واحد قوت اور ہماری شناخت کا واحد عنصر جو ہمیں ایک

علیحدہ نسلی گروہ بنا سکتا ہے وہ ہماری زبان ہے۔ آپ ہماری برادری کے کسی بھی فرد کو صرف اس کی زبان یعنی میمنی بولی سے پہچان سکتے ہیں اور اسی طرح برادری کا ایک فرد برادری کے دوسرے فرد سے اس زبان میں بات کرے اور اپنے تعلق کا اظہار کرے۔ یہاں ایک بار پھر نامور لسانیات ماہرین (سوشولوجسٹس) کی تحریروں سے کچھ اقتباسات پیش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

ایک نامور ماہر لسانیات کا کہنا ہے کہ اگر ہمیں زبان اور شناخت کے درمیانی تعلق اور باہمی رابطے کو سمجھنا ہے تو ہمیں سب سے پہلے زبان کے تصور کی وضاحت کرنی ہوگی۔ زبان کی سمجھ یا شناخت کا عام مفہوم جو باہمی رابطے کے ایک ٹول (آلے) کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور زبان بحیثیت ایک اجتماعی یا گروہی شناخت بطور ایک علامت ہمیں اس کو اچھی طرح سمجھنا ہوگا اور یہ بہت واضح ہے۔ زبان گروہی اور قومیت کے حوالے سے اہم ہو سکتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت تو انا ہے اور اس میں سبیل ازم یعنی علامتی پن ہے۔

کسی بھی بولنے والی برادری کے لیے جس میں زیر استعمال میمنی بولی بھی آباؤ اجداد والی زبان ہے تو اس صورت میں ناقابل فہم یا غیر محسوس علامتی مطابقت نسلی گروہ کی شناخت کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔ یہ بات سماجیات کے ایک ماہر نے کہی ہے۔ وہ مزید کہتا ہے: زبان شناخت کا انتہائی اہم پہلو ہو سکتی ہے۔ متعدد ماہرین لسانیات نے زبان کو گروہ کی شناخت قائم رکھنے کا ایک اہم ستون قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ جب زبان ایک خالصتاً علامتی کردار تک محدود ہو جاتی ہے تب بھی گروہی شناخت میں یہ اہم کردار ادا کرتی ہے۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ کسی نسلی گروہ میں اس کی شناخت برقرار رکھنے اور اس کے تحفظ میں زبان کا کیا کردار ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنی میمن برادری کی موجودہ جداگانہ شناخت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ہمیں اپنی برادری کے افراد کو اس طرف راغب کرنے کے لیے فعال اور شعوری کوششیں کرنی ہوں گی کہ وہ اپنے گھروں میں بھی میمنی زبان بولیں اور گھروں سے باہر اپنی میمن برادری کے ارکان کے ساتھ بات چیت کرنے اور ان کے ساتھ رابطوں میں بھی میمنی ہی استعمال کریں۔ میمنی بولی حقیقی معنوں میں کوئی زبان نہیں ہے بلکہ درحقیقت یہ ایک بولی ہے جس کا اپنا کوئی رسم الخط نہیں ہے۔

برصغیر کی تقسیم سے پہلے ہماری برادری گجراتی زبان کو اندرونی تحریری رابطے کے لیے ویلے یا میڈیم کے طور پر استعمال کر رہی تھی۔ یہ کام بلا ارادہ یا غیر شعوری طور پر ہوتا رہا اور اس کی وجہ جاری ماحول تھا جس میں ہمارے صوبے ریاست کچھ اور کاٹھیاواڑ کی بودو باش بھی شامل تھی۔ ہماری میمن برادری میں تعلیم کی سطح بہت ہی کم تھی اور اکثر معاملات میں پرائمری یا سیکنڈری سطح تک کی تعلیم کو وہ بھی گجراتی زبان میں کافی سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے اس پر کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ گجراتی زبان ہی ہماری زبان کا تحریری رسم الخط بن گئی تھی۔

میمن برادری کی اکثریت کے پاکستان ہجرت کے ساتھ ہی صورت حال بدل گئی۔ پاکستان میں اردو نہ صرف ملک کی قومی زبان ہے بلکہ عوام الناس کے لیے اظہار خیال کا سب سے عام ذریعہ بھی ہے۔ برادری میں تعلیم کی سطح حیرت انگیز طور پر بہت سے بہتر ہوئی ہے۔ یہاں ذریعہ تعلیم کی زبان زیادہ تر اردو ہی ہے اور بعض درس گاہوں میں انگریزی بھی ذریعہ تعلیم ہے۔ اب پاکستان میں بمشکل ہی ایک دو گجراتی میڈیم اسکول ہوں گے اور یہی وجہ ہے کہ اب ہماری نئی نسل نہ گجراتی لکھ سکتی ہے اور نہ پڑھ سکتی ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں ہے ہمارے اکثر گھرانوں میں خاص طور سے تعلیم یافتہ گھرانوں میں اردو زبانی رابطے اور گفت و شنید کے طور پر اختیار کی جا چکی ہے یہاں تک کہ یہ گھرانے اب اپنے گھروں میں بھی گجراتی کے بجائے اردو بولتے ہیں۔ بے شمار نوجوان مرد و خواتین میمنی روانی سے نہیں بول سکتے۔ یہی کچھ صورت حال انڈیا میں آباؤ میمن گھرانوں کی بھی ہے

اور بیشتر گھرانے ایسے ہیں جو انڈیا اور پاکستان کے بجائے دنیا کے دوسرے ملکوں میں آباد ہیں۔ وہاں وہ لوگ ان ملکوں کی زبانیں اختیار کر چکے ہیں۔ نوجوان نسل کو میمن بولی کی طرف راغب کرنے کے لیے ہمیں گھروں میں یہ زبان بولنے کی عادت اپنانی ہوگی اور اس پر سختی سے عمل کرنا ہوگا۔ مگر صرف یہی سب کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں نوجوان نسل میں میمن بولی کے لیے دلچسپی پیدا کرنی ہوگی۔ ان کو اس بولی کی طرف راغب کرنا ہوگا تاکہ وہ بھی اس بات میں فخر محسوس کریں کہ ان کی اپنی زبان ہے جو ان کے لیے باعث افتخار ہے اور یہ احساس اس وقت اور بھی شدید ہو جائے گا جب ہم اسے محض بولی کے بجائے ایک زبان کی حیثیت سے مکمل طور پر اختیار کر لیں۔ ایک جداگانہ برادری کی حیثیت سے اپنی شناخت کے تحفظ کے لیے ہمیں وہ تمام احکامات تلاش کرنے ہوں گے جن کی وجہ سے ”میمن بولی“ ”میمن زبان“ میں منتقل ہو جائے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ پنجابی اور پشتو زبانوں کا تحریری زبانوں کے طور پر استعمال بہت زیادہ مختلف یا جداگانہ نہیں ہے۔ پنجابی اردو رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور انڈیا میں یہ زبان دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے پاکستان میں سرائیکی اور ہندکو بولنے والے افراد نے اپنی شناخت کے تحفظ کے لیے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے زیادہ عرصہ پہلے نہیں بلکہ حال ہی میں اپنی بولیوں کو تحریری زبانوں میں منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اگر یہ لوگ ایسا کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے؟ اس تجویز کو آپ کے سامنے پیش کر کے میں کوئی لسانی تعصب کا مظاہرہ نہیں کر رہا ہوں۔ میں پوری دیانت داری کے ساتھ یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ پاکستان میں ہماری برادری کی قومی سلیمت اور تحفظ کی جانب ایک اہم کوشش ہوگی۔

اب ہماری برادری صرف پاکستان اور انڈیا میں ہی آباد نہیں ہے بلکہ یہ ان دونوں ملکوں سے باہر افریقہ، مشرق وسطیٰ، برطانیہ (یو کے)، امریکہ اور کینیڈا تک پہنچ چکی ہے۔ ہم اس بارے میں کیوں نہیں سوچتے کہ ہم اپنی میمن بولی یا زبان کو اردو گجراتی یا سندھی رسم الخط کے بجائے رومن رسم الخط میں لکھیں؟ کیا حقیقت نہیں ہے کہ پورا یورپ اپنی اپنی زبانوں کے لیے معمولی سی ترمیم یا تبدیلی کے ساتھ رومن رسم الخط استعمال کر رہا ہے؟ ترکی نے بھی ماضی قریب میں ہی یہ کام کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ملائیشیا اور انڈونیشیا نے بھی اپنی اپنی زبانوں کے لیے رومن رسم الخط کو اختیار کیا ہے۔ اگر ہم میمن کے لیے رومن رسم الخط اختیار کر لیں تو یہ زبان یا بولی تمام میمنوں کے لیے یکساں طور پر پڑھنے کے قابل ہو جائے گی چاہے وہ پاکستان انڈیا میں رہتے ہوں یا یورپ، امریکہ، افریقہ یا کینیڈا میں۔ یہ کمپیوٹر کا دور ہے اور اس دور میں رومن اسکرپٹ سب سے آسان اور موزوں ترین ہے۔ اس کے ذریعے لکھنا بھی آسان ہے اور رابطہ کرنا بھی آسان ہے۔ آپ اسے کسی بھی ٹائپ رائٹر یا کمپیوٹر پر آسانی سے ٹائپ کر سکتے ہیں۔ آپ میمن بولی میں اپنے رشتے داروں، دوستوں اور کاروباری ساتھیوں کو ای میل بھیج سکتے ہیں۔

ہم سب نے اردو زبان کے نستعلیق رسم الخط کے بارے میں سنا اور دیکھا ہے کہ اسے بڑی عمدگی اور مہارت کے ساتھ کمپیوٹرائزڈ کر لیا گیا ہے تاہم اردو میں ٹائپ کرنے میں وقت بہت لگتا ہے۔ کمپیوٹرائزڈ اردو کمپیوٹنگ میں خاصے عمدہ کی بورڈ کی ضرورت ہوتی ہے اور اس پر بہت سے حروف دستیاب ہونے ضروری ہیں۔ حروف علت (Vowels) الگ مشکل پیدا کرتے ہیں اور ٹائپسٹ یا کمپوزر کی رفتار انگریزی کے مقابلے میں اردو میں پانچ گنا کم ہو جاتی ہے۔ رومن اسکرپٹ (رسم الخط) کے استعمال کے ذریعے جب ہم میمن لکھیں گے تو ہم چند سادہ اصول بنالیں گے اور تمام حروف تہجی کو خاص صوتی آوازیں الاٹ کر دیں گے جن پر ایک سے زیادہ صوتی آوازیں مختص ہوں گی اس کتابچے میں کچھ تجاویز شامل کی گئی ہیں۔

یہ بہت ضروری ہے کہ ہم نہ صرف اپنی شناخت کو برقرار رکھیں بلکہ اسے اور زیادہ مستحکم کریں۔ اس مقصد کے لیے ہمیں مسلسل کوششیں اور

کاوشیں کرنی ہوں گی کہ ہم میمنی بولنی کو ایک زبان کی شکل میں منتقل کر دیں۔ جناب اقبال مولانا کی کتاب ”پانچ بولی میں“ کی تقریب اجراء کے موقع پر (یہ اردو رسم الخط میں پہلی میمنی کتاب ہے) میں نے ایک سیمینار کی رپورٹ سے ایک اقتباس کا حوالہ دیا تھا۔ یہ سیمینار یونیورسٹی آف میکسیکو میں حال ہی منعقد کیا گیا تھا اور اس کا موضوع تھا ”لینگوئج لوس اینڈ پبلک پالیسی“ (زبان کا نقصان اور عوامی پالیسی)۔ یہ حوالہ ذیل میں دیا جا رہا ہے: ”زبان کسی کلچر (ثقافت) کا بنیادی پتھر ہوتی ہے۔ یہ ایک گروہ کی منفرد شناخت کو چٹنگی عطا کرتی ہے اور خاص قسم کی تشویش اور پریشانیوں کو ظاہر کرتی ہے اور اس گروہ کی ضروریات کا اظہار بھی کرتی ہے۔ ویسی یا مقامی افراد کے لیے سب سے بڑا خطرہ وہ بیرونی دباؤ یا اثرات ہوتے ہیں جو ان کے کلچر میں زبردستی گھس آتے ہیں اور انہی کی وجہ سے ان کی اپنی اور منفرد شناخت بڑے خسارے سے دوچار ہو جاتی ہے۔ زبان کا خسارہ سماجی ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیتا ہے اور اس گروہ اور اس کے کلچر کو مدومیت کی طرف لے جانے میں مدد دیتا ہے۔ خاص طور سے وہ کلچر اس نقصان کی زد میں زیادہ آتے ہیں جو بیرونی تاریخ اور روایات پر انحصار کیے ہوتے ہیں۔“

ہمیں اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

- 1- ہمیں سب سے پہلے اس حقیقت کو سمجھ لینا چاہیے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی منفرد شناخت کے بحران کا سامنا کرنا ہوگا۔
- 2- ہماری برادری کے کبھی ممبران کی شناخت کا واحد ذریعہ زبان ہے اور ہمیں اپنی زبان کے تحفظ کے لیے اور اسے میمنی بولی سے مکمل زبان میں منتقل کرنے کے لیے کام کرنا ہوگا۔
- 3- ہمیں اپنے تمام ذاتی رابطوں میں اور خاص طور سے میمن برادری کے ارکان کے درمیان زبانی اور تحریری رابطے کے لیے میمنی بولی کو استعمال کرنا ہوگا۔

- 4- اگر ممکن ہو تو ہمیں ”میمنی“ میں کوئی مفت روزہ یا ماہانہ جرنل شائع کرنے کا آغاز کر دینا چاہیے اور اس کی اشاعت کو خاصی وسعت بھی دینی چاہیے۔ اگر ایسا ممکن ہو تو یہ کریں کہ موجودہ رسائل و جرائد جو مختلف کمیونٹی آرگنائزیشنز کے زیر اہتمام شائع ہو رہے ہیں ان میں چند صفحات مخصوص کر دیں جن میں چند میمنی مضامین رومن اسکرپٹ میں شامل کر دیے جائیں۔
- 5- برادری کی تمام جماعتیں اور ایسوسی ایشنز (انجمنوں) کو چاہیے کہ وہ اپنے سرکلز اور اجلاسوں کے نوٹس میمنی بولی میں جاری کریں اور یہ رومن اسکرپٹ میں ہوں۔

- 6- تمام میمن آرگنائزیشنز کو چاہیے کہ اس مضمون اور دوسرے دستیاب مواد کو اس کتابچے میں بھی شامل کریں اور اپنی اپنی ویب سائٹس پر بھی ڈال دیں۔ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ زبان کی ترقی اور نشوونما میں خاصا وقت لگتا ہے مگر چٹنگی کے ساتھ اور عزم و ہمت کے ساتھ منظم کوششوں کے ذریعے یہ کام کیا جاسکتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ہم میں سے بہت سے افراد میمنی بولی کی ترقی کو اپنی زندگی میں آنکھوں سے نہ دیکھ سکیں اور یہ ہمارے سامنے ایک مکمل زبان کی شکل اختیار نہ کر سکے مگر ہم سب کو جو کچھ ہم سے ممکن ہو اس کام کے لیے ضرور کرنا چاہیے۔ یہ ایک عظیم کام ہے۔

ہم آخر میں ایک بار پھر خاص خاص باتوں کو دہرا لیتے ہیں۔ ہم گذشتہ 300 برسوں سے بزنس اور فلاحی شعبے کی ایک قابل احترام برادری کی حیثیت سے مشہور ہیں مگر ہم اپنی یہ منفرد شناخت کب تک برقرار رکھ سکیں گے؟ انڈیا اور پاکستان کے قیام کے بعد اب ہم کاٹھیاواڑ یا ریاست کچھ میں نہیں رہتے بلکہ اب تو یہ برادری پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اب جغرافیائی محل وقوع کا عنصر ہماری جداگانہ حیثیت کی شناخت نہیں

رہا ہے اب تو ہمارے لیے واحد عنصر ہماری زبان ہے جو ہم سب کو ایک بندھن میں باندھ کر رکھے گی اور اسی کی وجہ سے ہم ایک خاص نسلی گروہ کی حیثیت برقرار رکھ سکیں گے۔ فی الوقت ہم کو شناخت کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے مگر آنے والے 50 یا 100 برسوں کے بارے میں غور کریں۔ آنے والے ان برسوں میں ہم ایک منفرد اور جداگانہ گروپ کی حیثیت سے اپنی شناخت کھو سکتے ہیں بس ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا ہے اور کرنا یہ ہے کہ میمنی بولی کو ترقی دے کر ایک مکمل زبان بنادیں اور اسے اپنے درمیان اتحاد کا مضبوط بندھن بنادیں۔

(بشکریہ: روزنامہ وطن گجراتی۔ 21 فروری 2000ء)



بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ضرورت مند طلبہ و طالبات کو



پروفیشنل تعلیم کے لیے اسکالرشپ



زکوٰۃ فنڈز سے

بانٹوا میمن برادری کے وہ طلبہ و طالبات جو مالی وسائل نہ ہونے کے سبب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، انجینئرز، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، آرکیٹیکٹ اس کے علاوہ دیگر ٹیکنیکل پروفیشنل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند اور ضرورت مند طالب علموں کے لیے بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے مالی تعاون کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات مالی سپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بانٹوا میمن جماعت سے رجوع کریں۔ نیک خواہشات کے ساتھ

محمد عمران محمد اقبال ڈنڈیا

فون: 32728397 - 32768214

کنوینر ایجوکیشن کمیٹی

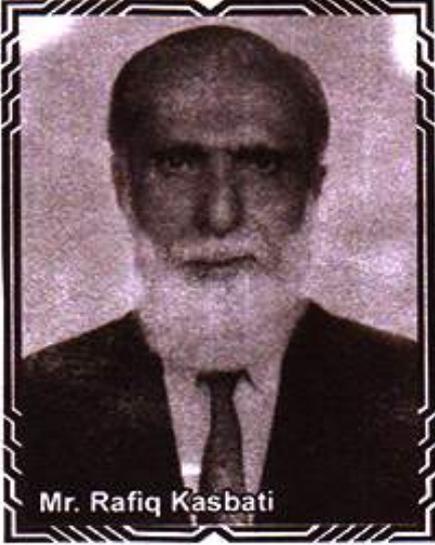
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بلحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حوربائی حاجیانی اسکول،

یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

جوننا گڑھ کے ڈاک ٹکٹ

تحریر: جناب رفیق جان محمد کسباتی



Mr. Rafiq Kasbati

سب سے پہلے ڈاک ٹکٹ 1840ء میں برطانیہ میں جاری کئے گئے تھے۔ بلیک پنی (BLACK PENNY) نامی یہ ٹکٹ بہت ہی مشہور ہوئے۔ 1840ء سے دنیا کے تقریباً تمام ممالک اپنی ضروریات کے مطابق ڈاک ٹکٹ جاری کرتے ہیں۔ ان میں عام ضرورت کے علاوہ خاص موقع اور خاص ہستی کی یاد میں یادگاری ٹکٹ بھی جاری کئے جاتے ہیں۔ ڈاک ٹکٹ جمع کرنے کا مشغلہ بھی کافی پرانا ہے۔

جوننا گڑھ (سوراشٹر) : نومبر 1864ء میں سوراشٹر کا پہلا ڈاک ٹکٹ ایک آنے مالیت کا جاری کیا گیا تھا۔ یہ ہاتھ سے بنا ہوا (HAND STAMPED) تھا۔ پھر 68-1867ء میں نیٹی پرکاش پرنٹنگ پریس میں ایک آنے اور چار آنے کے ٹکٹ چھاپے گئے جو گجراتی اور دیوناگری زبان میں تھے۔ 1877ء میں جان ڈکیشن اینڈ سنز لندن نے سوراشٹر کے ڈاک ٹکٹوں کے لئے ڈائی (DYE) تیار کی اور نیٹی پرکاش پریس نے یہ ٹکٹ چھاپے۔ 1890ء تک کرنسی میں ڈکڑے، کوڑی اور آنے کا رواج تھا۔ 1913ء انڈین کرنسی میں ٹکٹ چھاپے جانے لگے۔

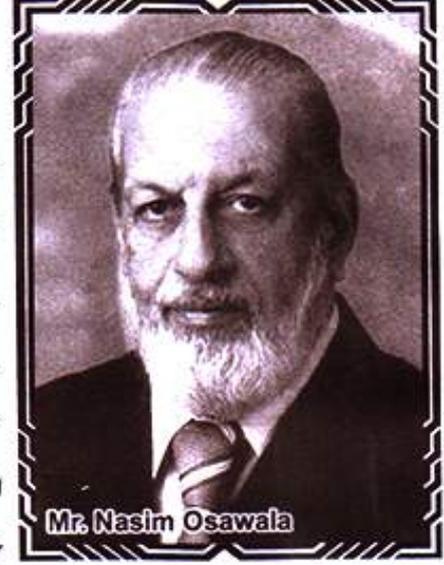
1914ء میں ٹھاکارا اینڈ سنز بمبئی نے تین پائی اور ایک آنے کے ڈاک ٹکٹوں کی ڈائی بنوائی اور جوننا گڑھ اسٹیٹ پریس نے یہ ٹکٹ چھاپے۔ سن 1923ء میں نواب سر مہابت خان جی سوئم کی تصویر والے تین پائی اور ایک آنے مالیت کے ڈاک ٹکٹ کی ڈائی پوٹ لال بھیم جی پنڈیانے تیار کی اور جوننا گڑھ اسٹیٹ پریس نے یہ ٹکٹ چھاپے۔ یہ ٹکٹ چھپائی میں صاف اور واضح نہ تھے۔ ایک شیٹ میں ایک ساتھ سولہ ٹکٹ تھے اور تین پائی کی مالیت کے ٹکٹ ایک شیٹ میں سولہ ٹکٹ 0-4-0 روپے اور ایک دوسری شیٹ پر ایک آنے والے 0-0-1 روپے میں چھاپے۔ 1923ء، 1924ء تا 1929ء میں ٹکٹوں کا اجرا کیا گیا مگر یہ صرف سرکاری استعمال کے لئے تھے۔

ریاست ہائے متحدہ سوراشٹر (یونائیٹڈ اسٹیٹس آف سوراشٹر) : 15 فروری 1948ء کو انڈیا کے نئے قوانین کے تحت ریاست ہائے متحدہ سوراشٹر معرض وجود میں آئی جس میں 31 پرانی ریاستیں اور 191 کاٹھیاواڑ کی ریاستیں شامل تھیں۔ ان میں خصوصاً جسدن، موروی، نوانگر اور ودھاوان بھی شامل تھیں۔ ریاست جوننا گڑھ میں ایک ریفرنڈم کروایا گیا اور مذکورہ بالا تمام ریاستیں 20 جنوری 1949ء کو ریاست ہائے متحدہ سوراشٹر میں ضم ہو گئیں۔ سوراشٹر کے طبع شدہ ٹکٹوں پر 1949ء میں سرچارج لگایا گیا۔ یکم اپریل 1949ء کو ریاست ہائے متحدہ سوراشٹر پوسٹ، انڈین پوسٹل سروس میں ضم ہو گئی اور اس طرح سوراشٹر کے ڈاک ٹکٹوں کا اختتام ہوا۔

ڈاک ٹکٹ جمع کرنا محض مشغلہ ہی نہیں بلکہ ایک نفع بخش سرمایہ کار بھی ہے۔ چند برس قبل جن لوگوں نے رقم خرچ کر کے ڈاک ٹکٹ جمع کئے تھے آج ان کے پاس ایک معقول اور بیش قیمت سرمایہ موجود ہے۔

خود اعتمادی کیسے پیدا کی جائے؟

تحریر: جناب نسیم عثمان اوسا والا



Mr. Nasim Osawala

جب ہم اپنے اوپر اعتماد کرنا شروع کر دیتے ہیں تب زندگی کے ہر رنگ اور جذبات سے برپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اعتماد کی دولت سے مالا مال افراد ہی حقیقی طور پر زندگی کے مصائب اور مشکلات کا بڑی بے خوفی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اپنی ذات پر اعتماد انہیں کامیابیوں سے بھی ہمکنار کرتا ہے۔ احساس کمتری کا شکار افراد اپنی ذات کی نفی بھی کرتے ہیں۔ وہ بیرونی چیلنجز سے نبرد آزما ہونے میں ڈر، خوف اور جھجک محسوس کرتے ہیں۔ لوگوں سے بات کرنا ہو یا کہیں اکیلے سفر کرنا، ان کے لیے جان جو حکم کا کام ہوتا ہے۔ دوسری طرف وہ افراد جو کسی نہ کسی طرح اپنے احساس کمتری کے احساس پر قابو پالیتے ہیں وہ زندگی میں ہر مقام پر سرشاری اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ یاد رکھیں خود اعتمادی قدرتی دولت نہیں البتہ کچھ لوگ پیدا کئی بھی خود اعتماد ہو سکتے ہیں لیکن کسی بھی

انسان کو اعتماد کی دولت اس کے گھر، تعلیمی اداروں اور معاشرے کے ساتھ ماحول سے بھی ملتی ہے۔ احساس کمتری کا شکار افراد اگر اس آرنیکل کا بہ غور مطالعہ کریں تو انہیں پتہ چلے گا کہ کس طرح وہ اپنے اس منفی جذبے پر کنٹرول حاصل کر کے خود اعتماد شخصیت کے مالک بن سکتے ہیں۔

اپنی شخصیت کو نکھاریئے: یاد رکھیں اعتماد شخصیت کو نکھارتا ہے۔ اپنے سر پر نظر ڈالیں۔ بالوں کا اسٹائل اور لباس کا انتخاب اپنے قد و قامت اور وزن کے ساتھ رنگت کو ذہن میں رکھتے ہوئے کریں۔ اس سلسلے میں اپنا خیال رکھیں۔ بالوں پر بھرپور توجہ دیں۔ ہاتھوں، پیروں کی حفاظت کریں، مجموعی طور پر شخصیت کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے ہر حصہ پر توجہ دیں۔

لباس کا انتخاب: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ لباس شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے آپ کے بولنے سے پہلے آپ کی ظاہری شخصیت دوسروں کو کتنا اور کس طرح متاثر کرتی ہے، اس کا انحصار آپ پر ہے کہ آپ اپنے لباس کو کس طرح امپرو کرتے ہیں۔ اچھے اور خوبصورت لباس کا مطلب ہرگز قیمتی اور مہنگا نہیں، فیشن کے مطابق پہنا گیا لباس آپ کو خود کو بھی خوشی دے گا اور دوسروں پر اچھا تاثر قائم کرے گا۔ دوسری طرف ڈریس اپ ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آپ دوسروں سے بالکل ہی الگ نظر آئیں۔

اپنا جائزہ لیجئے: خود اعتمادی کا سب سے بنیادی عمل یہ ہے کہ آپ تنہائی میں بہ غور اپنا اور اپنی پوری شخصیت عادات و اطوار کا اچھی طرح تجزیہ کریں اپنی منفی عادتوں اور رویوں کے بارے میں سوچیں۔ یہ تمام احساسات جو آپ پر منفی طریقے سے حاوی ہوئے نہ لگتے ہیں انہیں آہستہ آہستہ خود ہی ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی شخصیت کا مکمل تجزیہ کرنے کے بعد ہی آپ کو اس بات کا پتہ چلے گا کہ آپ میں کس حد تک اعتماد ہے اور کس حد تک احساس کمتری کا شکار ہیں۔

ہر حال میں مثبت انداز فکر کو اپنائیں: یہ وہ عمل ہے جو زندگی کے ہر میدان میں آپ کے لیے بہترین اور خوشگوار ثابت

ہوگا۔ کیونکہ مثبت انداز فکر ہی زندگی کو آسان بناتا ہے۔ خود کے لیے تو بہتر ہوتا ہی ہے، دوسروں کے لیے بھی اس میں اچھائی ہی ہوتی ہے۔ لوگوں کے بارے میں ان کے منفی رویوں کے باوجود اچھی سوچیں اپنائیں۔ ان کے بارے میں مثبت انداز سے سوچیں۔ یاد رکھیں یہ عمل مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔ صرف اپنے بارے میں ہی مثبت مت سوچیں دوسروں کے بارے میں بھی یہی انداز فکر اپنائیں اور سوچنے کے بجائے عملی طور پر اس کا مظاہرہ کریں۔ عمل خود اعتمادی کی سب سے اہم کنجی ہے، یہ وہ نکتہ ہے جس کے ذریعے آپ مثبت انداز فکر کو اپنا سکتے ہیں۔ جب اپنے مثبت انداز کو عملی طور پر ظاہر کرتے ہیں تب آپ خود میں تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ آپ کا ہر عمل پازینو ہونا ہی آپ کے خود اعتماد ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے۔

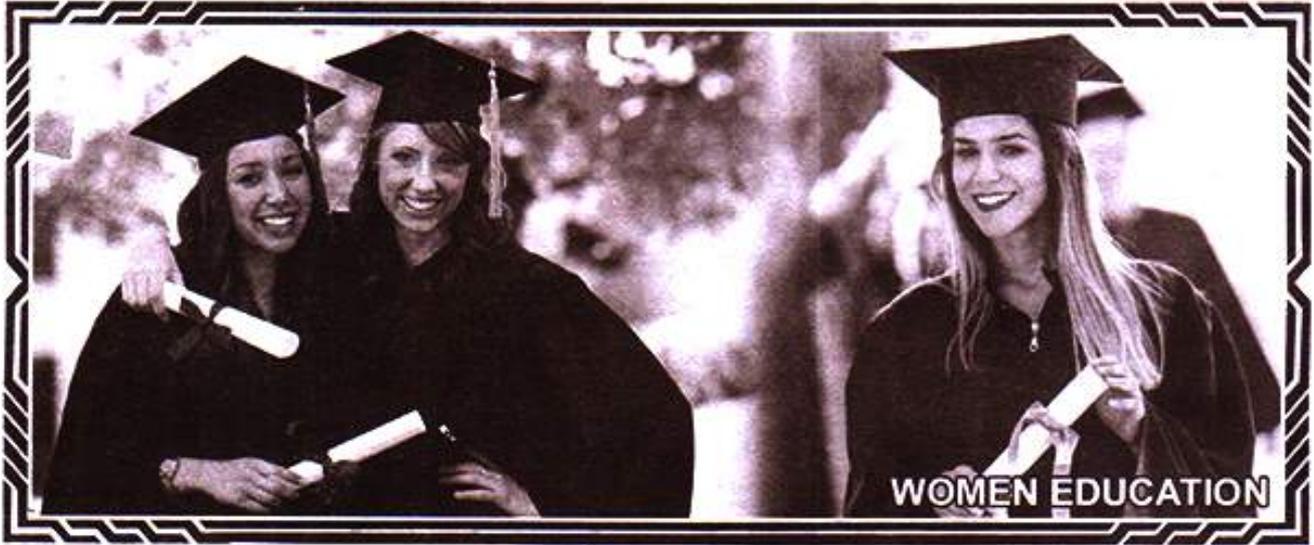
اپنی ذات کو پہچانیے اور ہر جنگ جیت لیجئے: اپنے دشمن کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کیے بغیر آپ اسے کبھی شکست نہیں دے سکتے۔ اس لئے اپنی منفی امیج کے تاثر کو ختم کر کے خود اعتمادی سے اس کا مقابلہ کریں کہ آپ کا دشمن خود آپ کی اپنی ذات ہی ہے۔ اپنے بارے میں جانئے۔ اپنی سوچوں پر غور کریں۔ اپنے بارے میں ڈائری لکھیں جس میں آپ اپنی اچھی اور بری دونوں عادات، خصلتوں، محسوسات کے بارے میں تحریر کریں۔ پھر اس کے بعد اس ڈائری کو مکمل توجہ اور دھیان سے پڑھیں۔ اور پھر اسے سامنے رکھ کر اپنے کمزوریوں پر قابو پائیں اور شخصیت کے مثبت حصوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔

خوش اخلاقی اور نرم مزاجی: خوش اخلاقی اور نرم مزاجی کو اپنی ذات کا ایک حصہ بنالینا بھی ضروری ہے۔ اپنے بارے میں یہ سوچ رکھیں کہ آپ ایک اچھے انسان ہیں۔ اس لیے آپ کے مزاج اور رویہ میں یہ اچھائی نظر آنا بھی اہم ہے۔ آپ کی اس سوچ سے بھی حیرت انگیز طور پر آپ کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوگا۔ خوش اخلاقی دوسروں کا دل جیتنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ آپ محض چند اچھے الفاظ سے ہی کسی کو بھی اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں، شخصیت کے اعتماد کے لیے یہ بہت اہم نکتہ ہے۔

زندگی کے اصول و ضوابط مرتب کریں: اپنی زندگی کے کچھ اصول و ضوابط مرتب کیجئے اور ان کے تحت زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔ یہ اصول و ضوابط ایسے ہوں جن سے آپ کی شخصیت کا مثبت پہلو سامنے آئے۔ اپنی زندگی کو ان اصولوں کے معیار پر طے کریں۔ ممکن ہے کہ ابھی آپ نے ایسا کچھ اصول طے نہ کیے ہوں اور آپ تذبذب کا شکار ہونے کے ساتھ مشکل میں بھی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تک آپ کی زندگی بغیر کسی ڈائریکشن کے گزر رہی تھی۔ اصولوں کو بنانا کچھ مشکل نہیں اپنے پسندیدہ لوگوں یا آئیڈیل افراد کے بارے میں جانئے ان کے بارے میں مطالعہ کیجئے کہ وہ کیا عوامل تھے جن کی بناء پر وہ کامیاب انسان تھے۔

دھیما انداز اپنائیے: یہ ایک بہ ظاہر چھوٹا سا عمل ہے لیکن اس سے آپ کا بڑا اچھا تاثر دوسروں پر پیدا ہوتا ہے۔ دھیما لہجے میں گفتگو کرنا خود اعتمادی ظاہر کرتا ہے۔ سو آج ہی سے یہ انداز اپنائیے اور خود اعتمادی میں اضافہ ہوگا۔





ایک خاتون کو تعلیم دینا ایک خاندان کو تعلیم دینے کے برابر ہے

خواتین کی تعلیم کے فوائد

تحریر: محترمہ سمیرا محمد حنیف موٹا، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ

کہا جاتا ہے کہ بچے کا پہلا مدرسہ ماں کی گود ہوتی ہے۔ یعنی ابتدائی دنوں میں بچہ جو کچھ سیکھتا ہے وہ ماں کا بتایا ہوا۔ ماں اس کو جس قسم کی بھی تربیت دے گی بچہ اس کو سیکھے گا۔ اور نہ صرف سیکھے گا بلکہ یہی باتیں اس کی آئندہ زندگی پر بھی اثر انداز ہوں گی۔ لہذا اس کے لیے ضروری ہے کہ ماں نے خود بھی اچھی تربیت حاصل کی ہو اور اچھی تربیت حاصل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ تعلیم یافتہ ہوتا کہ بچے کو اچھے اور برے کی تمیز سکھاؤ ہنگ اور سلیقے کی راہ پر چلائے۔ یہی اثرات ساری زندگی اس پر قائم رہتے ہیں اور خواتین کے تعلیم حاصل کرنے کا ایک بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے۔



ہم جس ماحول میں رہ رہے ہیں وہاں دیکھنے میں آیا ہے کہ خصوصاً لڑکیوں کی شادی جلد کر دی جاتی ہے۔ والدین بہت ہی کم پسند کرتے ہیں کہ ان کی لڑکی اعلیٰ تعلیم حاصل کرے اور بقول ان کے وہ اپنا بوجھ کم کرنے کی خاطر جلدی سے لڑکی کو بیاہ دیتے ہیں اور کہا یہ جاتا ہے کہ پڑھ لکھ کر کیا کرنا ہے کرنا تو وہی چولہا ہانڈی ہے۔

اگر ہم غور کریں گے تو نمایاں فرق نظر آئے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ پڑھنے لکھنے کے بعد چوں کہ انسان شعور کی اس منزل پر پہنچ چکا ہوتا ہے۔ جہاں وہ ان باتوں کو جانتا ہے جو شاید ان پڑھ لڑکی نہیں سمجھ سکتی ہے مثال کے طور پر کھانا پکاتے وقت یہ جاننا کہ کس سبزی میں کون سے وٹامن ہیں اور کون سی چیز صحت کے لیے ضروری ہے۔ اور سب سے بڑی بات صحت و صفائی کا خیال رکھنا ہے۔ خواتین کی تعلیم حاصل کرنے کا ایک فائدہ اور

بھی نظر آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یا جس ملک میں زندگی گزار رہے ہیں وہ ترقی پذیر ہیں۔ لہذا یہاں ضرورت ہے انتھک محنت، کوشش اور جدوجہد کی اور ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہونے کے لیے تعلیم کا حصول بھی نہایت ضروری ہے جس کی ہمارے معاشرے میں کمی ہے اور ایک عورت کو تعلیم دلوانے کا مطلب ہے کہ ایک کنبے یا خاندان کو تعلیم دلوائی جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ترقی پذیر معاشروں میں ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ عورت اور مرد مل جل کر کام کریں اور یوں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی باہر کے کاموں میں حصہ لیں گی اور یوں گھر کی کفالت کے ساتھ ساتھ ملک بھی ترقی کرے گا۔ ایک بات اور! اگر ہم صدیوں قبل بھی زندگی پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہمیشہ سے معاشرے میں عورت کا درجہ مرد سے برتر رکھا گیا تھا۔ اور اس بات کی جھلک ہم آج بھی اپنے معاشرے میں دیکھتے ہیں اور عورت کے درجہ کو کمتر اور حقیر جتانے کے لیے اور اس بات کو منوانے کے لیے جو چند گرا استعمال کیے گئے تھے ان میں ایک یہ بھی تھا عورت کو تعلیم سے محروم رکھا جائے اور اس عظیم سرمائے سے محروم کر کے عورت کا درجہ کم کر دیا گیا تھا، لیکن تعلیم ہی وہ ہنر ہے جس سے عورت نے معاشرے میں مقام پایا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کا یہ مقام باقی رہے گا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد عورت نے یہ ثابت بھی کر دکھایا کہ وہ کسی طرح مردوں سے پیچھے یا کمتر نہیں ہے۔ بعض اوقات تو عورتیں (خواتین) مردوں سے سبقت لے گئیں اور اس کے ثبوت کے لیے ہم ہر سال نکلنے والے تعلیمی نتائج پر اگر نظر ڈالیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ تعلیم وہ بہترین چیز ہے جو اس فرق کو بھی مٹا دیتی ہے اور اس بات کا بھی شعور سکھاتی ہے کہ بحیثیت سب برابر ہیں۔ یہ بات ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ تعلیم کے زیور سے خواتین کو جس مملکت میں نوازا گیا ہے اور ان کی تعلیم کو بنیادی حیثیت دی گئی وہ ترقی سے ہمکنار ہے۔



قوم کا باہمی اتحاد



قوم: دو لفظوں کا ایک مبارک نام ہے جس کی آغوش میں ہزاروں زندگیاں نشوونما پرورش پاتی ہیں۔ قوم کی صورت میں اس عظیم الشان عمارت میں قوم کے ہزاروں انسان اینٹ کی صورت میں پیوست کئے ہوئے ہوتے ہیں۔

لیکن اگر اس عمارت کی ایک اینٹ بھی اپنی جگہ صحیح طور پر لگی ہوئی نہ ہو تو پوری کی پوری عمارت پل بھر میں منہدم ہو جاتی ہے قوم کی اس عمارت کا دوسرا نام یکجہتی ہے۔ اجتماعیت ہے یہ یکجہتی اور اجتماعیت قوم کے فرد کی صورت میں ان اینٹوں کی طرح اپنی اپنی جگہ پر مضبوطی سے رہنا چاہیے۔ کیونکہ ایک اینٹ کی لاپرواہی پوری کی پوری عمارت کو منہدم کر دیتی ہے۔ اس طرح قوم کے ایک فرد کی لاپرواہی اور عدم توجہی جماعت کی یکجہتی میں چنگاری لگا دیتی ہے۔



سسرال والے

شوہر کی نظر میں بلند مقام چاہتی ہیں تو اس سے وابستہ رشتوں کو عزت دیں

تحریر: حرا ابراہیم جانگزا

عموما بیٹی کے والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کسی اچھے خاندان یا بہتر لڑکے کے ساتھ منسوب کریں اور جب ایسا ممکن ہو جاتا ہے، تو ان کا دل دیگر دوسروں میں گھرنے لگتا ہے۔ اپنی لخت جگر کی شادی ایک بہت بڑا امتحان ہے، جس میں غم اور خوشی دونوں عنصر موجود ہوتے ہیں۔ لڑکی کو والدین، بہن، بھائی اور سہیلیاں سب آنسوؤں کے ساتھ رخصت کرتے ہیں۔ اس وقت ان کی زبان پر ایک ہی دعا ہوتی ہے 'اے اللہ! سے تمام خوشیاں دینا، سدا سہاگن رہے، اپنے گھر میں خوشحال زندگی بسر کرے اور سسرال والوں کی آنکھ کا تارا بنی رہے۔' دعاؤں کی سوغات لیے جب وہ سسرال میں قدم رکھتی ہے تو اسکی ذمے داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ اسے نہ صرف خود کو مکمل طور پر بدلنا پڑتا ہے، بلکہ شوہر سے وابستہ ہر شے کی پسند و ناپسند کا احترام کرنا پڑتا ہے۔ ایک لڑکی اپنے میکے میں اگر خوب شوخ طبیعت کی مالک ہے تو سسرال میں اسے اپنے مزاج کی اس شوخی پر قابو پانا ہوتا ہے۔

ایک خوشحال زندگی کے لیے ضروری ہے کہ وہ وقت سے پہلے اندازہ لگالے کہ سسرال والے کیسے ہیں، گھر کا ماحول کیسا ہے، رہن بہن کیسا ہے اور شوہر کا مزاج کیسا ہے۔ اگر سسرال والوں کا مزاج اچھا ہے، سب ملنسار ہیں، خوش مزاج ہیں تو ہر لڑکی ایسے ماحول میں گزارہ کر سکتی ہے، لیکن اگر وہ سب ہر کام ایک حد میں رہ کر کرنے کے عادی ہیں تو لڑکی کو بھی اپنا مزاج تھوڑا تبدیل کرنا پڑے گا۔ سسرال والے اگر کم گو ہیں، تو لڑکی کو بھی اپنی زبان اور مزاج پر قابو رکھنا ہوگا۔ شوہر کے مزاج میں غصہ ہے تو اس وقت نہ تو شوخیاں کرنی چاہئیں اور نہ ہی اپنا غصہ ظاہر کرنا چاہیے۔ خاموش رہنا ہی ضروری ہے۔ بعد میں جب موڈ خوش گوار ہو جائے تو نہایت نرمی اور پیار سے غصے کی وجہ معلوم کرنی چاہیے۔ بیوی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سب سے زیادہ اپنے شوہر پر توجہ دے اور اس کی فرمانبرداری ہے۔ شوہر جب اول روز سے ہی بیوی کو فرمانبردار پائے گا تو وہ خود بھی وفادار رہے گا۔ یاد رہے کہ آپ کو صرف شوہر کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اس کے پورے گھر کے ساتھ رہنا ہے۔

والدین کے گھر لڑکی کسی حد تک اپنے فیصلوں میں خود مختار ہوتی ہے۔ اپنی مرضی سے کھانا، پینا، سونا، جاگنا ہوتا ہے، جب کہ شادی کے بعد ایسا نہیں ہوتا۔ جب آپ ایک نئے ماحول میں آئی ہیں تو خود کو اس ماحول کا عادی بنانے کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ بہت سی لڑکیاں شادی کے بعد ہر بات میں سسرال کے لیے ”ہمارے یہاں“ کا لفظ استعمال کرتی ہیں۔ مثلاً ”ہمارے یہاں“ تو یہ نہیں ہوتا یا ہماری امی کے گھر تو سالن دوسرے طریقے سے بنتا ہے، میں تو یہاں یہی سب دیکھ رہی ہوں۔ ایسے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ سسرال والوں سے غیریت برت رہی ہیں۔ سسرال کی طرف سے ہر اس تقریب میں شرکت کریں، جس میں وہ آپ کی شمولیت چاہتے ہیں۔

ہر شخص سے خلوص سے ملیں، سب کے نام اور رشتے یاد رکھنے کی کوشش کریں، سب سے گھل مل جائیں۔ اگر کوئی آپ کی ساس یا نند سے ملنے آتا ہے یا ان کے دوست احباب میں شامل ہے تو آپ اسے بھی عزت دیں، خصوصاً ساس کی رشتے دار خواتین سے احترام سے ملیں۔ کچھ لڑکیاں ہر معاملے میں اپنی پسند کا اظہار کرتی ہیں اس طرح ان کو صرف برا کہنے والا ہی سمجھ لیا جاتا ہے اور جب وہ واقعی کسی معاملے میں ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہیں تو کوئی انہیں اہمیت نہیں دیتا۔ اپنے آپ کو سسرال کے ماحول میں ڈھال لینا ہی کامیابی ہے۔ عموماً خواتین اپنے میکے کی تقریبات میں تو دل کھول کر خرچ کرنا پسند کرتی ہیں، جب کہ سسرال کی تقریب میں واجبی سی دلچسپی کا مظاہرہ کرتی ہیں جس کی وجہ سے شوہر کی نظر میں بھی ان کا مقام بلند نہیں ہو پاتا، کوشش کریں کہ دونوں طرف کے رشتوں میں توازن کرنا سیکھیں۔ قسمت سے اگر آپ کو اچھا سسرال مل گیا ہے، تو اس کی قدر کریں۔ اگر خدا نخواستہ سسرال والے اچھے نہیں تو صبر سے کام لیں۔ ہر آئے گئے سے ان کی برائی مت کریں، سننے والے مزے سے سن کر بات آگے بیان کر دیتے ہیں، اس طرح لڑکی کے لئے مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیں ایک چپ سو بلاؤں کو نالتی ہے، کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہی ہے۔ اتنے ڈھیر سارے لوگوں کا پیار پانے کے لیے آپ کو اپنے جذبات و احساسات کو تھوڑا سا تھپکنا ہوگا۔ کوئی شک نہیں کہ ایک دن آپ کامیاب ہو جائیں گے۔



بانٹوامین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

فوری موبائل پیغام رسانی (SMS) کی سہولت



بانٹوامین جماعت کی آگاہی کے لئے ہمہ وقت باخبر رہنے کے لیے توجہ فرمائیے!!

بانٹوامین جماعت کے تمام Events کی اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لئے اپنے موبائل میں

Write Message میں جا کر ٹائپ کریں

FOLLOW BMJNEWS اور بھیج دیجئے **40404** پر

تعاون کے طلب گار

کنوینر آئی ٹی کمیٹی

فون: 32768214 - 32728397

پتہ: بانٹوامین جماعت خانہ ملحقہ حور بانی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن کراچی



ماہنامہ میمن عالم کے مدیر اعزازی کے فرائض کی انجام دہی کے ذریعے کئی سالوں تک تاریخ و ثقافت اور

میں بولی کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں

مرحوم بانٹوا میمن جماعت اور میمن فیڈریشن کی مختلف کمیٹیوں کے چیئرمین رہے
انہوں نے مختلف سماجی، ادبی، میمن کلچر اور صحافتی شعبوں میں کام کر کے نام کمایا

عمر عبدالرحمن کھانانی مرحوم

وفات: 23 دسمبر 2019ء (کراچی - پاکستان)

پیدائش: 10 اپریل 1934ء (بانٹوا - انڈیا)

تحقیق و تحریر: کھتری عصمت علی پٹیل

مرحوم عمر اے رحمن کھانانی کا نام ایک ایسا نام ہے جس کی شخصیت کے مختلف پہلو تھے، ان کا نام تو ایک ہے مگر انہوں نے زندگی کے مختلف شعبوں میں ایسی عمدہ علمی اور قلمی خدمات انجام دی ہیں کہ وہ ”آل راؤنڈر“ سوشل ورکر کی حیثیت سے ہر جگہ مشہور ہو گئے تھے۔ وہ ایک نامور سماجی خدمت گزار بھی تھے اور ایک سرگرم اور نڈر صحافی بھی۔ وہ بانٹوا اور میمن برادری سے تعلق رکھنے والے ایک ایسے زبردست قسم کی شخصیت تھے۔ انہوں نے متعدد شعبوں میں اپنی عملی محنت کے جوہر بھی دکھائے ہیں اور اپنے قلم سے قلمی کارنامے انجام دیئے ہیں۔



انہوں نے تعلیم، صحافت، ایڈیٹر شپ اور برادری کے لیے رفاہی خدمات انجام دیئے ہیں، بڑی لگن کے ساتھ کام کیا ہے، انہوں نے 60 برس سے بھی زائد عرصے تک برادری سے تعلق رکھنے والے

معاشرے کی بہبود اور بہتری کے لیے بے شمار کام کیے اور ہر شعبے میں پذیرائی حاصل کی تھی۔ مرحوم عمر اے رحمن کھانانی کا تعلق ایک ایسے معزز گھرانے سے ہے جس کی تین نسلوں نے صحافت اور سماجی خدمات کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور اب ان کے صاحبزادے جناب بلال عمر مارکیٹ پلیٹن ہفت روزہ بزنس میگزین کو سنبھالا ہوا ہے۔ مرحوم عمر اے رحمن کو متعدد انعامات، اعزازات، تعریفی اسناد، میڈلز اور شیلڈز سے نوازے گئے ہیں، بے شک آپ کی خدمات قابل تعریف بھی ہیں اور باعث صداقت بھی۔

سماجی خدمات کے شعبے میں: مرحوم عمر اے رحمن کھانانی اپنی مختلف النوع سماجی اور صحافتی سرگرمیوں کے باعث ”میں

عالم کے اعزازی ایڈیٹر کے منصب تک پہنچے۔ ”میں عالم“ ایک مقبول ماہنامہ رسالہ ہے جو اردو، انگریزی اور گجراتی زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ مرحوم عمر اے رحمن کھانانی گذشتہ 62 برس سے اس ماہنامہ میگزین سے وابستہ رہے۔ یہ رسالہ جولائی 1958ء سے شائع ہونا شروع ہوا تھا۔ آپ اس کے بانی ممبر تھے اور اس رسالے کی ترقی، بہبود اور استحکام کے لیے دن رات کوشاں رہے۔ آپ ماہنامہ میمن عالم کے بے شمار خصوصی شماروں میں دنیا بھر کے میمن لوگوں اور اداروں کے بارے میں مورخین کے تحقیقی مضامین شائع کر چکے ہیں۔ میمن بولی اور میمن ثقافت کے متعلق آپ کے افکار، خیالات اور نظریات کو ہمیشہ بہت پسند کیا جاتا تھا۔ آپ کے پاس ماہنامہ میمن عالم کے اعزازی ایڈیٹر کے عہدے پر رہنے کا ریکارڈ ہے جو 50 برس سے زائد برسوں پر مشتمل تھا۔ مرحوم کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس میگزین کے ایڈیٹری کی حیثیت سے تیسری نسل سے ہیں۔ ان کے والد محترم اور دادا جان محترم بھی اس میگزین کے اعزازی ایڈیٹر رہے۔ اب ان کے بیٹے جناب بلال عمر کھانانی ہفت روزہ مارکیٹ پلیٹن کی ایڈیٹر شپ سنبھالی ہوئی ہے۔ ماہنامہ میمن عالم ایک کثیر الاشاعت معلومات افزا رسالہ رہا ہے جسے پاکستان میں اس کے قارئین بڑے جوش اور ولولے ساتھ پڑھتے تھے۔ ساتھ ہی یہ دوسرے ملکوں کے قارئین میں یعنی یکساں طور پر مقبول رہا۔ ماہنامہ ”میں عالم“ کے میگزین سے لیے گئے اقتباسات اور عمر اے رحمن کھانانی مرحوم کے رسالے کے مضمون نگاروں کے تحریر کردہ مضامین اب مختلف میمن ویب سائٹس پر اپ لوڈ کیے جاتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ بھی انہیں پڑھ سکیں اور ان سے فیض یاب ہو سکیں۔ عمر عبدالرحمن مرحوم کے صاحبزادے جناب بلال عمر اپنے والد محترم کی خدمات کے ادبی تاریخی سلسلے میمن عالم کے مشن کو جاری رکھنے کا عزم رکھتے ہیں۔

پیدائش: جناب عمر اے رحمن کھانانی 10 اپریل 1934ء کو دھن گمری بانٹوا، ضلع جونا گڑھ گجرات (انڈیا) کے ایک ادبی خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے دادا جناب داؤد کریم اپریل 1909ء میں ایک مذہبی رسالہ نکالتے تھے، جس کا نام ”اتفاق المؤمنین“ تھا۔ یہ رسالہ بانٹوا، ضلع جونا گڑھ (گجرات) سے شائع ہوتا تھا۔ جناب عمر اے رحمن کھانانی کے والد محترم جناب عبدالرحمن داؤد (المعروف اے ڈی کریم) نے مارچ 1952ء میں ایک بانی ویلکی نیوز پیپر مارکیٹ پلیٹن شائع کرنا شروع کیا۔ یہ کراچی سے شائع ہوتا ہے، کمرشل ہفت روزہ ہے جو آج بھی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ پس عمر عبدالرحمن کھانانی مرحوم کو یہ منفرد اعزاز حاصل تھا کہ آپ تیسری نسل میں اس میگزین کے ایڈیٹر رہے۔ چوتھی نسل میں ان کے صاحبزادے باصلاحیت جناب بلال عمر شامل ہیں۔ آپ کی فیملی کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ادب اور صحافت کی تاریخ میں 108 سالہ ریکارڈ



ماہنامہ میمن عالم کی گولڈن جوبلی تقریب ہوئی آواری ٹاور میں ہفتہ 20 جون 2009ء کو یہ تعاون سی ٹریڈ گروپ منعقد کی گئی۔ اس موقع پر تقریب کے صدر جناب پیر محمد دیوان اور مہمان خصوصی جناب پیر محمد کالیامدیر اعزازی جناب عمر عبدالرحمن کھانانی کو یادگاری شیلڈ پیش کرتے ہوئے۔ ساتھ کھڑے ہوئے حاجی قاسم موسیٰ لوانی۔

کی حامل ہے۔

تعلیم و تربیت: مرحوم عمر اے رحمن کھانانی نے بانٹوا کے مدرسہ اسلامیہ میں ساتویں کلاس تک تعلیم حاصل کی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے میٹرک کا امتحان کراچی کے ایک اسکول سے پاس کیا۔ آپ ابتدائی عمر میں ہی ادب، صحافت اور اخبارات کی دنیا میں قدم رکھ چکے تھے۔ جولائی 1953ء میں جب MYO میمن یوتھ آرگنائزیشن کی داغ بیل ڈالی گئی تو ان کی سماجی خدمات کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا اور اس طرح MYO نے اپنے اہداف مقرر کر کے سماجی کام شروع کر دیا۔ پھر جب MYO نے ماہنامہ میمن عالم کی اشاعت کا فیصلہ کیا تو اس کے ایڈیٹر شپ کے لیے عمر اے رحمن کھانانی (مرحوم) کا انتخاب کیا گیا تھا۔ اب اس سفر کو 67 سال ہو چکے ہیں، یہ میگزین دنیا بھر میں آباد میمنوں کی سرگرمیاں اور خبریں بھی شائع کرتا ہے اور اب دنیا بھر کے میمنوں کی فرسٹ چوائس بن چکا تھا۔ کچھ عرصہ قبل WMO کو میمن عالم کی ادارت و طباعت کی ذمہ داریاں سپرد کیں تھیں۔ کچھ وجوہات کے سبب یہ رسالہ اب واپس لے لیا تھا۔ اب بلال عمر اے سبہ ماہی انداز میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

فرزند جناب بلال عمر کی مصروفیت اور ذمہ داری: اس وقت عمر بھائی ایک بائی ویلکی کمرشل "مارکیٹ بیٹن" کے مالک بھی تھے اور عمر کھانانی مرحوم نے علالت کے دوران مارکیٹ بیٹن کی ذمہ داریاں اپنے فرزند جناب بلال عمر کے سپرد کر دیں۔ یہ کمرشل رسالہ تجارتی اور کمرشل حلقوں میں بہت مقبول ہے اور ہر جگہ ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے۔ یہ مارکیٹ بیٹن 1952ء میں جناب رحمن داؤد نے جاری کیا تھا جو مرحوم عمر کھانانی کے والد محترم تھے۔ اس مفت روزہ میں تجارت، صنعت، معیشت کی خبروں کے ساتھ ساتھ شپنگ یعنی جہاز رانی کی خبریں بھی شائع کی جاتی ہیں اور روزمرہ اشیاء کے نرخوں کے ساتھ کرنسی ریش بھی شائع ہوتے ہیں۔

عمر اے رحمن کھانانی مرحوم کی ادبی خدمات: جناب عمر اے رحمن کھانانی نے ماہنامہ میمن عالم کے لیے متعدد مفید اور کارآمد تحقیق سے مضامین اور مقالات لکھواتے تھے۔ جن میں چند کے نام یہ ہیں نور محمد جمال نور میمن، ابراہیم شہباز، حبیب لاکھانی، بیگی ہاشم باوانی، آدم نور بھٹی، ناز مانگرولی سس، نشی دھورا جوی، خاکسار (کھتری عصمت علی ٹیل) وغیرہ شامل تھے۔ جن میں "میمن قوم نواہاس" (میمن قوم کی تاریخ) بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ "میمن قوم نی اتھی" (میمن قوم کا ارتقا)۔

عمر عبدالرحمن مرحوم کی کتابیں: میمن عالم کے لیے عمر کھانانی نے متعدد مضامین لکھے ہیں جو میمن عالم کے علاوہ دیگر اخبارات اور رسائل میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ میمن عالم کے لیے آپ کے تحریر کردہ ادارے بہت پسند کیے جاتے رہے ان کی وجہ سے عام قارئین کو بھرپور مفید معلومات حاصل ہوتی تھیں۔ مرحوم متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں جن میں درج ذیل شامل ہیں: "میمن شخصیات"، "ماری ملاقات" اور "میری ڈائری" ان کی یہ سبھی کتابیں قارئین میں بے حد مقبول ہوئیں اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد نے انہیں ستائش سے نوازا۔

صحافتی خدمات: صحافت میں مرحوم عمر اے رحمن کی خدمات تقریباً چھ عشروں سے بھی زائد عرصے پر محیط ہیں جن میں بے شمار مفید اور معلوماتی مضامین، رپورٹیں، تبصرے، تجزیے، ادارے اور شخصی خاکے شامل ہیں۔ ان کی تحریر کردہ انٹرویو "ماری ملاقات" (گجراتی) دونوں جلدوں کا اردو ترجمہ خاکسار (کھتری عصمت علی ٹیل) نے "میمن شخصیات" کے نام سے کیا ہے اور یہ مختصر حضرات کے سوانحی خاکے ہیں۔ اسی طرح "ماری ملاقات" میں نامور شخصیات کے انٹرویوز شامل ہیں۔ "میمن عالم" کے میمنوں کا آئینہ قرار دیا جاتا ہے اور اس کے اقتباسات اکثر و بیشتر میمنولوجی پر

بیرج کرنے والے تاریخ داں اور محققین بھی استعمال کرتے ہیں۔

سماجی اور فلاحی سرگرمیاں : عمر کھانانی متعدد سماجی، تعلیمی اور عوامی فلاح و بہبود کی تنظیموں سے بھی وابستہ رہے ہیں۔ ان میں میمن یوتھ آرگنائزیشن MYO (جس کے آپ صدر رہے) ایلگیلانی فاؤنڈیشن۔ پاکستان میمن ویمن ایجوکیشن سوسائٹی (PMEW) اور بانٹوا میمن ایجوکیشن سوسائٹی شامل رہے ہیں۔ آپ کو متعدد انعامات، اعزازات، اسناد، شیلڈز وغیرہ سے نوازا گیا تھا۔ ان کے ابو ظہبی کے دورے کے موقع پر ابو ظہبی ریڈیو نے ان کے ساتھ ایک ملاقات رکھی۔ اس انٹرویو کے دوران کھانانی صاحب نے ہالائی، کبھی اور سندھی میمنوں کی مذہبی، سیاسی اور سماجی سرگرمیوں کا تعارف کراتے ہوئے ان کا ایک خاکہ ریڈیو سنسنے والوں کے لیے پیش کیا۔

ایوارڈز اور اعزازات : (عمر استقبالیہ کمیٹی)۔۔۔ 1964ء میں ”عمر سمنان سمیتی“ کے نام سے ایک اسپیشل کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے جناب عمر اے رحمن کھانانی (مرحوم) کے اعزاز میں ایک زبردست تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ اس تقریب میں میمن برادری کی ممتاز و نامور شخصیت نے شرکت کی اور ان کی سوانح پر ایک کتابچہ بھی شائع کیا گیا تھا جسے خاکسار (کھتری عصمت علی پٹیل) تحریر و تدوین کی تھی۔ ساتھ ہی یہ سوانح حیات میمن عالم میں بھی شائع کی گئی اور دیگر جانے مانے رسالوں اور کثیر الاشاعت اخبارات کا بھی حصہ بنائی گئی۔ عمر بھائی کو اس موقع پر ایک گولڈ میڈل بھی پیش کیا گیا اور اس کے ساتھ متعدد شیلڈز اور اعزازات بھی اگست میں آپ کی نذر کیے گئے۔ اس تقریب میں معاشرے اور برادری کے زعماء اور قابل قدر ہستیوں نے شرکت کی۔

دیگر ایوارڈز اور اعزازات :

آل انڈیا میمن جماعت فیڈریشن: 26 مارچ 2005ء کو آل انڈیا جماعت فیڈریشن نے اپنے ممبئی آفس میں جناب عمر اے رحمن کھانانی کو لائف ٹائم ایچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا تھا۔ انہیں یہ ایوارڈ انڈیا کے وزیر برائے امور خارجہ اور انڈین یونین مسلم لیگ کے صدر جناب ای احمد کے دست مبارک سے دیا گیا تھا۔

الگیلانی فاؤنڈیشن: مئی 1983ء میں آپ الگیلانی فاؤنڈیشن کے ٹرٹی بن گئے تھے۔

آل پاکستان میمن فیڈریشن: 1960ء میں آپ آل پاکستان میمن فیڈریشن کے ممبر بنے اور 1978ء تک آپ نے مختلف ذیل کمیٹیوں کے لیے خدمات انجام دیں تھیں۔

بانٹوا ایجوکیشن سوسائٹی: 1966ء میں آپ بانٹوا ایجوکیشن سوسائٹی کے بانی جنرل سیکریٹری بن گئے اور 1980ء تک اسی عہدے پر کام کرتے رہے۔ آخری دم تک اس کی مینجنگ کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے بدستور کام کر رہے ہیں۔

بانٹوا میمن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی: 1978ء میں انہیں بانٹوا میمن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی مینجنگ کمیٹی کا ممبر منتخب کر لیا گیا اور 1980ء تک انہوں نے بطور ممبر کام کیا۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی: 1975ء میں آپ مینجنگ کمیٹی کے ممبر منتخب کیے گئے تھے۔ 77-76، میں اعزازی جوائنٹ سیکریٹری نمبر 2، 78-77 میں ممبر مینجنگ کمیٹی، 1983ء میں ممبر مینجنگ کمیٹی اور 1984ء میں ممبر مینجنگ کمیٹی منتخب کئے گئے تھے۔

ماہنامہ میمن عالم: آپ نے جولائی 1958ء میں میمن عالم کے اجراء سے ہی بطور اعزازی ایڈیٹر اس کے لیے خدمات انجام دیں۔ شروع کے

دوں میں یہ رسالہ صرف گجراتی زبان میں شائع ہوتا تھا۔ اس کے بعد دسمبر 1969ء کے بعد سے لے کر اب تک میمن عالم اپنے اردو سیکشن کے ساتھ پابندی سے شائع ہو رہا ہے۔ عمر عبدالرحمن کھانانی کی ایڈیٹر شپ میں جناب حبیب لاکھانی 35 سال گجراتی شعبے کو سنبھالا بعد ازاں ادیب قریشی مرحوم وابستگی ہوئی۔ انگریزی شعبے کو جناب عبدالستار پریانی نے 36 سال کام کیا بعد ازاں جناب نظیر قاضی وابستہ ہوئے اور حصہ اردو میں سلطانہ مہر صاحبہ دو سال کام کیا۔ جناب ہارون جمال نے سب ایڈیٹر کی حیثیت سے پانچ سال تک حصہ اردو کا کام جولائی 1980ء تک کام سنبھالا، مرحوم کی رحلت کے بعد خاکسار (کھتری عصمت علی ٹیل) نے اگست 1980ء سے حصہ اردو کا سب ایڈیٹر کی حیثیت سے کام کی ذمہ داریاں سنبھالیں اور اکتوبر 2010ء میں اردو قلمی خدمات 30 سال تک ذمہ داری اور فرض شناسی سے انجام دیں۔ ان کے ساتھ طویل رہنمائی میں طویل عرصے کام کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

میمن بوائز اسکاؤٹس گروپ: 2 جولائی 1966ء کو دی میمن بوائز اسکاؤٹس گروپ قائم کیا گیا تھا۔ اور جناب عمر اے رحمن کھانانی اس کے جنرل سیکریٹری مقرر کیے گئے۔ جناب یوسف ایچ کے دادا صدر میمن یوتھ آرگنائزیشن نے ان کی خدمات کے اعتراف میں ایک گروپ اسکارف سے توانا جوان کے لیے بڑے اعزاز کی بات تھی۔

میمن انٹرنیشنل کلب: آپ اس کی نیجنگ کمیٹی کے رکن (ممبر) رہے۔

میمن یوتھ آرگنائزیشن MYO: اب عمر اے رحمن کھانانی کی پر خلوص اور بے غرض خدمات کے نتیجے میں ”دی میمن یوتھ آرگنائزیشن MYO کی از سر نو تنظیم کی گئی اور بعد میں کھانانی صاحب کو ان کی خدمات کے اعتراف میں MYO کی جانب سے ایک شیلڈ بھی پیش کی گئی اور ان کی خدمات کا اعتراف عوامی سطح پر کیا گیا۔ 1953ء میں آپ میمن یوتھ آرگنائزیشن کی نیجنگ کمیٹی کے ممبر بھی بن گئے۔ 1955-56 کے علاوہ باقی برسوں میں وہ MYO کے ساتھ مختلف حیثیتوں میں وابستہ رہے جیسے 1963-65 کی مدت کے دوران آپ نے MYO کے اعزازی جوائنٹ سیکریٹری کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اس کے علاوہ 1965-1977 کی مدت کے دوران کھانانی صاحب جنرل سیکریٹری اور 1977ء سے 2005ء تک اس کے صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی پوری تن دہی سے انجام دیئے تھے۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی ایجوکیشنل ٹرسٹ: مئی 1976ء میں آپ محترمہ خدیجہ حاجیانی ایجوکیشنل ٹرسٹ کے ایک ٹرینی رہے۔

پاکستان میمن ویمن۔ ایجوکیشنل سوسائٹی: جون 1982ء میں آپ کو پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی کے ایڈوائزری بورڈ کے ممبر نامزد کیے گئے تھے۔

صفورا ہائی میمن گرلز بورڈنگ ہاؤس: 1971ء میں آپ اس بورڈنگ ہاؤس کی نیجنگ بورڈ کے ممبر بن گئے اور اس عہدے پر 1980ء تک کام کیا۔

یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان UMJP: آپ کونسل آف یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان کے ممبر تھے۔ آپ کو ایک شیلڈ، ایک سندھی ٹوپی اور 2500 کا چیک بطور انعام پیش کیا گیا تھا اور کیونٹی جرنلزم میں آپ کی خدمات کو سراہا گیا تھا۔

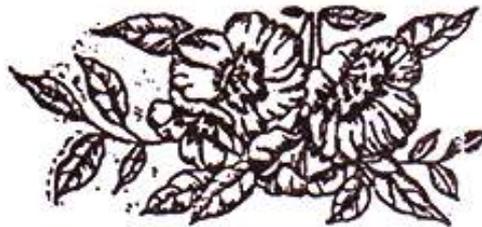
ورلڈ میمن فاؤنڈیشن (WMF): 1983ء میں آپ نے مقابلہ مضمون نویسی میں حصہ لیا اور دوسرا انعام بھی جیتا۔ یہ مقابلہ برائے مضمون نویسی ورلڈ میمن فاؤنڈیشن نے آرگنائز کیا تھا۔

دیگر: 1964ء میں آپ کو B.D ممبر منتخب کیا گیا۔ یہ ایکشن انہوں نے یونٹ 677 سے جیتا اور 1965ء میں آپ نے سول ڈیفنس کا ٹریننگ کورس کی تربیت حاصل اور بطور وارڈن خدمات بھی انجام دیں۔ آپ کو اس تربیتی کورس کی سند (ڈگری) بھی دی گئی تھی۔ یہ اس دور کا اہم سرٹیفکیٹ تھا۔ 1971ء میں انڈیا پاکستان جنگ کے موقع پر آپ نے بطور وارڈن بھی خدمات انجام دی تھیں۔

عمر کھانانی (مرحوم) قلمبند کتب اور دیگر قلمکاروں کی کتابوں کی اشاعت اور ترجمے: "ماری ملاقات پارٹ 1" (گجراتی) یہ دسمبر 1967ء میں شائع ہوئی تھی اس کا اردو ترجمہ کھتری عصمت علی پٹیل نے کیا تھا۔ یہ کتاب نمایاں اور سرکردہ میمن شخصیات کے انٹرویوز پر مشتمل ہے۔ "ماری ڈائری" (گجراتی) یہ میمن جماعتوں اور دیگر آرگنائزیشنز کی ثقافتی و تہذیبی سرگرمیوں کے احوال پر مشتمل ہے جو 50 برسوں یا نصف صدی پر مشتمل ہے۔ "میری ڈائری" کو بانٹو میمن جماعت کے ترجمان رسالے "ماہنامہ میمن سماج" میں کھتری عصمت علی پٹیل نے اردو ترجمہ قسط وار شائع کیا جسے قارئین نے بے حد پسند کیا تھا۔ "میمن قوم نواتھاس" (گجراتی) یہ کتاب جناب ہاشم زکریا نے تحریر کی ہے اور اس کا سن اشاعت 1970ء ہے۔ میمن شخصیات (حصہ دوم، اردو) "میمن قوم اتپتی" (گجراتی) یہ کتاب جناب عبدالرحمن اسیر نے قلم بند کی جو 1978ء میں شائع ہوئی تھی۔

"اٹاٹھ میمن قوم" (اردو) یہ کتاب بھی جناب عبدالرحمن اسیر نے تحریر کی ہے اور یہ بھی 1978ء میں ہی شائع ہوئی۔ "ماری ملاقات" حصہ دوم (گجراتی) 1985ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ کتاب متعدد نمایاں اور قابل ذکر میمن شخصیات کے انٹرویوز پر مشتمل ہے۔ "سب رس" (گجراتی) جناب عبدالستار پریانی نے لکھی اور 2000 میں شائع ہوئی تھی۔ "میمن شخصیات" حصہ دوم (اردو) کھتری عصمت علی پٹیل نے ترجمہ کیا اور 2003ء میں شائع کی گئی۔ المختصر: جناب عمر اے رحمن کھانانی صاحب میمن برادری کی ایک محترم شخصیت ہیں۔ اس مختصر سے مضمون میں ان کی تمام خدمات اور کارناموں کا تذکرہ ممکن نہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے میمن برادری کے لیے ناقابل یقین حد تک پر خلوص خدمات انجام دی ہیں۔ ان سب کے تفصیلی تذکرے کے لیے ایک ضخیم جلد کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد ہی شاید 62 برسوں پر پھیلی ہوئی ان کی خدمات کا احوال قلم بند ہو سکے۔ آپ کی پر خلوص اور بے غرض خدمات ناقابل یقین حد تک بے مثال ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ رب العزت عمر عبدالرحمن کھانانی کی مغفرت فرمائے اور ان کی فیملی کو صبر جمیل عطا کرے (آمین)۔

وفات: جناب عمر عبدالرحمن کھانانی طویل علالت کے بعد 23 دسمبر 2019ء کو 85 سال کی عمر پا کر دارالفانی سے کوچ کر گئے۔ ان کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام 25 دسمبر 2019ء کو صبح گیارہ بجے سے ایک بجے میمن مسجد پہاڑی والی میں منعقد کی گئی تھی۔ جس میں بانٹو میمن جماعت، آل پاکستان میمن فیڈریشن، WMO اور دیگر اداروں کے عہدیداران، مجلس عاملہ کے اراکین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ علاوہ دوست احباب، عزیز واقارب، ممتاز سماجی رہنماؤں، بزنس مین حضرات، سماجی اور فلاحی شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی تھی۔





بہنوں کو مخالف فریق سمجھنا مسائل کی جڑ ہے

تحریر: میمونہ حاجی سلیمان کھانانی

مختلف سروے رپورٹس یہ ظاہر کرتی ہیں کہ پاکستان میں طلاق کی شرح مسلسل بڑھ رہی ہے۔ عموماً ان ناخوش گوار واقعات کی بڑی وجہ گھر کا ماحول بنتا ہے۔ کوئی لڑکی، جب بیاہ کر سسرال آتی ہے تو اس کے لیے وہاں کا ماحول اجنبی ہوتا ہے، اسے اس ماحول سے مانوس ہونے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ اب یہ سسرالیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ماحول میں ایڈجسٹ ہونے کے لئے نئی دلہنیا کی مدد (سپورٹ) کریں، لیکن بہت سے گھروں میں معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ جس لڑکی کو لاڈ و پیار سے بیاہ کر لایا گیا، اس کے گھر میں قدم رکھتے ہی سازشوں کا جال بچھا دیا جاتا ہے۔ بات، بے بات ڈانٹ ڈپٹ اور طنز کے تیر برسائے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ والدین اور رشتے داروں کے گھر جانے سے بھی روک دیا جاتا ہے۔

ساس، نندیں اس کے خاوند کے کان بھرنے میں لگی رہتی ہیں اور بعض خاوند صرف اپنے گھر والوں ہی کی بات سنتے ہیں، ان کی نظر میں بیوی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی، اس لیے اگر وہ کوئی وضاحت کرنا چاہے تو سنی نہیں جاتی۔ نیز، عموماً بھائیوں کا گھر خراب کرنے میں شادی شدہ بہنیں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ کچھ مائیں، اپنی شادی شدہ بیٹیوں کو اپنے گھر میں بٹھا کر رکھتی ہیں، لیکن بہو کو اس کے والدین کے گھر جانے سے روکتی ہیں۔ یہ شادی شدہ بہنیں، اپنے بھائی کو اس کی بیوی کے خلاف بھڑکاتی ہیں کہ یہ ہمیں عزت نہیں دیتی۔ جب ایک خاوند، دفتر سے تھکا ہوا گھر پہنچے اور پہلے سے انتظار میں بیٹھی ماں، بہنیں کو رس کی شکل میں اس کی بیوی کی شکایات شروع کر دیں تو اس کا نتیجہ جھگڑے کے علاوہ اور کیا نکل سکتا ہے؟ پھر کچھ لوگ بھی اس تاک میں رہتے ہیں کہ کب خاوند اور بیوی کا جھگڑا ہو، اور انہیں تیل چھڑکنے کا موقع ملے۔

بھعدار خاوند، اس صورت حال پر کسی نہ کسی طرح قابو پالیتے ہیں، لیکن اگر لڑکا سمجھ دار نہ ہو تو اس سے بہت سے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ ماں، بہنوں کے طنز سے تنگ آ کر وہ بیوی کا خیال رکھنا چھوڑ دیتا ہے، جب کہ بعض اوقات تو وہ اس کی ذمہ داری اٹھانے سے بھی انکار کر دیتا ہے اور بات لڑائی جھگڑے سے ہوتی دونوں کے درمیان علیحدگی تک پہنچتی ہے۔ گھروں کے یوں برباد ہونے کی ایک بڑی وجہ مذہب سے دوری بھی ہے۔ اگر ہم اپنی زندگیوں کو دین اسلام کے مطابق ڈھال لیں، تو اس طرح کی صورت حال کا سامنا ہی نہ کرنا پڑے۔ پیش تر گھرانوں میں شوہراور

بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کا پتا ہی نہیں ہوتا، یہ لاعلمی بھی بہت سے مسائل کا سبب بنتی ہے۔ جب کسی لڑکی کو بہو بنا کر گھر لایا جاتا ہے تو اگر ساس اسے اپنی بیٹی کی طرح سمجھے اور اچھا برتاؤ کرے تو جواب میں بہو بھی یقیناً اسے ماں کی طرح سمجھے گی، یوں لڑائی کی نوبت بھی کم آئے گی۔ بہو کے گھر میں داخل ہوتے ہی اسے مخالف فریق یا "قبضہ مافیا" سمجھ لینے کا رویہ درست نہیں۔ اگر خاندان اپنی بیوی کا خیال رکھے تو ماں اور بہنیں سمجھتی ہیں کہ بہو نے ہمارے بیٹے یا بھائی کو قابو کر لیا ہے۔ بیش تر ساس، ہندیں اسی بات کا رونا روتی ہیں۔ نیز اگر کوئی لڑکا پسند کی شادی کرنا چاہے تو اس کی بھی مخالفت کی جاتی ہے۔ اور اگر ماں ہتھیار ڈال بھی دے تو دل میں یہ ٹھکان لیتی ہے کہ لڑکی کو چین سے نہیں رہنے دینا۔ اسے گھر سے نکال کر ہی دم لینا ہے۔ بعض گھرانوں میں تو لڑکی کو زبردستی طلاق لینے پر بھی مجبور کیا جاتا ہے، حالانکہ وہ اپنے میاں کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہی ہوتی ہے۔ ایک لڑکی، جو اپنے والدین، بہن بھائیوں کو چھوڑ کر دوسرے گھر آتی ہے، اگر اس کے ساتھ شروع ہی سے بدتر رویہ رکھا جائے تو لڑکی پر اس کے بہت برے اثرات پڑتے ہیں، اس لیے خاندان کا فرض ہے کہ اس کا خیال رکھے۔ اسے کسی کی کانٹا پھوسی میں آنے کے بجائے حقائق پر نظر رکھنی چاہئے، پھر یہ بھی کہ اگر دلہن سے کوئی شکایت ہو، تو اسے بھی لڑائی جھگڑے کے بغیر حل کیا جاسکتا ہے، بات بات پر منہ سے جھاگ اڑانا، کیا مردانگی کا کوئی لازمی جزو ہے؟ اس ضمن میں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ غلطیاں صرف بیویاں ہی نہیں کرتیں، بلکہ بہت سے معاملات میں شوہر بھی غلط ہو سکتے ہیں۔ جس طرح شوہر حضرات اپنی غلیوں پر "مٹی پانے" کی خواہش رکھتے ہیں اسی طرح انھیں بیوی کو بھی یہ حق دینا چاہئے۔ پھر بعض لڑکے شادی تو کر لیتے ہیں لیکن بیوی کی ذمہ داری نہیں اٹھاتے، وہ بیوی کے گھر والوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں، اب یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ اس سے پہلے لڑکی والوں کو طرح طرح کے سنے دکھاتے ہیں، لڑکے کی ملازمت، تنخواہ یا کاروبار کے بارے میں خاصی مبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب حقیقت سے پردہ اٹھتا ہے تو دونوں خاندانوں کے بیچ کھینچا تانی شروع ہو جاتی ہے۔

اگر رشتے کرتے وقت صاف گوئی سے کام لیا جائے تو اس طرح کی صورت حال سے بچا جاسکتا ہے۔ نیز، بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سب کے سامنے اپنی بیویوں پر بلا وجہ غصہ، ڈانٹ ڈپٹ کر کے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کا ان کی بیویوں پر بہت رعب و دبدبہ ہے اور اس بات کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح وہ دوسروں کے سامنے اپنی بیویوں کی تذلیل کر کے یہ ثابت کر رہے ہوتے ہیں کہ درحقیقت ان کی اپنی تربیت کس نہج پر ہوئی ہے۔ خود ہی کہیے، کیا گھروں کو بسانے اور جوڑے رکھنے کے یہی طور طریقے ہوتے ہیں؟

صفا کی نصف المیماں ہے

صاف ستھرا ماحول اک نعمت انمول!!

اپنے گھر، گلی، محلے اور شہر کو صاف ستھرا رکھیے

☆ درختوں اور پودوں کو نقصان نہ پہنچائیں

☆ کوڑا کرکٹ باہر گلی میں نہ پھینکیں

☆ راستے میں گندگی اور غلاظت نہ پھیلائیں

☆ عمارتی سامان اور ملبہ سرعام نہ ڈالیں

جماعت کی خدمت کا جذبہ۔۔۔ اعتماد کا باہمی رشتہ



Dustbin



کریلا ہماری صحت کے لئے نہایت بیش قیمت ہے

کریلا ایک ایسی سبزی ہے جو گرم علاقوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ گہرے سبز رنگ کی یہ سبزی ایشیائی اور افریقی ممالک میں بڑے پیمانے پر کاشت کی جاتی ہے۔ یہ انتہائی کڑوی سبزی ہے، لیکن کریلے کی کڑواہٹ اس کی غذائی قدر و قیمت کے مقابلے میں انتہائی حد تک کم ہے۔ اس میں 132 ایکٹیو کنسنٹریٹڈ ٹیونس کی موجودگی اس کی اہمیت میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔ غذائی ماہرین کے مطابق کریلا میں کئی معدنیات کی بھی بھرمار ہوتی ہے، جن میں آئرن، پوٹاشیم، کیلسیم، بیٹا کیروٹن، شامل ہیں، اور کریلا مختلف وٹامنز b1, b2, b3 اور سی پر بھی مشتمل ہوتا ہے۔ ان سب کی موجودگی کی بدولت کریلا کی میڈیکل ویلیو بھی کافی زیادہ ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنی روزمرہ کی خوراک میں کریلا شامل کر لیں تو ہمیں صحت کے حوالے سے کئی فوائد حاصل ہوں گے۔ ان فوائد کے بارے میں مختصر آجان لیں۔

ذیابیطس کے مریضوں کے لئے کریلا کی اہمیت: وہ لوگ جو ذیابیطس کا شکار ہیں، ان کیلئے کریلا کا کڑواہٹ بہترین ہے۔ یہ ان مریضوں کے بلڈ شوگر کے لیول کو کنٹرول کرتا ہے، اس لئے ایسے مریضوں کو کریلا اپنی غذا میں شامل رکھنا چاہئے۔

کریلا سے نظام ہضم کی درستگی: اچھی صحت کا تعلق نظام ہضم کی درستگی سے بھی ہوتا ہے۔ اگر کریلا کو غذا میں شامل رکھا جائے تو ہاضمہ درست رہتا ہے۔ کیونکہ کریلا بے کار اور فاسد مادے جسم سے خارج کرنے میں مدد دیتا ہے جس سے ہاضمے پر مثبت اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ کریلا پیٹ کے کیڑوں اور انفیکشن سے نجات دلاتا ہے۔ اپنے کڑوے ذائقے کے سبب کریلا حیرت انگیز طور پر بے شمار خصوصیات رکھتا ہے، اسی ذائقے کی بدولت پیٹ کے کیڑوں کا انفیکشن کبھی نہیں ہوتا، اس کے علاوہ جسم میں دوسرے کسی بھی قسم کا مضر صحت انفیکشن پٹے نہیں پاتا۔

دوران خون کے بھائومیں بہتری: کریلے کا جوس پینے سے خون صاف ہو جاتا ہے، جبکہ پورے جسم میں خون کے بہاؤ میں کسی قسم کی رکاوٹ بھی نہیں آتی۔

کریلے بینائی کی پیچیدگی سے بچاتا ہے: کریلے کا مسلسل استعمال کرنے سے بینائی سے متعلق کئی پیچیدگیوں سے

نجات مل جاتی ہے۔ ہائی پریشر سے نجات: ایسے مریض جو ہائی پریشر میں مبتلا ہیں انہیں چاہئے کہ وہ کریلا اپنی خوراک میں شامل کر لیں اس طرح انہیں نہ صرف ہائی پریشر سے نجات ملے گی بلکہ وہ آئندہ کیلئے اس مرض سے کافی حد تک نجات بھی حاصل کر لیں گے۔

صاف شفاف جلد کیلئے کریلا کھائیں: جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ کریلا خون کو صاف کرتا ہے اور دوران خون بہتر بناتا ہے لہذا اس کے نتیجے میں خون سے فاسد مادے نکل جاتے ہیں اور جلد بھی صاف شفاف ہو جاتی ہے، کریلا کھانے سے جلدی امراض بھی کبھی نہیں

- 7 -



بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پورا دوری سے پورے دور اپیل

بانٹوا میمن برادری سے اپیل کی جاتی ہے کہ آپ کے یہاں ہونے والی ہر خوشی

کے موقع پر مہمانوں کو دعوت کا کھانا کھلانے کی ابتداء رات 10 بجے سے شب 10.30 بجے کے دوران

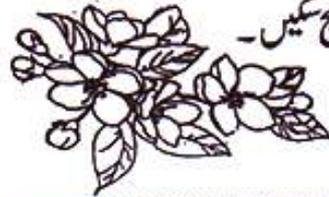
کریں تاکہ مہمانوں کو تکلیف سے نجات ملے اور موجودہ خراب اور غیر محفوظ حالات میں وہ بروقت

اپنے اپنے گھروں کو پہنچ سکیں۔

آپ کے تعاون کے طلب گار

عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی



بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

غلط رسم و رواج کے خاتمے کے لئے تین سماجی ضابطے

آل پاکستان میمن فیڈریشن کے ضابطوں پر مکمل عمل درآمد کی گزارش

☆ نکاح صرف مسجد میں کرنے کے ضابطے کی پابندی کریں۔

☆ شادی کارڈ صرف سفید اور سادہ میمن فیڈریشن کے منظور شدہ ضابطے کے مطابق چھپوانے کی پابندی کریں۔

☆ شادی کی دعوت زیادہ سے زیادہ ساڑھے دس بجے شب شروع کر دینی چاہیے۔



پاکستانی ادب 1947 - 2008ء

انتخاب شاعری۔ افسانہ گجراتی

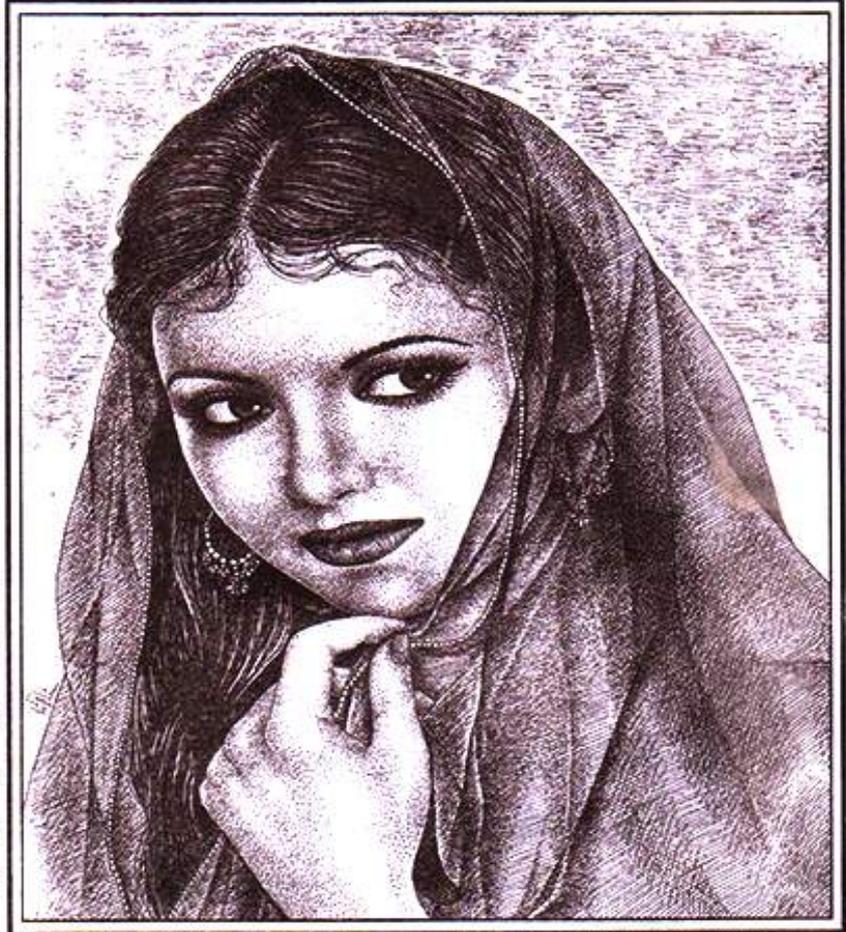
بہمنی کے مضافات کی غریب بستی میں نیک دل اور ایماندار دکاندار دلاور کی دھوم
غریب اور امیر معاشرے کی عبرت انگیز دلچسپ کہانی

دھول کا کفن

گجراتی تحریر: شوقین جیت پوری، ممتاز گجراتی شاعر، گجراتی افسانہ اور ڈرامہ نگار

اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل

دلاور کا تعلق انسانوں کے اس طبقے سے تھا جسے ادنیٰ (غریب طبقہ) کہا جاتا ہے۔ بہمنی کے مضافات میں ایک چھوٹی سی بستی میں اس کی
کریانے کے سامان کی چھوٹی سی دکان تھی۔ یہ دکان تو چھوٹی سی تھی اور اس میں سامان بھی برائے نام تھا مگر دلاور کی ایمان داری کی دھوم پورے
علاقے میں تھی۔ اس بستی میں زیادہ تر مزدور پیشہ لوگ رہتے تھے۔ یہ لوگ اپنی ضرورت کا تمام سامان دلاور سے ہی خریدتے تھے۔ چونکہ دلاور اپنی
ایمان داری کی وجہ سے ان لوگوں کے دلوں میں
گھر کر چکا تھا اس لیے زیادہ تر مزدور اور محنت
کش اپنی معمولی مزدوری اور یومیہ اجرت میں
سے کچھ نہ کچھ پس انداز کر کے دلاور کے پاس
بطور امانت رکھواتے تھے اور جب بھی ضرورت
پڑتی، اس سے مانگ لیتے۔ دلاور آدھی رات کو
بھی ان کے مطالبے پر ان کے پیسے واپس کر دیتا
تھا۔



دلاور جتنا سادہ مزاج، نیک اور
ایماندار تھا اس کی بیوی لیلیٰ مزاج اس کے بالکل
برعکس تھی۔ اس کے مزاج میں تیزی بھی تھی
چالاک و عیاری بھی۔ وہ ظاہری شان و شوکت پر
جان دیتی تھی۔ مال و دولت کی بہت حرص تھی۔
اس کی نظر میں نیک اور ایماندار بیچار چیزیں
تھیں۔ اس کا خیال تھا کہ یہ دنیا عیش کرنے کے

لیے ہے اور اس میں بغیر کسی لحاظ کے عیش کرنا چاہیے۔ اس عورت کی نانہجی کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنی حد اور بساط سے آگے بڑھ کر اپنی خواہشات حاصل کرنا چاہتی تھی اور جائز و ناجائز کی تمیز کو کوئی حیثیت نہیں دیتی تھی۔ دلاور اپنی چادر تک پیر پھیلاتا تھا اور اپنی گنجائش سے زیادہ خرچ نہیں کرنا چاہتا تھا جس پر دونوں میاں بیوی کے درمیان اکثر لڑائی بھی ہو جاتی تھی۔ دلاور کے پاس بستی کے غریب مزدوروں کی امانتیں اس لیے رکھی رہتی تھیں کہ وہ ایمان دار تھا لیلیٰ چاہتی تھی کہ اگر ان مزدوروں کی امانتیں خاموشی سے خرچ کر لی جائیں تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔ جیسے ہی ہمارے پاس پیسے آئیں گے واپس رکھ دیں گے مگر دلاور جانتا تھا کہ اگر ایک بار یہ امانتیں خرچ ہو گئیں تو دوبارہ رکھی نہیں جاسکیں گی اسی لیے وہ اس امانت میں خیانت نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کئی بار اس کی دکان میں مال کم ہو گیا تب بھی دلاور نے امانتوں کے پیسے کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ وہ وقت اس نے تنگی ترشی سے گزارا مگر خوش اور مطمئن رہا۔

دلاور کی بڑی بیٹی بستی کے سرکاری اسکول میں ساتویں کلاس میں پڑھتی تھی۔ اس سے چھوٹی چھٹی کلاس میں تھی اور ہر سال فیل ہوتی تھی۔ لیلیٰ گی گود میں ایک شیر خوار بچہ بھی تھا۔ اس طرح تین بچوں اور بیوی کے ساتھ دلاور کسی نہ کسی طرح زندگی کی گاڑی کو دھکیل رہا تھا۔ لیلیٰ اپنے شوہر دلاور پر مسلسل دباؤ ڈال رہی تھی کہ وہ گھر کی حالت بدل دے۔ تنگ آ کر دلاور نے مزدوروں کی امانتیں خرچ کرنی شروع کر دیں۔ اس نے گھر کے لیے نیا فرنیچر خریدا، اسے سجایا سنوارا، نئے برتن خریدے اور پرانے سامان کو نکال باہر کیا۔ اس کے بعد لیلیٰ کے اصرار پر دلاور نے لیلیٰ، مونا اور تمنا کے لیے جدید فیشن کے لباس تیار کرائے۔ اب تو دلاور کے گھر کی صورت ہی بدل گئی۔ یہ دیکھ کر اسے بھی اچھا لگا مگر بار بار یہ احساس پریشان کرتا رہا کہ امانتیں کیسے لوٹائے گا۔ اب گھر میں فرش پر بیٹھ کر کھانا کھانے والا دلاور ڈاکٹنگ نیبل پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔ میز پر ایک سے زیادہ ڈشیں ہوتی تھیں۔ لیلیٰ اپنے ملنے جلنے والیوں اور تمنا و مونا اپنی سہیلیوں پر جھوٹا رعب ڈالنے کے لیے خوب پیسے خرچ کرنے لگیں۔ جب دلاور نے لیلیٰ سے کہا کہ وہ مقروض ہو رہا ہے تو لیلیٰ نے کہا ”تم زیادہ منافع لینے لگو۔ تم نے معمولی منافع لے کر بستی والوں کی عادت بگاڑ دی ہے۔“ یہ بات دلاور کی سمجھ میں بھی آگئی اور اس نے پیسے سے زیادہ منافع لینا شروع کر دیا اور ایک کے دس وصول کرنے لگا۔ اس پر بستی کے غریب پہلے تو حیران ہوئے مگر پھر انہوں نے شکوہ کیا جس پر دلاور شرمندہ ہونے کے بجائے ان سے لڑنے لگا۔ اس کا کہنا تھا ”میرا بھی گھر ہے۔ میرے بچے ہیں۔ مجھے ان کے تمام اخراجات اسی دکان سے نکالنے ہیں۔ میں مجبور ہوں۔“

چنانچہ بستی والے آہستہ آہستہ اس سے دور ہوتے گئے اور انہوں نے اس کی دکان سے سامان خریدنے کے بجائے دوسری دکانوں سے لینا شروع کر دیا۔ اس سے دلاور کو نقصان تو ہوا مگر اس نے کوئی پروا نہیں کی۔ دلاور کی بیٹی تمنا کی ایک سہیلی کا نام منور تھا۔ وہ ایک مل مالک کی بیٹی تھی ظاہر ہے کہ دولت مند باپ کی بیٹی کے ٹھٹھا ہاٹ ہی اور ہوتے ہیں۔ اسے دیکھ کر تمنا کی آنکھیں پھٹتی تھیں اور وہ اسی طرح کی زندگی گزارنا چاہتی تھی۔ اس دوران تمنا کالج میں پہنچ گئی تھی اور منور بھی۔ اکثر منور تمنا کی امی سے ضد کر کے تمنا کو اپنے گھر لے جاتی تھی اور رات کو ابھی اپنے پاس روک لیا کرتی تھی۔ منور ما ایک آزاد خیال لڑکی تھی۔

وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی تھی اس لیے اس پر کوئی روک ٹوک بھی نہیں تھی۔ اس کی صحبت میں رہ کر تمنا مسلسل بگڑتی چلی جا رہی تھی۔ دلاور یہ سب تشویش سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے ایک آدھ بار لیلیٰ سے اس موضوع پر بات کی تو لیلیٰ نے جواب دیا ”وقت اور زمانہ بدل رہا ہے۔ اب لڑکیوں کو روکنے کا زمانہ نہیں ہے۔ اس سے ان میں احساس کمتری پیدا ہوگا۔ میری تمنا ایک معمولی دکان دار کی بیٹی ہونے کے باوجود ایک

مل مالک کی بیٹی کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ذرا نہیں بچکپاتی۔ اس لڑکی کے ساتھ رہ کر اس میں اعتماد آ گیا ہے۔ تم دیکھنا کہ ہماری یہ بیٹی ہمارے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اس کا بڑا نام ہوگا۔“

گھر کے اخراجات مسلسل بڑھ رہے تھے۔ تمنا نے خوب ہاتھ کھول لیے تھے۔ لیلیٰ اس کو روکنے کے بجائے اس کی حوصلہ افزائی کرتی تھی۔ دلاور نے دکان پر بہت زیادہ منافع لینا شروع کر دیا تھا اس کے باوجود وہ اخراجات پورے کرنے سے قاصر تھا۔ مزدوروں کی بچی کچی امانتیں بھی خرچ ہونے لگیں۔ دلاور سوچتا تھا کہ جس دن بھی کسی نے اپنی امانت واپس مانگ لی اور وہ ندے سکا تو ساری عزت خاک میں مل جائے گی۔ چنانچہ دلاور نے ہر غلط کام شروع کر دیا۔ وہ گھنیا مال لانے لگا اور پرحد سے زیادہ منافع لینے لگا۔

اس نے جھوٹ بولنا بھی شروع کر دیا اور دھڑلے سے بے ایمانی کرنے لگا۔ بستی کے غریب لوگوں نے یہ دیکھا تو ان کی نظروں میں دلاور گر گیا اور اس کی ساری عزت جاتی رہی۔ مگر اسے اپنی عزت کی کوئی فکر نہیں تھی، بس ایک ہی فکر تھی کہ دکان پر آنے والے ہر فرد کو لوٹ لے۔ جب پانی سر سے اونچا ہو گیا تو دلاور نے لیلیٰ سے بات کی اور اسے سارے حالات بتائے۔ مگر لیلیٰ نے اس موقع پر شوہر کی مدد کرنے کے بجائے اس سے کہا ”تمہارا کام کمانا ہے اور ہمارا کام خرچ کرنا۔ تم صرف کماؤ۔ ہمیں خرچ کرنے سے مطلب ہے۔ تم کہاں سے اور کیسے کماؤ ہو، کس کی جیب کاٹتے ہو، کس کے حق پر ڈاکہ ڈالتے ہو ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔“

بیوی کا یہ جواب سن کر دلاور کو شدید صدمہ ہوا اور وہ بیمار پڑ کر بستر سے جا لگا۔ سب سے پہلے دکان کا دیوالیہ نکلا اور وہ بک گئی۔ اس کے بعد گھر بھی بیچنا پڑ گیا۔ اس کے باوجود قرض ادا نہ ہو سکا۔ بستی والوں نے اس موقع پر اس سے کوئی ہمدردی نہیں کی کیونکہ اب وہ ایمان دار نہیں رہا تھا بلکہ بے رحم اور بے ایمان بن چکا تھا۔ لوگوں کی نظریں دیکھ کر اور ان کے طعنے سن کر دلاور خون کے آنسو روتا تھا۔ کہاں تو وہ غربت میں خوش بھی تھا اور اس کی عزت بھی اور کہاں اب اس کی عزت دو کوڑی کی ہو گئی تھی اور اس کے پاس ڈاکٹر سے دوا لینے کے پیسے بھی نہیں رہے تھے۔

ایک روز دلاور اپنی چار پائی پر پڑا تھا کہ اس نے اپنی بیٹی تمنا اور اس کی دولت مند سہیلی کے بیچ ہونے والی گفتگو سن لی۔ یہ سب سن کے اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اور اسے معلوم ہو گیا کہ اس کی بیٹی اس کے ہاتھوں سے نکل چکی ہے۔ اس گفتگو میں منور اس کی بیٹی تمنا پر زور دے رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ سینما دیکھنے چلے۔ بہت اچھی فلم لگی ہے۔ جب تمنا نے تھوڑی بہت بچکپاہٹ کا مظاہرہ کیا تو منور نے اس سے کہا ”تو فکر مت کر میرے پاس بہت پیسے ہیں۔ ہم فلم بھی دیکھیں گے اور چاٹ بھی کھائیں گے لسی بھی پیئیں گے۔“

”مگر ابو بیمار چل رہے ہیں۔ اگر ان کو پتہ چل گیا کہ میں گھر والوں سے چھپ کر تمہارے ساتھ فلمیں دیکھتی رہی ہوں تو قیامت آ جائے گی۔“ تمنا نے قدرے پریشانی سے کہا۔ ”کیا فلم دیکھنا گناہ ہے؟“ منور نے تمنا سے سوال کیا۔ پھر بولی ”میں تو اپنے ماں باپ کو بتا کر فلم دیکھنے جاتی ہوں۔ مجھے تو انہوں نے کبھی نہیں روکا۔“

”مگر وہ تم..... کلب..... کہتے کہتے تمنا کی آواز بند ہو گئی۔ تمنا کو ان معاشرتی برائیوں سے فوری طور پر روکنا تھا اور اسے اس غلط دوستی سے بٹانا تھا تا کہ خاندان کی عزت و آبرو نیلام ہونے سے بچ جائے۔ دلاور نے اپنی بیوی لیلیٰ کو بلایا اور اسے تمنا اور منور کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ایک ایک لفظ بتا دیا اور کہا ”اب بتاؤ کہ کام کرنا ہے اور تمنا کو اس دوستی سے کیسے بچانا ہے؟“

”یہ نیاز مانہ ہے۔ اس میں لڑکیوں کو روکنا خطرناک ہے۔“ لیلیٰ نے دلاور سے کہا ”وہ ایک اعلیٰ سوسائٹی کی لڑکی کی سہیلی ہے اور اس

سوسائٹی میں یہ سب چلتا ہے۔ تم اپنے ذہن پر زور مت دو۔“

اس پر دلاور چیخنے لگا۔ اس کی آواز سن کر تمنا بھاگی ہوئی وہاں آگئی۔ اس کو جب یہ پتہ چلا کہ یہ چیخ دیکھ کر اس کی وجہ سے ہوئی ہے تو اس نے دلاور کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ”ابو! آپ بے فکر ہو جائیے۔ نہ میں فلمیں دیکھوں گی۔ میں منور سے دوستی بالکل ختم کر دوں گی۔ بس آپ پریشان نہ ہوں اور مجھ پر بھروسہ رکھیں۔“ تمنا کی بات سن کر دلاور مطمئن ہو گیا مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی بیٹی اس کے ہاتھوں سے نکل چکی ہے۔ تمنا نے محض اپنے ابو کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اور اس کے غصے کو کم کرنے کے لیے اس سے جھوٹا وعدہ کر لیا تھا اور نہ اس کے عزائم بہت بلند تھے وہ زندگی میں بہت کچھ حاصل کرنا چاہتی تھی اور اتنی بلند یوں تک جانا چاہتی تھی کہ آسمان کو چھو لے۔

ادھر دلاور کی دکان تو ختم ہو چکی تھی، گھر بھی بک چکا تھا مگر جن لوگوں کی رقیں اسے ادا کرنی تھیں وہ مسلسل اس کے گھر کے چکر لگا رہے تھے اور اسے پریشان کر رہے تھے۔ اس کی عزت تو پہلے ہی ختم ہو چکی تھی اب نوبت یہ آچکی تھی کہ لوگ اس کے گریبان پر ہاتھ ڈال دیں۔ یہ حقیقت تھی کہ بستی والے ایک دن مل کر اسے ذلیل کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے۔ تمنا بکھل کر میدان میں آچکی تھی۔ باپ کا رہا سہا لحاظ بھی اس نے ختم کر دیا تھا۔ دلاور پر تھو تھوکی تھی مگر اب کیا ہو سکتا تھا، پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا۔ دلاور نے لیلیٰ کے کہنے اور دباؤ میں آ کر نہ صرف اپنی نیک نامی ختم کی تھی بلکہ اپنا گھر اور کاروبار بھی اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دیا تھا۔ وہ بے حد بچھتا رہا تھا۔ دلاور بیمار تو پہلے ہی تھا، مگر تمنا کی حرکتوں اور لیلیٰ کی باتوں نے اسے موت کے قریب کر دیا، اس کی بیماری نے شدت اختیار کی اور ایک روز وہ تڑپ تڑپ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔ جب وہ مرا اس وقت گھر میں کوئی نہیں تھا۔ تمنا حسب معمول اپنی مصروفیات ادا کاری میں لگی ہوئی تھی جبکہ لیلیٰ، مونا اور دوسرے بیٹے کو ساتھ لے کر کسی رشتے دار کے ہاں دوسرے شہر گئی ہوئی تھی۔

پڑوسیوں کو جب دلاور کے انتقال کا پتہ چلا تو انہوں نے اس کے کفن و دفن کا انتظام کیا اور غیروں کے کندھوں پر اس کی میت قبرستان پہنچی۔ جب دلاور کی میت کو قبر میں اتارا گیا تو اس کے جسم پر کفن تک نہیں تھا بلکہ وہی میلا اور بوسیدہ لباس تھا جس میں اس کا انتقال ہوا تھا۔ جب دلاور کی قبر کو ڈھک کر اس پر مٹی ڈالی جا رہی تھی تو اس کی لاڈلی بیٹی تمنا کی پہلی فلم ”دھول کا کفن“ ریلیز ہو رہی تھی اور وہ اپنے مداحوں کے درمیان مسکرا مسکرا کر انہیں آؤ گراف دے رہی تھی۔ (بشکریہ: کتاب ”پاکستانی گجراتی ادب“ شائع کردہ: اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد)

اپنی بانٹو امیمن برادری کے غریب اور مستحق افراد آپ کے زکوٰۃ،

خیرات اور ڈونیشن کے صحیح حقدار ہیں۔

بانٹو امیمن جماعت

کو اپنے عطیات دے کر ہم مستحقین تک پہنچا سکتے ہیں۔

زندگی میں کامیابی کا اصول زبان پر قابو مسائل سے بچاتا ہے

بات چیت سے ہر مسئلہ حل ہو سکتا ہے

غصہ نہ ہی صحت کے لئے اچھا ہے اور نہ اچھی شخصیت کے لئے۔ عموماً لوگ اس وقت شدید غصے میں آجاتے ہیں کہ جب ہر بات ان کے ناموافق ہوتی جاتی ہے۔ ان کی کامیابی کی راہ میں ایک کے بعد ایک رکاوٹ کھڑی ہوتی رہتی ہے اور غصے کی اس کیفیت میں گزربڑا اس وقت ہوتی ہے جب فرد کسی ناخوشگوار واقعے کے گزرنے کے بعد بھی اس کے اثرات سے نہ نکل سکے۔ یہ حالت غصے کی شدت کو مزید بڑھاوا دے جاتی ہے، نتیجتاً فرد چیخ چیخ کر بولنے، زور زور سے چیزیں پٹختے اور انتقامی کارروائی کی منصوبہ بندی کرنے جیسی حرکتیں کرنے لگتا ہے۔ یوں پریشانیوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ عام سی باتیں اچانک سنگین مسئلہ بن کر سامنے آکھڑی ہوتی ہیں۔ جیسے کرایہ ادا کرنے کی پریشانی، ٹی وی کی بلند آوازیں، بچوں کے قہقہے اور شرارتیں وغیرہ۔ اگر آپ اس طرح کی صورت حال سے گزر رہے ہوں تو سمجھ لیں کہ آپ غصے کی بے پناہ شدت سے گزر رہے ہیں اور غصے نے آپ کو مکمل طور پر اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ یہ یقیناً عام غصہ نہیں، کیوں کہ عام غصے کی کیفیت عارضی ہوا کرتی ہے اور وہ غیر متعلقہ معاملات میں پریشانی کا باعث نہیں بنتی۔ بے قابو غصے کی کیفیت میں عموماً فرد خود کو نقصان پہنچانے والی سرگرمیوں کا بھی شکار ہو جاتا ہے۔ مثلاً تیز رفتار ڈرائیونگ، دوسروں سے لڑنا جھگڑنا، بے تحاشا سگریٹ پھونکنا، نشہ آور چیزوں کا استعمال وغیرہ وغیرہ۔

ایسے کیا کیا جائے! اس کے لئے سب سے پہلے تو ضروری ہے کہ آپ اس فرق کو پہچاننے کہ آپ کب عام جذباتی کیفیت میں ہیں اور کب انتہائی شدت میں اکثر لوگ معمولی باتوں کا بہت گہرا اثر لیتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی ایسے شخص سے کوئی معمولی غلطی ہو جائے، جس کا آپ بہت خیال رکھتے ہیں یا کوئی آپ کی کسی عزیز ترین یا محبوب چیز کو استعمال کر لے، غلطی سے توڑ بیٹھے اور یہ سب جانتے ہوئے بھی کہ یہ بات فقط آپ کے لئے اہم ہے، دوسرے کے لیے نہیں تو آپ ایک دم غصے میں آجائیں یہ کوئی اچھی بات نہیں۔

جب غصہ آئے تو ایک گہرا سانس لیں اور وہاں سے ہٹ جائیں جہاں ناخوشگوار واقعہ پیش آیا ہو اور پھر دماغ کو پرسکون کر کے خود سے پوچھیں کہ ”میں کیوں اس قدر غصے میں ہوں!“ یہ سوال خود سے کرنا ضروری ہے، کیوں کہ اکثر لوگ اپنے غصے کا اظہار غلط جگہ کرتے ہیں۔ یعنی غصہ آنے کی وجہ کوئی اور ہوتی ہے اور غصہ نکل کسی اور بات پر جاتا ہے۔ ایسے میں اپنی پریشانیوں کو پہچاننے اور اگر کوئی خاص چیز یا صورت حال آپ کو ایسی انتہائی کیفیت میں مبتلا کرتی ہے تو اس سے دور رہنے کی کوشش کریں۔ اپنے دماغ کو پرسکون رکھنے کی کوشش کریں کہ وہ کچھ بہتر حل موند سکے، کیوں کہ زندگی میں دکھ سکھ تو آتے ہی رہتے ہیں بلکہ زندگی کا حقیقی مزہ ہی دکھ سکھ میں ہی ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے اپنے وقت کی اچھی منصوبہ بندی کریں، کیوں کہ غصے کی کیفیت میں مبتلا ہونے کا ایک عام سبب عموماً وقت پر کام نہ کرنے یا وقت کی کمی ہے۔ آپ غور کریں کہ اکثر ایسا نہیں ہوتا کہ جب کبھی آپ کوئی کام جلدی جلدی نمٹانا چاہتے ہوں اور ایسے میں کوئی آپ کو روک دے تو آپ کسی بم کی طرح پھٹ پڑتے ہیں۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ بہت عقل مندی کے ساتھ اپنے وقت کی مناسب منصوبہ بندی کریں۔

روزانہ ورزش کریں۔ ورزش آپ کے اندر کے تناؤ کو کم کرنے میں کافی معاون ثابت ہوتی ہے۔ یو ڈی این اور جسم دونوں کو پرسکون رکھتی ہے۔ تحقیق سے ثابت ہے کہ جو لوگ ورزش کرتے ہیں، وہ زیادہ ٹھنڈے مزاج کے حامل ہوتے ہیں اور غصے میں بے قابو بھی نہیں ہوتے۔

جو بھی مسئلہ یا پریشانی ہو، اس پر متعلقہ فرد سے بات کریں، کیونکہ خاموش رہنے سے لاوا اندر ہی اندر پگھلا رہتا ہے اور پھر ایک دن کسی معمولی سی بات پر آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑتا ہے۔ بہتر ہے کہ بات چیت سے مسئلے کا حل بھی نکالا جائے اور خود کو غصے کی انتہائی کیفیت تک پہنچانے سے بھی روکا جائے۔ اسلام میں بھی غصے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ آپ بھی اپنے غصے پر قابو پانا سیکھیں تاکہ نہ صرف اپنی زندگی، بلکہ خود سے متعلق دیگر افراد کی زندگی میں بھی امن و سکون کی ضمانت بن سکیں۔



قیام: 1916ء بانٹو (انڈیا) قیام: 1948ء کراچی (پاکستان)

بانٹو انجمن حمایت اسلام

چوبیس گھنٹے خدمت کے لئے کوششیں

ضروری گزارش

بانٹو انجمن حمایت اسلام کی جانب سے میت کے غسل، کفن اور قبرستان لے جانے کے لئے بسوں کی سروس چوبیس گھنٹے موجود ہے۔ یہ خدمت بانٹو میمن برادری کے علاوہ دیگر تمام برادریوں کو سہولتیں دی جاتی ہیں۔ اس کے لئے ٹیلی فون نمبر پر دن رات میں کسی وقت رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس نیک کام کے لئے چار بسیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ شادی بیاہ پر شادی ہال پر مہمانوں کو لے جانے کے لئے بسوں کی بکنگ کی جاتی ہے۔ نیک خواہشات کے ساتھ

اعزازی جنرل سیکریٹری

بانٹو انجمن حمایت اسلام

فون نمبر: 32202973 - 32312939

پتہ: کالیما سینٹر گراؤنڈ فلور، نواب مہابت خانچی روڈ، بلہ مقابل کھارادر جنرل اسپتال کراچی



بیہنوں کا دسترخوان

جھالیس، پھر مکڑے کاٹ کر رکھ لیں۔ دیکھی میں دودھ ابالیں اور ایک پیالی چینی ملا دیں۔ اس میں چھپے چلاتے ہوئے کسٹرڈ شامل کریں اور گاڑھا ہونے پر چولہا بند کر دیں۔ کریم میں باقی چینی ملا کر پھینٹیں۔ سردنگ ڈش میں آدھا کسٹرڈ، آدھا انناس، آدھی جیلی، آدھا اخروٹ، آدھا بادام اور نو ڈلز ملا کر باقی کسٹرڈ ڈال دیں۔ اس پر کریم کی تہہ لگا کر باقی اخروٹ، بادام، جیلی اور انناس ڈالیں اور خوب ٹھنڈا کر کے پیش کریں۔

پوری پرائٹھ

اجزاء: میدہ (چھنا ہوا) آدھا کلو، آٹا (چھنا ہوا) ایک پیالی، نمک آدھا چائے کا چمچ، نیم گرم پانی گوندھنے کے لئے، تیل تلنے کے لئے چار کھانے کے تیچے۔

ترکیب: میدے میں چار کھانے کے تیچے تیل اور باقی اجزاء ملا کر گوندھیں اور آدھے گھنٹے کے لئے رکھ دیں۔ آنے کے پڑے بنا میں اور تیل لگاتے ہوئے بھلیں۔ کڑا ہی میں تیل گرم کریں اور پوریوں کو سنہری گل کر جاذب کاغذ پر نکال لیں۔

آلو اور چنے کی ترکاری

اجزاء: کالمی چنے (اگلے ہوئے) ڈھائی سو گرام، آلو (اگلے اور چوکور کئے) ڈھائی سو گرام، کئی ہوئی لال مرچ ایک کھانے کا چمچ، پیاز (باریک کٹی ہوئی) ایک عدد، پیسا ہوا لہسن دو کھانے کے تیچے، پیسا ہوا گرم مصالحہ

چکن اچاری

اجزاء: مرغی کا گوشت آدھا کلو، دہی ڈھائی سو گرام، لہسن اور ک پیسٹ ایک چائے کا چمچ، پیاز (چوپ کر لیں) ایک عدد، ثابت دھنیا (کوٹ لیں) آدھا چائے کا چمچ، کلونچی آدھا چائے کا چمچ، زیرہ آدھا چائے کا چمچ، سونف ایک چائے کا چمچ، میتھی دانہ آدھا چائے کا چمچ، کئی لال مرچ آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، تیل حسب ضرورت۔

ترکیب: کڑا ہی میں تیل گرم کر کے پیاز ساتے فرائی کر لیں۔ لہسن اور ک پیسٹ اور گوشت ڈال کر فرائی کریں۔ اس کے بعد اس میں نمک، کئی لال مرچ، زیرہ، دھنیا، کلونچی، سونف، میتھی دانہ اور دہی ڈال کر ہلکی آنج پر پکنے رکھ دیں۔ جب گوشت گل جائے اور تیل اوپر آجائے تو اچھی طرح بھون لیں۔ سردنگ پلیٹ میں نکال کر پرائٹھے کے ساتھ سرو کریں۔

لب شیریں

اجزاء: تازہ دودھ ایک لیٹر، اسٹیری جیلی کرٹلرز تین سو گرام، نو ڈلز (اگلے ہوئے) ایک پیالی، انناس کے مکڑے ایک پیالی، اخروٹ (باریک کئے ہوئے) ایک پیالی، چینی ایک پیالی ایک کھانے کا چمچ، بادام (باریک کئے ہوئے) پندرہ عدد، تازہ کریم دو پیالی، وینلا کسٹرڈ پاؤڈر (پانی میں گھلا ہوا) تین کھانے کے تیچے۔

ترکیب: دو پیالی پانی ابال کر جیلی کرٹلرز گھولیں اور فرج میں رکھ کر

کپ، چینی ایک کھانے کا چمچ، چکن پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، زرد رنگ دو چنگی، ہر ادھنیا (چوپ کر لیں) آدھا کپ، ہری مرچوں کا پیسٹ ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: آلو ابال کر چھیل لیں سوس پین میں تیل گرم کر کے اس میں لہسن اور ک پیسٹ ڈال کر فرائی کریں۔ نمک، لال مرچ پاؤڈر، چاٹ مصالحہ، چکن پاؤڈر، چینی، زرد رنگ، زیرہ اور ادھنیا پاؤڈر ڈال کر بھونیں۔ تھوڑا پانی ڈالیں۔ آلو، املی اور ہری مرچوں کا پیسٹ ڈال کر کروم پر رکھیں پانچ منٹ بعد ہر ادھنیا ڈال کر سرد کریں۔

سادہ چکن سالن

اجزاء: چکن ایک کلو، اور ک لہسن کا پیسٹ دو کھانے کے چمچے، پیاز دو ڈلی، ہری مرچ دس سے بارہ عدد، ادھنیا پودینہ ایک ایک گڈی، ثابت گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچ، دہی ایک کپ، گھی ایک کپ۔

ترکیب: چکن میں دہی اور نمک ملا کر رکھ دیں پیاز فرائی کر کے چورا کر لیں ہری ادھنیا پودینہ پیس لیں گھی میں ثابت گرم مصالحہ ڈالیں اور تمام مصالحے ڈال کر دو منٹ بھونیں پھر دہی لگی چکن ڈال کر پندرہ منٹ بغیر پانی ڈالے دھیمی آنچ پر پکائیں۔

چاکلیٹ آئس کریم

اجزاء: کریم 602 اونس، کنسنڈنٹ ملک 602 اونس، کوکو پاؤڈر تین چائے کے چمچے، فریش ملک ایک کپ، چینی، پس ہوئی دو چائے کے چمچے، چاکلیٹ چیس آدھا کپ۔

ترکیب: کسی پیالے میں کریم ڈال کر اس کے اندر برف رکھ کر اچھی طرح پھینٹ لیں اب اس میں کنسنڈنٹ ملک، چینی، کوکو پاؤڈر ڈال کر مزید تین منٹ پھینٹ لیں اب اس میں چاکلیٹ چیس ڈال کر چیچ سے فولڈ کر لیں اور کسی پلاسٹک کے برتن میں ڈال کر فریزز میں چار سے پانچ گھنٹے کے لئے جمنے دیں۔

ایک چائے کا چمچ، کلونچی آدھا چائے کا چمچ، املی کا گودا آدھی پیالی، کٹنا ہوا سفید زیرہ ایک کھانے کا چمچ، ہری مرچیں (موٹی کٹی ہوئی) چار عدد، نمک حسب ذائقہ، تیل چار کھانے کے چمچے، گاجر ہر ادھنیا سجانے کے لئے۔

ترکیب: دیکھی میں تیل گرم کر کے پیاز سنہری کر لیں۔ اس میں لہسن بھونیں پھر آلو، چنے، لال مرچ، زیرہ، املی کا گودا، گرم مصالحہ، پانی، ہری مرچیں اور نمک ڈال کر آلو اور چنے مل جانے تک پکائیں۔ اس میں کلونچی ملا کر ڈش میں نکال لیں۔ مزیدار ترکیبی ہرے دھنئے اور گاجر سے سجا کر پیش کریں۔

لاہوری بھنڈی مصالحہ

اجزاء: بھنڈی آدھا کلو (اوپر سے نیچے سے کاٹ لیں)، سویا سوس ایک کھانے کا چمچ، پیاز دو عدد (سلاٹس کاٹ لیں)، چلی سوس ایک کھانے کا چمچ، لہسن اور ک پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، سرکہ ایک کھانے کا چمچ، لال مرچ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، ٹماٹر (چوپ کر لیں) دو عدد، تیل آدھا کپ، کچھ دو کھانے کے چمچے۔

ترکیب: کڑا ہی میں تیل گرم کر کے بھنڈی فرائی کر کے پلیٹ میں نکال لیں۔ اسی تیل میں پیاز فرائی کر کے پلیٹ میں نکال لیں۔ لہسن اور ک پیسٹ ڈال کر فرائی کریں۔ سویا سوس، چلی سوس، سرکہ، لال مرچ پاؤڈر، نمک اور کچھ ڈال کر اچھی طرح کس کریں۔ مصالحہ بھون کر ٹماٹر ڈال دیں نرم ہو جائیں تو بھنڈی اور پیاز ڈال کر پانچ منٹ دم دیں اور چولہے سے اتار لیں۔ سردنگ ڈش میں نکال کر سرد کریں۔

میمنی کھتے آلو چاٹ

اجزاء: آلو (چھوٹے سائز کے) ایک کلو، تیل دو کھانے کے چمچے، لہسن اور ک پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، لال مرچ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، ادھنیا پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، زیرہ (بھنا کٹنا ہوا) ایک کھانے کا چمچ، چاٹ مصالحہ ایک چائے کا چمچ، املی کا پیسٹ تین پاؤ



بجائیں تب بھی کوئی نہ آیا تو وہ بچے کی طرف مڑ کر بولا: ”تم تو کہہ رہے تھے کہ تمہاری امی گھر پر ہیں؟“ ”ہاں میری امی گھر پر ہیں لیکن یہ گھر تو میرا نہیں ہے۔“

زکام

☆ ایک دولت مند مگر بے حد کنجوس خاتون کہیں جا رہی تھیں کہ راستے میں ان کے فیملی ڈاکٹر مل گئے۔ خاتون نے سوچا کہ کیوں نہ موقع سے فائدہ اٹھالیا جائے اور گھر بلانے کی فیس ادا کیے بغیر دوا معلوم کر لی جائے۔ چنانچہ وہ ڈاکٹر صاحب سے پوچھنے لگیں: ”معاف کیجئے گا ڈاکٹر صاحب! جب آپ کو زکام ہوتا ہے تو آپ کیا کرتے ہیں؟“ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا: ”بس چھینک دیتا ہوں۔“

فروخت

☆ ایک شخص: ارے بھائی یہ اینٹ کیوں اٹھائے پھر رہے ہو؟ دوسرا: میں اپنا مکان فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اس کا نمونہ ہے!

ہمت

☆ پولیس کا سپاہی (موٹر ڈرائیور سے) میرے اشارے کرنے اور بار بار بار سیٹی بجانے پر بھی موٹر کیوں نہیں کھڑی کی؟ ڈرائیور: ایک گھنٹے کی سرتوڑ کوشش کے بعد تو میں اسے اشارت کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔ اب اسے کھڑی کر کے اتنی ہی محنت دوبارہ کرنے کی ہمت مجھ میں نہ تھی۔

خراب

☆ گاہک: تمہاری بیکری کی ڈبل روٹی بہت خراب ہوتی ہے۔ بیکری والا: (غصے سے) میں اس وقت سے ڈبل روٹی تیار کر رہا ہوں جب آپ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ گاہک: ٹھیک ہے مگر بھلے آدمی اس وقت کی روٹی اب کیوں بیچ رہے ہو؟

ہچکیاں

☆ ٹریفک کے ایک سپاہی نے ایک چھوٹی سی کار آتی ہوئی دیکھی۔ حیران کن بات یہ تھی کہ وہ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد ایک آدھ فٹ اوپر اٹھتی تھی۔ ٹریفک کا سپاہی کار کے پیچھے لپکا اور ڈرائیور سے پوچھا: ”کار میں کیا خرابی ہے؟“ ڈرائیور بولا: ”کار میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ دراصل مجھے ہچکیاں آرہی ہیں۔“

کرسی

☆ بیوی: (شوہر سے) آج آپ دیر سے کیوں آئے ہیں؟ شوہر: دفتر میں کام زیادہ تھا۔ سارا دن ٹیلی فون پر بیٹھا رہا۔ بیوی: (حیرت سے) کیا دفتر میں بیٹھنے کے لیے کوئی کرسی وغیرہ نہیں ہے؟

گھر

☆ دروازے کی سیڑھیوں پر ایک بچے کو بیٹھا دیکھ کر سیزمین نے اس سے پوچھا: ”تمہاری امی گھر پر ہیں؟“ ”ہاں“ بچے نے جواب دیا۔ سیزمین دیر تک دروازہ کھٹکھٹاتا رہا لیکن کوئی نہ آیا۔ گھنٹیاں

اعتماد

☆ نکت چیکر: نکت دکھائیے۔ مسافر: (جیبیں ٹٹولتے ہوئے) معلوم نہیں نکت کہاں رکھ دیا۔ نکت چیکر: رہنے دیجیے مجھے آپ پر اعتماد ہے۔ مسافر: سوال اعتماد کا نہیں۔ مجھے تو ڈر ہے کہ نکت نہ ملا تو مجھے کیسے پتا چلے گا کہ مجھے کون سے اسٹیشن پر اترنا ہے۔

فٹ بال

☆ نج: (ملزم سے) تمہیں کس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے؟ ملزم: جناب میں فٹ بال کھیل رہا تھا کہ مجھے سپاہیوں نے پکڑ لیا۔ نج: (دوسرے ملزم سے) اور تم کیا کر رہے تھے؟ دوسرا ملزم: جناب میں بھی فٹ بال کھیل رہا تھا۔ نج: (تیسرے ملزم سے) اور تم کیا کر رہے تھے؟ ملزم: جناب میں وہی فٹ بال ہوں جس سے یہ دونوں کھیل رہے تھے۔

فیند

☆ مالک سورہا تھا کہ اچانک بندوق چلنے کی آواز سن کر جاگ گیا۔ سامنے دیکھا تو اس کا ملازم بندوق لیے کھڑا تھا۔ مالک بولا: ”کیا ہوا؟“ ملازم نے جواب دیا ”جناب! درہی پر ایک چڑیا آ بیٹھی تھی۔ میں نے سوچا کہ اس کی چیمیں چیمیں سے آپ کی نیند خراب نہ ہو اس لیے اسے گولی مار دی۔“

اخبار

☆ مالک: (نوکر سے) آج کا اخبار کہاں ہے؟ نوکر: (پریشانی سے) مالک کل سے ڈھونڈ رہا ہوں۔ ملتا ہی نہیں۔

تیز

☆ تم یہ کس طرح ثابت کر سکتے ہو کہ گھاس کھانے والے کی نگاہ تیز ہوتی ہے؟ آج تک میں نے کسی گھوڑے، اونٹ یا تیل کو عینک لگائے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گھاس کھانے والوں کی نگاہ تیز ہوتی ہے۔

دنبے

☆ استاد: (شاگرد سے) بتاؤ قربانی کس پر واجب ہے؟ شاگرد: جناب، دنبے پر۔

جوتے

☆ ماں: (بیٹے سے) اگر تم اچھے نمبروں سے پاس ہوئے تو ایک قلم انعام میں دوں گی۔ بیٹا: امی اگر میں اچھے نمبروں سے فیل ہوا تو؟ ماں: (غصے سے) تو جوتے۔ بیٹا: بس امی! تو مجھے آپ کا یہ فیصلہ منظور ہے، کیونکہ میرے جوتے بھی پھٹ گئے ہیں۔

پیدا

☆ ایک افسی: (دوسرے سے) بھی تم کب پیدا ہوئے؟ دوسرا: (کچھ سوچ کر) بھی اتوار کو۔ پہلا: (جلدی سے) چل جھوٹے۔ اس دن تو چھٹی ہوتی ہے۔

چڑیاں

☆ استاد: (شاگرد سے) چڑیاں انڈوں پر کیوں بیٹھتی ہیں؟ شاگرد: کیونکہ ان کے پاس میز کرسیاں نہیں ہیں۔

لڑائی

☆ استاد: آصف جمع کا ایک سوال ہے کہ اگر تمہارے ابا جان تمہیں چار آنے اور تمہارے چھوٹے بھائی انور کو آٹھ آنے دیں تو کیا ہوگا؟ آصف: لڑائی۔

حرکت

☆ گاہک: (دکاندار سے) کل جو آپ نے مرئی مجھے دی تھی وہ تو گھر جاتے ہی مر گئی۔ دکاندار: اچھا! مگر اس نے ایسی حرکت دکان پر تو کبھی نہیں کی۔

نئے آدمی

☆ ڈاکٹر: (مریض سے) اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو گے تو جلد ہی ایک نئے آدمی بن جاؤ گے۔ مریض: ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب تو پھر آپ بل بھی اس نئے آدمی کو دیجیے گا۔

رشتے جو طے ہوئے



منگنیاں

جنوری 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
یکم جنوری 2020ء	عبدالقادر حاجی اقبال حاجی سلیمان بھنگڑا کارشتہ انعم محمد یونس محمد ضیاء سے طے ہوا	1
یکم جنوری 2020ء	احمد عمران عبدالعزیز محسنی کارشتہ عائشہ فواد یوسف محمدیار سے طے ہوا	2
یکم جنوری 2020ء	احمد علی عبدالعزیز ولی محمد کسبانی کارشتہ رابعیہ عبدالرزاق جان محمد گوگیتا سے طے ہوا	3
4 جنوری 2020ء	محمد مدثر محمد حسین جان محمد بلوانی کارشتہ آمنہ محمد ایوب محمد ہارون ناخدا سے طے ہوا	4
4 جنوری 2020ء	محمد رضا غلام حسین ولی محمد کارشتہ ہمنامہ محمد ادریس عبدالستار موتی سے طے ہوا	5
4 جنوری 2020ء	محمد آصف محمد حنیف سلیمان مرسیا کارشتہ مسکان محمد طارق غلام حسین بہرا سے طے ہوا	6
6 جنوری 2020ء	عادل محمد ہارون عبدالکریم ایدھی کارشتہ حریمہ محمد جنید ابوبکر راجکوٹ سے طے ہوا	7
8 جنوری 2020ء	محمد سفیان لیاقت علی حاجی قاسم اڈوانی کارشتہ آمنہ الطاف موسیٰ مٹی والا سے طے ہوا	8
8 جنوری 2020ء	محمد سلمان محمد سلیم رحمت اللہ موتی کارشتہ عرشا محمد آصف عبدالستار بہرا سے طے ہوا	9
8 جنوری 2020ء	حسن محمد سلیم جان محمد بدو کارشتہ نسوا محمد شہزاد محمد صدیق درود سے طے ہوا	10
9 جنوری 2020ء	محمد عثمان محمد یوسف قاسم دوچکی کارشتہ سارہ فارس الیاس بدی سے طے ہوا	11
9 جنوری 2020ء	محمد معاذ محمد امین عبداللہ دھرم داد والا کارشتہ افرامہ ارشد محمد ادریس جاگڑا سے طے ہوا	12
9 جنوری 2020ء	اسامہ محمد ناصر محمد قاسم کھانانی کارشتہ فاطمہ محمد نعیم محمد قاسم کھانانی سے طے ہوا	13
9 جنوری 2020ء	شعیب محمد یونس عبدالستار موسانی کارشتہ آمنہ محمد ناصر محمد فیروز لودھی سے طے ہوا	14
10 جنوری 2020ء	جنید عبدالغفار عثمان کھانانی کارشتہ مدیحہ محمد علی عبدالرزاق موتی سے طے ہوا	15
11 جنوری 2020ء	عبدالصمد محمد صدیق حاجی کریم موسانی کارشتہ امینہ محمد جاوید محمد ایوب کالیہ سے طے ہوا	16
11 جنوری 2020ء	فاروق اشرف عبدالستار بھوری کارشتہ صبا محمد حنیف عبدالغفار موسانی سے طے ہوا	17
13 جنوری 2020ء	سیر محمد سلیم محمد صدیق سورتی کارشتہ عائشہ محمد امین حاجی بیسی ہالاری سے طے ہوا	18

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
14 جنوری 2020ء	مقبول احمد عبداللہ عبدالغنی موسانی کارشتہ حسنہ عبدالعزیز عبدالغنی خلوص سے طے ہوا	19
17 جنوری 2020ء	محمد رضوان ڈاکٹر الطاف عبدالرحمن بادلہ کارشتہ فاطمہ جنید ہارون اباعلی وکیل سے طے ہوا	20
18 جنوری 2020ء	محمد بلال محمد ارشاد جان محمد راؤ ڈاکارشتہ عائشہ محمد اشرف طیب موسانی سے طے ہوا	21
18 جنوری 2020ء	محمد یحییٰ محمد حنیف محمد داؤد پوپت پوترا کارشتہ توبا عبدالصمد محمد اقبال موسانی سے طے ہوا	22
21 جنوری 2020ء	محمد سعد محمد طارق محمد صدیق پولانی کارشتہ ردا محمد رضوان عبدالجید پان والا سے طے ہوا	23
21 جنوری 2020ء	مرتضیٰ محمد جاوید موسیٰ آدم کسبانی کارشتہ علما محمد یوسف دلی محمد دھامیا سے طے ہوا	24
22 جنوری 2020ء	محمد بلال محمد یونس موسیٰ ایدھی کارشتہ طیبہ محمد الطاف عبدالستار بھٹڈا سے طے ہوا	25
23 جنوری 2020ء	محمد طلحہ محمد سہیل حاجی عزیز لدھا کارشتہ مصفیہ محمد امین محمد ہارون بھوت سے طے ہوا	26
24 جنوری 2020ء	اسامہ عبدالصمد عبدالطالب ڈھیمرو یا کارشتہ سارہ عبدالقادر حاجی ہاشم کھانانی سے طے ہوا	27
24 جنوری 2020ء	ہاشم پرویز عبدالعزیز بلوانی کارشتہ فاطمہ محمد یونس محمد میراج والا سے طے ہوا	28
25 جنوری 2020ء	شہر ذ محمد سلیم محمد صدیق سورتی کارشتہ نمرہ آصف عبدالعزیز ہالاری دھواں سے طے ہوا	29
27 جنوری 2020ء	ولید امان اللہ محمد احمد جاگڑا کارشتہ حدیقہ محمد آصف جان محمد ایدھی سے طے ہوا	30
28 جنوری 2020ء	مصطفیٰ محمد یاسین محمد صدیق اوجری کارشتہ اریبہ محمد جاوید عبدالعزیز کھنہ سے طے ہوا	31
28 جنوری 2020ء	سلمان عثمان غنی اسماعیل کھانانی کارشتہ توبا محمد ہارون احمد کالیہ سے طے ہوا	32

پانجو اتحاد پانچی ترقی نے
خوشحالی جو ضامن آئیے

پانجو اتحاد پانچی ترقی نے
خوشحالی جو ضامن آئیے



جورشتہ ازدواج میں منسلک ہوئی

(شادی خانہ آبادی)



جنوری 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
2 جنوری 2020ء	محمد ارسلان محمد رفیق رحمت اللہ مینڈھا کی شادی حرا محمد یوسف محمد صدیق سرمہ والا سے ہوئی	1
3 جنوری 2020ء	بلال محمد امین عبدالستار گلا کی شادی شفا محمد آصف محمد صدیق دیوان سے ہوئی	2
3 جنوری 2020ء	اسامہ الطاف حسین عبدالعزیز کھانپلا والا کی شادی عدینہ سمیل عبدالرزاق بھینانی سے ہوئی	3
3 جنوری 2020ء	شاہ زیب محمود عبدالستار ناٹھیا والا کی شادی روا محمد عارف عبدالعزیز درویش سے ہوئی	4
3 جنوری 2020ء	محمد دانیال محمد صابر محمد سلیمان رابڈیا کی شادی کنول اشفاق عبدالستار مون سے ہوئی	5
3 جنوری 2020ء	محمد شریف خضیب عبدالجبار آدم مائے مینی کی شادی عالیہ محمد علی سلیمان جاو والا سے ہوئی	6
3 جنوری 2020ء	محمد حبیب محمد اویس محمد صدیق اڈوانی کی شادی حدیبیہ محمد عرفان اسماعیل بھوری سے ہوئی	7
4 جنوری 2020ء	عبداللہ محمد سلیم حاجی سلیمان گیلی کی شادی زینب محمد سلیم محمد مائے مینی سے ہوئی	8
5 جنوری 2020ء	محمد محسن محمد حنیف ایوب غازی کی شادی صباحی سلیم محمد عمر سے ہوئی	9
5 جنوری 2020ء	حنین محمد اویس عبدالکریم درویش کی شادی سکینہ ابوطالب عبدالستار جاگڑا سے ہوئی	10
5 جنوری 2020ء	محمد سعد عبدالرزاق محمد نی نی کی شادی سارہ آصف عبدالعزیز کا پڑیا سے ہوئی	11
6 جنوری 2020ء	عادل محمد ہارون عبدالکریم ایدھی کی شادی حریمہ محمد جنید ابو بکر راجکوٹ سے ہوئی	12
9 جنوری 2020ء	مرتضیٰ مناف عبدالرزاق دوچکی کی شادی تسمینہ جاوید عبدالرزاق نی نی سے ہوئی	13
10 جنوری 2020ء	یاسین عمران یونس بلوانی کی شادی صفا عمران عبدالرحمن کھانپلا سے ہوئی	14
10 جنوری 2020ء	دانش حنیف محمد عثمان شیخا کی شادی زینب عبدالقادر عبدالقاسم انکھا والا سے ہوئی	15
10 جنوری 2020ء	عمیر جاوید حاجی حبیب جاگڑا کی شادی کشف سلیم عبدالرزاق کٹنا سے ہوئی	16
10 جنوری 2020ء	زید عبدالجبار عبدالعزیز سرمہ والا کی شادی ماریہ محمد سلیم احمد کا پڑیا سے ہوئی	17

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
10 جنوری 2020ء	بلال سکندر رحمت اللہ کھانانی کی شادی نمرہ جاوید قاسم کھانانی سے ہوئی	18
10 جنوری 2020ء	حافظ شارق محمد یونس ابا عمر جاگنڈا کی شادی رومیہ محمد یوسف رحمت اللہ پھول والا سے ہوئی	19
11 جنوری 2020ء	عادل محمد ہارون عبدالکریم ایدھی کی شادی حریمہ محمد جنید ابوبکر راجکوٹ سے ہوئی	20
11 جنوری 2020ء	محمد سعد محمد طارق حاجی عثمان کوڈواوی کی شادی فاطمہ محمد اقبال ولی محمد کھانانی سے ہوئی	21
12 جنوری 2020ء	محمد میر محمد یونس احمد ایدھی کی شادی حرا محمد انیس جان محمد موتی سے ہوئی	22
12 جنوری 2020ء	احمد الرحمن غنی ابا عمر دوپٹی کی شادی اریبہ الطاف صدیق تولہ سے ہوئی	23
12 جنوری 2020ء	احمد محمد سلیم عبدالعزیز باوا ڈوسا کی شادی نسیم محمد جاوید ابوبکر بکیا سے ہوئی	24
12 جنوری 2020ء	عبدالاحد عبدالصمد رفیق کسبانی کی شادی آمنہ سلیم عبدالعزیز باوا ڈوسا سے ہوئی	25
16 جنوری 2020ء	محمد علی محمد زکریا صالح محمد کسبانی کی شادی جویریہ محمد حسین حاجی ہارون کوکا والا سے ہوئی	26
16 جنوری 2020ء	زوہیب محمد قاسم حبیب گنجا کی شادی حمیرا عبدالشکور عبداللطیف موسانی سے ہوئی	27
16 جنوری 2020ء	عمار جنید عبدالستار بالا گام والا کی شادی شفا اقبال ابوبکر بلا سے ہوئی	28
17 جنوری 2020ء	عبدالقادر حاجی اقبال حاجی سلیمان بھنگڑا کی شادی انعم محمد یونس محمد ضیاء سے ہوئی	29
17 جنوری 2020ء	عبدالصمد عبدالجبار عبدالعزیز کسبانی کی شادی سعدیہ زاہد یوسف کھانانی سے ہوئی	30
17 جنوری 2020ء	وقاص محمد عمر حاجی عبدالرحمن بھنگلیا کی شادی عائشہ محمد سمیل عبدالستار ماٹھویا سے ہوئی	31
17 جنوری 2020ء	اسامہ حنیف عبدالعزیز کھانانی کی شادی اقصیٰ عبدالصمد حاجی جان محمد موسانی سے ہوئی	32
17 جنوری 2020ء	محمد حاشم محمد بیگی حاجی محمد اسماعیل مائے مینی کی شادی رعیشہ محمد رفیق محمد عمر تابانی سے ہوئی	33
18 جنوری 2020ء	محمد عزیز محمد ادریس عبدالستار دھامیا کی شادی فضا محمد یوسف عبدالرحمن گھانی والا سے ہوئی	34
19 جنوری 2020ء	بلال عبدالواحد عبدالستار جاگنڈا کی شادی صبا فاطمہ محمد سکندر عبدالعزیز پولانی سے ہوئی	35
19 جنوری 2020ء	محمد میر محمد حنیف عبدالغفار ایدھی کی شادی عائشہ محمد یوسف عبداللہ بالا گام والا سے ہوئی	36
19 جنوری 2020ء	عبدالوہاب محمد رفیق ابا حسین ایدھی کی شادی فردوس الطاف قاسم قاسمانی سے ہوئی	37
22 جنوری 2020ء	اذان محمد ناصر عبدالستار تھا پلا والا کی شادی مہک محمد سلیم محمد حبیب بلوانی سے ہوئی	38
23 جنوری 2020ء	عمار حنیف حاجی عبداللطیف چرکلہ کی شادی ایمن حنیف عبدالعزیز کھانانی سے ہوئی	39
23 جنوری 2020ء	وقاص محمد حنیف عمر مون کی شادی امل روشن اختر فرقان احمد سے ہوئی	40

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
24 جنوری 2020ء	مصطفیٰ محمد حنیف محمد صدیق بھنڈا کی شادی عقیہ عبدالوہاب عبدالرزاق امین والا سے ہوئی	41
24 جنوری 2020ء	یاسر حاجی زکریا یوسف ابراہیم اگر کی شادی میہبا (کائنات) محمد آصف ذکرولی محمد شیر ڈی والا سے ہوئی	42
24 جنوری 2020ء	دانش حمید موسیٰ موٹا کی شادی حد اخترم رزاق بھکلیا سے ہوئی	43
24 جنوری 2020ء	محمد عصیل محمد جاوید محمد سلیمان چٹنی کی شادی اقصیٰ کامران محمد یونس مشتاق سے ہوئی	44
24 جنوری 2020ء	محمد دانش عبدالجید محمد قاسم موسانی کی شادی مہک حنیف صدیق درویش سے ہوئی	45
24 جنوری 2020ء	عاقب محمد انور قاسم بدی کی شادی اقصیٰ محمد ظاہر عبدالستار چرکھ سے ہوئی	46
25 جنوری 2020ء	محمد وقاص محمد الطاف حاجی ہارون کھادیکی والا کی شادی عائشہ کرن محمد حنیف قاسم گاندھی سے ہوئی	47
26 جنوری 2020ء	اسد رضوان عبدالرزاق کوٹھاری کی شادی ارسلان خان جہانگہر خان منصور احمد خان سے ہوئی	48
27 جنوری 2020ء	عمران عبدالرزاق عثمان کھانانی کی شادی زاہدہ قاسم عبداللطیف گھانی والا سے ہوئی	49
27 جنوری 2020ء	محمد مبشر محمد انیس جان محمد اجری کی شادی ہمنامہ ایم الطاف حسین عبدالعطار جاگڑا سے ہوئی	50
27 جنوری 2020ء	فرقان غلام حسین قاسم لدھا کی شادی صابرہ عبدالغنی عبدالستار چٹنی سے ہوئی	51
27 جنوری 2020ء	معاش منیر ستار جاگڑا کی شادی رحیمہ محمد آصف جان محمد جاگڑا سے ہوئی	52
27 جنوری 2020ء	اسامہ اسٹیلیل محمد اقبال بھھیارا کی شادی اقرالطاف آدم غازی پورہ سے ہوئی	53
28 جنوری 2020ء	محمد خرم محمد یوسف محمد قاسم لوبھیا کی شادی ثنا محمد جاوید حاجی اسحاق راؤ ڈاس سے ہوئی	54
29 جنوری 2020ء	فہد عبدالرؤف عبدالستار ایدھی کی شادی حفصہ محمد یوسف عبدالستار کسبانی سے ہوئی	55
29 جنوری 2020ء	سیر محمد سلیم محمد صدیق سورتی کی شادی عائشہ محمد امین حاجی عیسیٰ ہالاری سے ہوئی	56
29 جنوری 2020ء	سفیان عبدالغنی صدیق پولانی کی شادی ہانیہ وسیم ہارون کیسودیا سے ہوئی	57
31 جنوری 2020ء	اولیس الطاف عبدالرزاق ڈنڈیا کی شادی آمنہ عبدالصمد رحمت اللہ ٹاڈیا سے ہوئی	58
31 جنوری 2020ء	محمد سعد عبدالقادر عبدالستار تولہ کی شادی فاطمہ محمد امتیاز محمد یونس راؤ ڈاس سے ہوئی	59
31 جنوری 2020ء	مقبول احمد عبداللہ عبدالغنی موسانی کی شادی حسنہ عبدالعزیز عبدالغنی خلوص سے ہوئی	60

ہانڈ ایمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

جنوری 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
یکم جنوری 2020ء	محمد دانیال ولی محمد عبدالحییب ہالاری کا رشتہ اقرار محمد جاوید محمد اقبال موسانی سے طے ہوا	1
16 جنوری 2020ء	محمد آصف محمد عارف احمد مالی والا کا رشتہ سیدہ عبدالقادر محمد عثمان پونڈیا والا سے طے ہوا	2
24 جنوری 2020ء	محمد زید عبدالرؤف حاجی محمد یاسین حقہ والا کا رشتہ عتیقہ محمد عامر محمد ہارون پان والا سے طے ہوا	3

اتحاد میں برکت



کسی زمانے میں ایک عقل مند بوڑھا آدمی رہا کرتا تھا۔ اس کے نوبٹے تھے۔ مشکل یہ تھی کہ یہ لوگ اپنے والد کی باتوں پر کان نہ دھرتے اور من مانی کیا کرتے۔ بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں کو مارا کرتے اور چھوٹے بھائی انہیں حقارت کی نظروں سے گھورا کرتے۔ لوگ ان کی ہنسی اڑاتے اور اکثر و بیشتر ان کے یکے بعد دیگرے پٹائی کر دیتے۔ وہ ہمیشہ یہی سوچتے کہ اس بوڑھے آدمی کے بیٹے کس قدر بے وقوف ہیں۔ ایک دن یہ بوڑھا آدمی جنگل میں گیا اور ایک درخت کی نومضبوط نہنیاں گھر لے آیا۔ بچو! میں تمہاری طاقت کا امتحان لینا چاہتا ہوں۔ ان تمام شاخوں کو ایک ساتھ توڑنے کی کوشش کرو۔ تمام بیٹوں نے کوشش کی، لیکن ناکام رہے۔ جب وہ تھک گئے تو بوڑھے آدمی نے ان سب کو ایک ایک ٹہنی دی۔ انہوں نے ایک ایک ٹہنی لے لی اور اسے با آسانی توڑ دیا۔ ان کے بعد بوڑھے آدمی نے اپنے بیٹوں کو اپنے پاس بٹھایا اور کہنے لگا: ”مجھے تم لوگوں کی مستقبل کی بڑی فکر ہے۔ اگر تم دوستی اور اتحاد کے ساتھ رہو گے تو تمہیں کسی دشمن سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم سب نے آسانی سے ایک ایک شاخ توڑ دی، لیکن تم میں سے کوئی بھی نو شاخوں کے گھسے کو نہیں توڑ سکا۔ کچھ عرصے بعد بوڑھے آدمی کا انتقال ہو گیا۔ بیٹے دوستی اور اتحاد سے رہنے لگے۔ وہ سب مل کر کام کیا کرتے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے۔ اس زمانے سے غیر لوگوں میں یہ کہاوٹ مشہور ”اتحاد میں برکت ہے۔“

وہ جو ہم سے بھڑ گئے

(انتقال پر ملال)

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔



بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ

یکم جنوری 2020ء۔۔۔ 31 جنوری 2020ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدر، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے ”شعبہ تجھیز و تکفین“ کے اندراج کے مطابق شائع کئے جا رہے ہیں۔

نمبر نذر	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت و زوجیت	عمر
-1	4 جنوری 2020ء	محمد اقبال احمد دادامون	75 سال
-2	5 جنوری 2020ء	زبیدہ بانی حبیب کریم زوجہ عبدالحبیب عبدالغنی ایدھی	82 سال
-3	6 جنوری 2020ء	زیب النساء بانی محمد احمد کارا زوجہ حاجی یونس چٹنی	77 سال
-4	6 جنوری 2020ء	ایمنہ بانی عبد اللطیف ہاشم پولانی بیوہ عبدالغفار موسانی	81 سال
-5	6 جنوری 2020ء	زبیدہ بانی محمد حسین مائٹو بیوہ محمد یوسف واسا ڈوالا	85 سال
-6	7 جنوری 2020ء	ممتازہ عبدالرحمن سلاٹ زوجہ ہارون کھانانی	63 سال
-7	7 جنوری 2020ء	فاطمہ بانی سلیمان کسبائی بیوہ عبد اللطیف مجھیارا	85 سال
-8	7 جنوری 2020ء	ذکر محمد کھانانی	75 سال
-9	8 جنوری 2020ء	محمد سلیم اباعمر کسبائی	62 سال
-10	9 جنوری 2020ء	محمد یوسف سلیمان کھاننبل والا	69 سال
-11	10 جنوری 2020ء	ذکر عبد اللطیف طیب بھٹڈا	64 سال
-12	11 جنوری 2020ء	ابوبکر سلیمان حسین بدی	72 سال

عمر	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	تاریخ وفات	نمبر نظر
71 سال	محمد ہارون سلیمان نگر والا	13 جنوری 2020ء	-13
32 سال	احمد محبوب رحمت اللہ موتی	13 جنوری 2020ء	-14
53 سال	محمد صدیق ابا قاسم حبیب مینڈھا	14 جنوری 2020ء	-15
61 سال	محمد راشد محمد صدیق نی نی	14 جنوری 2020ء	-16
76 سال	محمد سلیم ولی محمد کھانانی	15 جنوری 2020ء	-17
40 سال	محمد کاشف محمد یعقوب ڈنڈیا	17 جنوری 2020ء	-18
40 سال	عبدالباسط محمد ہارون جالنا والا	18 جنوری 2020ء	-19
49 سال	محمد احمد محمد الیاس رحمت اللہ ڈنڈیا	19 جنوری 2020ء	-20
68 سال	پرودین حاجی قاسم کھانانی زوجہ محمد یوسف ابا عمر موتی	20 جنوری 2020ء	-21
72 سال	ایمنہ ابا عمر کسبائی بیوہ امان اللہ جان محمد سردار گڈھ والا	21 جنوری 2020ء	-22
90 سال	ابا حسین حاجی محمد کوڈواوی	21 جنوری 2020ء	-23
73 سال	حمیدہ حاجی سلیمان بیلاری والا زوجہ محمد اقبال ڈھیسڈیا	24 جنوری 2020ء	-24
75 سال	زہرہ بانئی عبدالشکور راولہ زوجہ عبدالغفار کندوی	25 جنوری 2020ء	-25
73 سال	محمد یوسف (مشو) اسماعیل آدم مٹھی	25 جنوری 2020ء	-26
70 سال	ممتاز حاجی حسین ورنند زوجہ محمد یعقوب بلوانی	26 جنوری 2020ء	-27
70 سال	شمیم اسماعیل دادا ابالاکام والا زوجہ عبدالغفار محمد چنگھیردا	27 جنوری 2020ء	-28
92 سال	نور بانئی سلیمان آدم ایدھی زوجہ عمر قاسم گلا	29 جنوری 2020ء	-29
72 سال	بلقیس محمد صدیق جاگڑاز زوجہ الیاس عمر خیداندہ والا	30 جنوری 2020ء	-30
47 سال	عبدالجبار اسماعیل ککلتہ والا	31 جنوری 2020ء	-31
65 سال	محمد حنیف اسماعیل بکسر والا	30 دسمبر 2019ء	-32

ضروری التماس



بانٹو ایمن برادری کے وہ افراد جن کی عمر 18 سال یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ ادارے کے آرٹیکل کی شق نمبر 3 کے تحت لائف ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔ خیال رہے کہ بانٹو ایمن جماعت (رجسٹرڈ) کے مختلف شعبوں سے مستفید ہونے کے لئے آپ کا لائف ممبر ہونا لازمی ہیں۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے سلسلے میں ضروری ہدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کے CNIC کارڈ کی کاپی

☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میں Death Certificate اور بھائی/بچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت

اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1 1/4

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے ”ب فارم“ کی فوٹو کاپی اور

18 سال سے بڑوں کی CNIC کی فوٹو کاپی

☆ بیوی یا شوہر کے CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

سکندر محمد صدیق اگر

کنوین لائف ممبر شپ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی



S.No.	Date	Name	Age
17	15-01-2020	Muhammad Salim Wali Muhammad Khanani	76 years
18	17-01-2020	Muhammad Kashif Muhammad Yaqoob Dandia	40 years
19	18-01-2020	Abdul Basit Muhammad Haroon Jalnawala	40 years
20	19-01-2020	Muhammad Ahmed Muhammad Ilyas Rehmatullah Dandia	49 years
21	20-01-2020	Parveen Haji Qasim Khanani w/o. Muhammad Yousuf Aba Umer Moti	68 years
22	21-01-2020	Ameen Aba Umer Kasbati widow of Amanullah Jan Muhammad Sardargadhwa	72 years
23	21-01-2020	Aba Hussain Haji Muhammad Kodvavi	90 years
24	24-01-2020	Hamida Haji Suleman Billariwala w/o. Muhammad Iqbal Dhisidia	73 years
25	25-01-2020	Zohra Bai Abdul Shakoor Rawda w/o. Abdul Ghaffar Kandhoi	75 years
26	25-01-2020	Muhammad Yousuf (Mithoo) Ismail Adam Mahenti	73 years
27	26-01-2020	Mumtaz Haji Hussain Varind w/o. Muhammad Yaqoob Bilwani	70 years
28	27-01-2020	Shamim Ismail Dada Balagamwala w/o. Abdul Ghaffar Muhammad Pankhida	70 years
29	29-01-2020	Noor Bai Suleman Adam Adhi w/o. Umer Qasim Galla	92 years
30	30-01-2020	Bilquis Muhammad Siddiq Jangda w/o. Ilyas Umer Khamidanawala	72 years
31	31-01-2020	Abdul Jabbar Ismail Calcuttawala	47 years
32	30-12-2019	Muhammad Hanif Ismail Bagasrawala	65 years

Printed at: **Muhammed Ali – City Press**

OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. PH : 32438437

Published by:

Bantva Memon Jamat (Regd.)

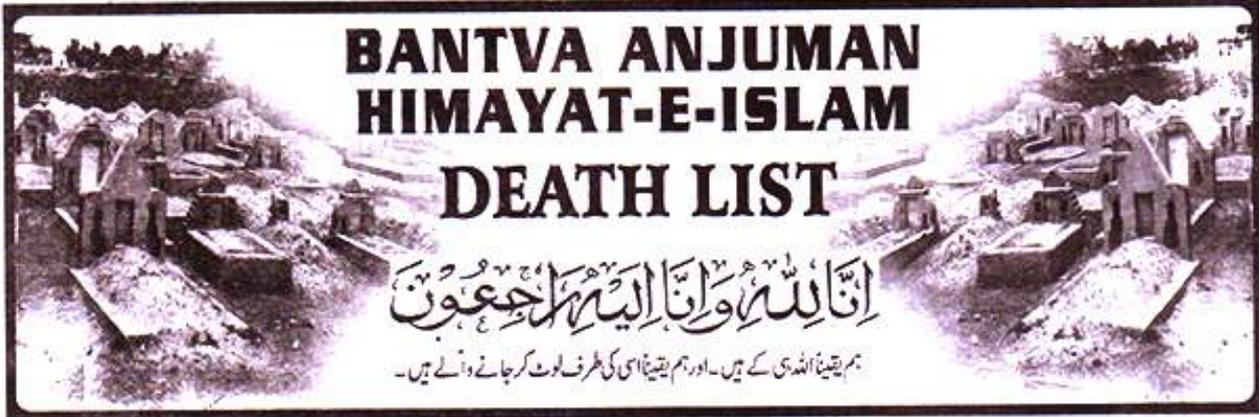
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.

Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327

Website : www.bmj.net Email: donate@bmjr.net



بانٹوا ميمون جماعت
قيام 2 جون 1950



1st January to 31st January 2020

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	04-01-2020	Muhammad Iqbal Ahmed Dada Moon	75 years
2	05-01-2020	Zubaida Habib Karim w/o. Abdul Habib Abdul Ghani Adhi	82 years
3	06-01-2020	Zaibun Nisa Muhammad Ahmed Kara w/o. Hajj Younus Chatni	77 years
4	06-01-2020	Amina Bai Abdul Latif Hashim Polani widow of Abdul Ghaffar Moosani	81 years
5	06-01-2020	Zubaida Bai Muhammad Hussain Mandvia widow of Muhammad Yousuf Valsadwala	85 years
6	07-01-2020	Mumtaz Abdul Rehmat Silat w/o. Haroon Khanani	63 years
7	07-01-2020	Fatima Bai Suleman Kasbati widow of Abdul Latif Machiyara	85 years
8	07-01-2020	Ziker Muhammad Khanani	75 years
9	08-01-2020	Muhammad Saleem Aba Umer Kasbati	62 years
10	09-01-2020	Muhammad Yousuf Suleman Khamblawala	69 years
11	10-01-2020	Ziker Abdul Latif Tayab Bhatda	64 years
12	11-01-2020	Aizubaker Suleman Hussain Badi	72 years
13	13-01-2020	Muhammad Haroon Suleman Tikerwala	71 years
14	13-01-2020	Ahmed Mehboob Rehmatullah Moti	32 years
15	14-01-2020	Muhammad Siddiq Aba Kasam Habib Mendha	53 years
16	14-01-2020	Muhammad Rashid Muhammad Siddiq Nini	61 years

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

JANUARY 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Daniyal Wali Muhammad Abdul Habib Halari with Iqra Muhammad Jawed Muhammad Iqbal Moosani	01-01-2020
2	☆.....Muhammad Asif Muhammad Arif Ahmed Maliawala with Saniya Abdul Qadir Muhammad Usman Pothiawala	16-01-2020
3	☆.....Muhammad Zaid Abdul Rauf Haji Muhammad Yaseen Hakkawala with Aatika Muhammad Aamir Muhammad Haroon Panwala	24-01-2020

بانٹوا میمن جماعت

(رجسٹرڈ) کراچی

کے "زکوٰۃ فنڈ"

کو مستحکم فرمائیں

تاکہ

مستحقین کو خود کفالت

کی منزل تک پہنچا یا

جاسکے

برادری کے ترجمان

ماہنامہ

"میمن سماج" کراچی

میں اپنے تجارتی اداروں کی

مصنوعات کی تشریح کے لئے

اشتہارات

دع کر تعاون فرمائیں!

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ)

کراچی

S.NO	NAMES	DATE
51	☆.....Furqan Ghulam Hussain Qasim Ladha with Sabira Ghani Abdul Sattar Chatni	27-01-2020
52	☆.....Maaz Munir Sattar Jangda with Rahima Muhammad Asif Jan Muhammad Jangda	27-01-2020
53	☆.....Osama Ismail Muhammad Iqbal Machiyara with Iqra Altaf Adam Ghazipura	27-01-2020
54	☆.....Muhammad Khurram Muhammad Yousuf Muhammad Qasim Lobhia with Hina Muhammad Jawed Haji Ishaq Rawda	28-01-2020
55	☆.....Fahad Abdul Rauf Abdul Sattar Adhi with Hafsa Muhammad Yousuf Abdul Sattar Kasbati	29-01-2020
56	☆.....Sumer Muhammad Saleem Muhammad Siddiq Surti with Ayesha Muhammad Amin Haji Essa Halari	29-01-2020
57	☆.....Sufyan Abdul Ghani Siddiq Polani with Hania Waseem Haroon Kesodia	29-01-2020
58	☆.....Owais Altaf Abdul Razzak Dandia with Amna Abdul Samad Rehmatullah Navadia	31-01-2020
59	☆.....Muhammad Saad Abdul Qadir Abdul Sattar Tola with Fatima Muhammad Imtiaz Muhammad Younus Rawda	31-01-2020
60	☆.....Maqbool Ahmed Abdullah Abdul Ghani Moosani with Husna Abdul Aziz Abdul Ghani Khuloos	31-01-2020

شادی مبارک

11 دسمبر 2019ء

☆..... تحسین سلیم عبدالکریم کسباتی کی شادی ایمین محمد حنیف عبدالستار جاگڑا سے ہوئی

☆..... Tahseen Saleem Abdul Karim Kasbati

11-12-2019

with Aiman Muhammad Hanif Abdul Sattar Jangda



S.NO	NAMES	DATE
37	☆.....Abdul Wahab Muhammad Rafiq Aba Hussain Adhi with Firdos Altaf Qasim Qasmani	19-01-2020
38	☆.....Azan Muhammad Nasir Abdul Sattar Thaplawa with Mehak Muhammad Saleem Muhammad Habib Bilwani	22-01-2020
39	☆.....Ammar Hanif Haji Abdul Latif Charkla with Aiman Hanif Abdul Aziz Khanani	23-01-2020
40	☆.....Waqas Muhammad Hanif Umer Moon with Amal Roshan Roshan Akhter Furqan Ahmed	23-01-2020
41	☆.....Mustafa Muhammad Hanif Muhammad Siddiq Bhatda with Afia Abdul Wahab Abdul Razzak Afinwala	24-01-2020
42	☆.....Yasir Haji Zikeria Yousuf Ibrahim Agar with Nabiha (Kainat) Muhammad Asif Ziker Wali Muhammad Sherdiwala	24-01-2020
43	☆.....Danish Hameed Moosa Mota with Huda Khurram Razzak Bhutkia	24-01-2020
44	☆.....Muhammad Aseel Muhammad Jawed Muhammad Suleman Chatni with Aqsa Kamran Muhammad Younus Mushtaq	24-01-2020
45	☆.....Muhammad Danish Abdul Majeed Muhammad Qasim Moosani with Mehak Hanif Siddiq Durvesh	24-01-2020
46	☆.....Aqib Muhammad Anwar Qasim Badi with Aqsa Muhammad Zaheer Abdul Sattar Charkla	24-01-2020
47	☆.....Muhammad Waqas Muhammad Altaf Haji Haroon Kadekwala with Aisha Kiran Muhammad Hanif Qasim Ghandhi	25-01-2020
48	☆.....Asad Rizwan A. Razzak Kothari with Arsala Khan Jahangir Khan Mansoor Ahmed Khan	26-01-2020
49	☆.....Imran Abdul Razzak Usman Khanani with Zahida Qasim Abdul Latif Ghaniwala	27-01-2020
50	☆.....Muhammad Mubashir M. Anis Jan Muhammad Ozri with Hamna Marium Altaf Hussain A. Sattar Jangda	27-01-2020

S.NO	NAMES	DATE
24	☆.....Ahmed Muhammad Saleem Abdul Aziz Bawadosa with Nisa Muhammad Jawed AbuBaker Bikiya	12-01-2020
25	☆.....Abdul Ahad Abdul Samad Rafiq Kasbati with Amna Saleem Abdul Aziz Bawadosa	12-01-2020
26	☆.....Muhammad Ali Muhammad Zikaria Saleh Muhammad Kasbati with Javeria Muhammad Hussain Haji Haroon Kokawala	16-01-2020
27	☆.....Zohaib Muhammad Qasim Habib Ghanca with Humaira Abdul Shakoor Abdul Latif Moosani	16-01-2020
28	☆.....Ammar Junaid Abdul Sattar Balagamwala with Shifa Iqbal AbuBaker Billa	16-01-2020
29	☆.....Abdul Qadir Haji Iqbal Haji Suleman Bhangda with Anum Muhammad Younus Muhammad Zia	17-01-2020
30	☆.....Abdul Samad Abdul Jabbar Abdul Aziz Kasbati with Sadia Zahid Yousuf Khanani	17-01-2020
31	☆.....Waqas Muhammad Umar Haji Abdul Rehman Bhutkia with Aisha Muhammad Sohail Abdul Sattar Mandvia	17-01-2020
32	☆.....Osama Hanif Abdul Aziz Khanani with Aqsa Abdul Samad Haji Jan Muhammad Moosani	17-01-2020
33	☆.....Muhammad Hashir Muhammad Yahya Haji Muhammad Ismail Maimini with Ranishah Muhammad Rafiq Muhammad Umar Tabani	17-01-2020
34	☆.....Muhammad Uzair Muhammad Idrees Abdul Sattar Dhamia with Fiza Muhammad Yousuf Abdul Rehman Ghaniwala	18-01-2020
35	☆.....Bilal Abdul Wahid Abdul Sattar Jangda with Saba Fatima Muhammad Sikandar Abdul Aziz Polani	19-01-2020
36	☆.....Muhammad Sameer Muhammad Hanif Abdul Ghaffar Adhi with Ayesha Muhammad Yousuf Abdullah Balagamwala	19-01-2020

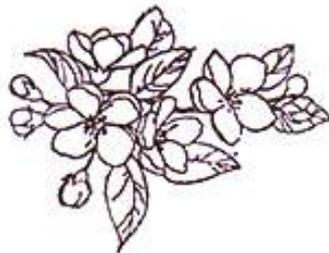
S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Hunain Muhammad Idrees Abdul Karim Durvesh with Sakina Abu Talib Abdul Sattar Jangda	05-01-2020
11	☆.....Muhammad Saad Abdul Razzak Muhammad Nini with Sarah Asif Abdul Aziz Kapadia	05-01-2020
12	☆.....Adil Muhammad Haroon Abdul Karim Adhi with Hareema Muhammad Junaid AbuBaker Rajkot	06-01-2020
13	☆.....Murtaza Munaf Abdul Razzak Dojki with Tasmina Jawed Abdul Razzak Nini	09-01-2020
14	☆.....Yaseen Imran Younus Bilwani with Safa Imran Abdul Rehman Khanani	10-01-2020
15	☆.....Danish Hanif Muhammad Usman Sheikha with Zainab Abdul Qadir Abdul Qasim Ankhawala	10-01-2020
16	☆.....Umair Jawed Haji Habib Jangda with Kashaf Saleem Abdul Razzak Makna	10-01-2020
17	☆.....Zaid Abdul Jabbar Abdul Aziz Surmawala with Maria Muhammad Saleem Ahmed Kapadia	10-01-2020
18	☆.....Bilal Sikandar Rehmatullah Khanani with Nimra Jawed Qasim Khanani	10-01-2020
19	☆.....Hafiz Shafiq Muhammad Younus Aba Umer Jangda with Romaiza Muhammad Yousuf Rehmatullah Phoolwala	10-01-2020
20	☆.....Adil Muhammad Haroon Abdul Karim Adhi with Hareema Muhammad Junaid AbuBaker Rajkot	11-01-2020
21	☆.....Muhammad Saad Muhammad Tariq Haji Usman Kodvavi with Fatima Muhammad Iqbal Wali Muhammad Khanani	11-01-2020
22	☆.....Sameer Muhammad Younus Ahmed Adhi with Hira Muhammad Anees Jan Muhammad Moti	12-01-2020
23	☆.....Ahmed ur Rehman Ghani Aba Umer Dojki with Areeba Altaf Siddiq Tola	12-01-2020



JANUARY 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Arsalan Muhammad Rafiq Rehmatullah Mendha with Hira Muhammad Yousuf Muhammad Siddiq Surmawala	02-01-2020
2	☆.....Bilal Muhammad Amin Abdul Sattar Galla with Shafa Muhammad Asif Muhammad Siddiq Diwan	03-01-2020
3	☆.....Osama Altaf Hussain Abdul Aziz Khamblawala with Adina Sohail Abdul Razzak Bhinani	03-01-2020
4	☆.....Shahzeb Mehmood Abdul Sattar Nandiawala with Rida Muhammad Arif Abdul Aziz Durvesh	03-01-2020
5	☆.....Muhammad Daniyal Muhammad Saleh Muhammad Suleman Rabdia with Kanwal Ashfaq Abdul Sattar Moon	03-01-2020
6	☆.....Muhammad Sharif Khubib Abdul Jabbar Adam Maimini with Aliya Muhammad Ali Suleman Jawawala	03-01-2020
7	☆.....Muhammad Haseeb Muhammad Owais Muhammad Siddiq Advani with Hudaybia Muhammad Irfan Ismail Bhoori	03-01-2020
8	☆.....Abdullah Muhammad Saleem Haji Suleman Gehli with Zainab Muhammad Saleem Muhammad Maimini	04-01-2020
9	☆.....Muhammad Mohsin Muhammad Hanif Ayub Ghazi with Saba Haji Saleem Muhammad Umer	05-01-2020

S.NO	NAMES	DATE
23	☆.....Muhammad Saad Muhammad Tariq Muhammad Siddiq Polani with Rida Muhammad Rizwan Abdul Majid Panwala	21-01-2020
24	☆.....Murtaza Muhammad Jawed Moosa Adam Kasbati with Alba Muhammad Yousuf Wali Muhammad Dhamia	21-01-2020
25	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Younus Moosa Adhi with Tayyaba Muhammad Altaf Abdul Sattar Bhatra	22-01-2020
26	☆.....Muhammad Talha Muhammad Sohail Haji Aziz Ladha with Musfira Muhammad Amin Muhammad Haroon Bhoot	23-01-2020
27	☆.....Usama Abdul Samad Abdul Talib Dehseria with Sara Abdul Qadir Haji Hashim Khanani	24-01-2020
28	☆.....Hasham Pervez Abdul Aziz Bilwani with Fatima Muhammad Younus Muhammad Mirajwala	24-01-2020
29	☆.....Sheroz Muhammad Saleem Muhammad Siddiq Surti with Nimra Asif Abdul Aziz Halari Dhawan	25-01-2020
30	☆.....Waleed Amanullah Muhammad Ahmed Jangda with Hadiqa Muhammad Asif Jan Muhammad Adhi	27-01-2020
31	☆.....Mustafa Muhammad Yaseen Muhammad Siddiq Ozri with Areeba Muhammad Jawed Abdul Aziz Khanna	28-01-2020
32	☆.....Salman Usman Ghani Ismail Khanani with Tooba Muhammad Haroon Ahmed Kalia	28-01-2020



S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Mohsin Muhammad Saleem Jan Muhammad Biddu with Nishwa Muhammad Shehzad Muhamma Siddiq Varoo	08-01-2020
11	☆.....Muhammad Usman Muhammad Yousuf Qasim Dojki with Sara Faris Ilyas Badi	09-01-2020
12	☆.....Muhammad Maaz Muhammad Amin Abdullah Dharawadwala with Afrah Muhammad Arshad Muhammad Idrees Jangda	09-01-2020
13	☆.....Usama Muhammad Nasir Muhammad Qasim Khanani with Fatima Muhammad Naeem Muhammad Qasim Khanani	09-01-2020
14	☆.....Shoaib Muhammad Younus Abdul Sattar Moosani with Amna Muhammad Nasir Muhammad Feroz Lodhia	09-01-2020
15	☆.....Junaid Abdul Ghaffar Usman Khanani with Madiha Muhammad Ali Abdul Razzak Moti	10-01-2020
16	☆.....Abdul Samad Muhammad Siddiq Haji Karim Moosani with Amina Muhammad Jawed Muhammad Ayub Kaliya	11-01-2020
17	☆.....Farooq Ashraf Abdul Sattar Bhuri with Saba Muhammad Hanif Abdul Ghaffar Moosani	11-01-2020
18	☆.....Sumer Muhammad Saleem Muhammad Siddiq Surti with Ayesha Muhammad Amin Haji Essa Halari	13-01-2020
19	☆.....Maqbool Ahmed Abdullah Abdul Ghani Moosani with Husna A. Aziz A. Ghani Khuloos	14-01-2020
20	☆.....Muhammad Rizwan Dr Altaf Abdul Rehman Badla with Fatima Junaid Haroon Aba Ali Wakeel	17-01-2020
21	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Irshad Jan Muhammad Rawda with Aisha Muhammad Ashraf Tayyab Moosani	18-01-2020
22	☆.....Muhammad Yahya M. Hanif M. Dawood Popatpotra with Tooba Abdul Samad Muhammad Iqbal Moosani	18-01-2020

Engagement

JANUARY 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Abdul Qadir Haji Iqbal Haji Suleman Bhangda with Anum Muhammad Younus Muhammad Zia	01-01-2020
2	☆.....Ahmed Imran Abdul Aziz Mehanti with Aisha Fawad Yousuf Machiyara	01-01-2020
3	☆.....Ahmed Ali Abdul Aziz Wali Muhammad Kasbati with Rabia Abdul Razzak Jan Muhammad Gogita	01-01-2020
4	☆.....Muhammad Mudasir Muhammad Hussain Jan Muhammad Bilwani with Amna Muhammad Ayub Muhammad Haroon Nakhuda	04-01-2020
5	☆.....Muhammad Raza Ghulam Hussain Wali Muhammad with Hamna Muhammad Idrees Abdul Sattar Moti	04-01-2020
6	☆.....Muhammad Asif Muhammad Hanif Suleman Mersia with Muskan Muhammad Tariq Ghulam Hussain Behra	04-01-2020
7	☆.....Adil Muhammad Haroon Abdul Karim Adhi with Hareema Muhammad Junaid AbuBaker Rajkot	06-01-2020
8	☆.....Muhammad Sufyan Liaquat Ali Haji Qasim Advani with Amna Altaf Moosa Mitiwala	08-01-2020
9	☆.....Muhammad Salman Muhammad Saleem Rehmatullah Moti with Arsha Muhammad Asif Abdul Sattar Behra	08-01-2020



જિંદગી ખુશહાલ બનાવવા રોજ હસી લો



લેખક: બાબુ હમીદ લાકડાવાલા 'ગુમનામ' (મહુમ)

આધુનિક આરોગ્ય શાસ્ત્ર એ બાબત એકમત છે કે એક હળવું હાસ્ય કેટલાય દુઃખ દૂર કરી દે છે ! પેટછૂટું અરુહાસ્ય તો શરીરના સંકોચાયેલા સ્નાયુઓને મુક્ત બનાવે છે. મુસ્કુરાહટ, સ્મિત, હાસ્ય ફેંફસાને ગતિમાન કરી ફાજલ મવાદને બહાર કાઢે છે.

સાચું હસવું ન આવે તો કૃત્રિમ ખોટે ખોટું હસવું એ પણ લાભકર્તા જ છે. અલબત્ત મોઢું ફાડીને દાંત કાઢવા અને ખિખિયારા કરવા, બદતમીઝી છે. બીજાને ત્રાસ આપે એ હેતુથી અથવા બીજાની ઠેકડી ઉડાવવા કિકિયારો કરવો એ પણ મુનાસિબ નથી. હળવું સ્મિત વદન ઉપર મુસ્કાન અને તાઝગી જીવનની નિશાની છે. આ આરોગ્યની દ્રષ્ટિએ પણ એનું ઘણું મહત્વ છે. ગમે તેવા ટેન્શનનો અકસીર ઈલાજ છે. મુક્ત હાસ્ય તબિયતને ખુશખુશાલ બનાવી અનેક બીમારીઓને ભગાડી દે છે.

અમેરિકાની અમુક હોસ્પિટલોમાં એવી સામગ્રી રાખવામાં આવે છે જેથી પ્રભાવિત થઈને રોગી હસવા માંડે છે. કેન્સર જેવા ભયંકર રોગમાં પણ ઈલાજ તરીકે હાસ્યની મદદ લેવાય છે.

શરીર એ નથી જેતું કે હાસ્ય અસલી છે કે બનાવટી. પણ એનો શારીરિક ફાયદો તમને જરૂર થાય છે. એનાથી તમામ મુખ્ય અવયવોને વરઝિશ અને દિમાગને પણ પોષણ મળે છે. કેન્સરની હજી શરૂઆત હોય ને કેહકહા અરુહાસ્યનો નુસ્ખો અજમાવવામાં આવે તો જરૂર ફાયદો થાય છે.

હસવાથી હૃદય અને ફેંફસાની વરઝિશ થાય છે. એ શરીરમાં ઓકસીજનના વહનને બેહતર બનાવે છે અને પાચનતંત્ર પણ સુધરે છે. અમુક અમેરિકન હોસ્પિટલોમાં 'હયુમર રૂમ્સ' છે. ત્યાં વિવિધ રોગો માટે થેરાપીઓ કરવામાં આવે છે, જેનું પરિણામ હંમેશા સાફ આવે છે. હાસ્ય ગમ અને ઉદાસીનો સર્વોત્તમ ઉપાય છે. હંમેશા મનમોજી, હસતા-બોલતા મિત્રને આવકારો. એની હાસ્યવૃત્તિ અને પ્રવૃત્તિમાં પૂરેપૂરો સાથ આપો. તમારા બાળ કો શરારત કરતા હોય, હસતા ખેલતા હોય તો તેમને ધમકાવવાના બદલે તેમની રમત-ગમતમાં જોડાઈ જાવ.

દૈનિકો અને સામયિકોમાં રમૂજી દુયકા એટલા માટે જ આવે છે. આમ પણ સોગિયું દીવેલ પીધેલ મોઢું કોઈને ગમતું નથી. હસતો ચહેરો સૌને ગમે છે. આધુનિક આરોગ્યશાસ્ત્ર સર્વાનુમતે એ સ્વીકારે છે કે એક આહું સ્મિત, હળવું હાસ્ય ગમે તેવા ગમનો ઈલાજ છે અને મુશ્કુરાતા મુખડાને હરકોઈ આવકારે છે. સ્મિત, હાસ્ય, મુસ્કુરાહટ, ટેન્શન બીમારી દૂર કરે છે. એટલું જ નહિ, હાસ્ય, ગભરાહટ, અપચો, તાલસી સ્વભાવને દૂર કરી માણસને ખીલતા ફૂલ જેવી તાઝગી બક્ષે છે.

નાની નાની વાતમાં મોટી ફિકર ચિંતા કરવાના બદલે એના પર મુક્તપણે હસી દો. એનાથી તમારી જિંદગી પણ સુધરી શકે છે અને તમારા સ્નેહી-સંબંધીઓની પણ તમે પ્રિયતા અને પસંદગી પામી શકો છો.

સાચો આનંદ

અન્યારે આપણે અને આપણી અતરાફના લોકો કેવું જીવન જીવે છે ? દોડભાગ, તસતસાટ અને તીવ્ર હરીફાઈ બધે જ જોવા મળે છે. હવે આપણે ચાલીને ભાગ્યેજ ક્યાંય જઈએ છીએ. ઘરથી એકાદ બે ફર્લાંગ દૂર મારકીટમાં પણ ઘણાં સ્કુટર કે મોટરસાયલ પર જાય છે.

જીવન આજે દોડભાગનું બીજું નામ છે. દરેક સ્વાસભેર અંતર કાપે છે. શાંતિ અને નિરાંત શબ્દોના અર્થ હવે નિવૃત્ત કે શારીરક રીતે કાઈક નબળા પડલાં જ જાણે છે. બાકી બધા શાંતિ, આરામ, નિરાંત અને સુખચેનની ખોજમાં એવા દોડે છે કે એ ધ્યેયને ક્યાંના ક્યાં નીકળી જાય છે, ત્યારે જ તેમને ખબર પડે છે કે જે મેળવવા એ દોડતા હતા એ હાથવગું અને હવે એ ક્યાંય રાછળ રહી ગયું છે.

એટલા પછી પણ એમને નિરાંત કે સુખચેન મળતા નથી.

આજે ઘણાં કુટુંબો શું છે ? પૈસા કમાતું યંત્ર !

સામાજિક રીવાજો બદલાય છે, દુરિવાજો રીવાજ બન્યા છે. દરેરે દરેક કુટુંબની જરૂરીયા વધી છે.

કુટુંબ સાથે ઘરમાં એક નિરાંતની સાંજ કે એકલા કુટુંબની પિકનીક પાર્ટી જાણે હવે ગઈકાલની બાબત બની ગઈ છે.

કુટુંબ મિલન કે સ્નેહ મિલનો રહ્યા નથી. બેશક એના અવશ્યો ક્યાંક ક્યાંક

સંકલન : મોહંમદ શફી ગાંધી

જોવા મળે છે. એટલા પુરતા એ કુટુંબો નસીબદાર છે, બાકી હવે મિલનો પણ પૈસો, આડંબર અને મોટાઈના પ્રદર્શનમાં ફેરવાઈ ગયા છે, એમ નથી લાગતું ?

નથી જ' એમ બધા કહેશે. સમયનું શું? સમય એટલો જ છે, જેટલો પહેલા હતો. દરેકના ભાગે હજી ૨૪ કલાકના રાત્રી-દિન આવે છે, ફરક એ છે કે હવે એ દ્રષ્ટિ નથી. દોડભાગ કરી હોઈ બ્લડપ્રેસને નિમંત્રી શકાય છે. વાતાવાણમાં ઉશ્કેરાટનું પેટમાં ચાંદા પાડી શકાય છે.

બેઠાડું જીવન જીવીને ચરબી વધારી હાર્ટ એટેક કે ડાયાબીટીઝનો ભોગ બની શકાય છે. સૌથી વધુ તો આપણી લાગણીને દબાવીને અનેક વ્યાધિઓનો ભોગ બની શકાય છે.

લાગણી વલણ અને ખ્યાલો સ્ફોટક હોય છે. ઉશ્કેરાટમાં કોઈ બીજાને નુકશાન કરી દે છે, તો કોઈ પોતાને જ હાનિ કરે છે. લાગણી નિરંકુશ હોય તો પણ નુકશાન થઈ શકે છે અને લાગણી પણ આકરો અંકુશ હોય તો પણ નુકશાન થઈ શકે છે

લાગણીને આપણે સ્વાભાવિક રીતે વ્યક્ત કરતા રહેવું જોઈએ અને એ કદી ભરી રાખવી નહીં. બેશક કહેવું વિવેકથી, સભ્યતાથી, સંયમથી પણ કહેવું જરૂર.



દુઆ

MEMON SAMAJ FEBRUARY '૨૦૨૦'નાં હવાલો (મુદ્દમ)

ઓ નિરાંકાર મારી લાજને રાખી લેજે
 છું નિરાધાર મારી લાજને રાખી લેજે
 તુજથી ફરિયાદ નથી છે આ વિનંતી મારી
 કેવળ એકવાર મારી લાજને રાખી લેજે
 ખૂબ જાણે છે તું મુજને દે, તબીબોના તબીબ
 હું છું બિમાર, મારી લાજને રાખી લેજે
 બીક જેની હતી હા, તે જ સમય આવે છે
 મારા આધાર, મારી લાજને રાખી લેજે
 લે આ અંતિમ ઘડી આવીને ઊભી પાસે
 માત્ર પળવાર, મારી લાજને રાખી લેજે
 મહેરબાની જો કરી છે તો વધારે થોડી
 તારો આભાર, મારી લાજને રાખી લેજે
 જેને સૌંદર્ય કહે છે એ નથી મારામાં
 ઓ કલાકાર, મારી લાજને રાખી લેજે
 તારી આગળ શું છું પાવું તું બધું જાણે છે
 છું ગુનેહગાર, મારી લાજને રાખી લેજે
 એક દુભાંગી 'રફીક' રોજ દુઆ માંગે છે
 છું કરજદાર, મારી લાજને રાખી લેજે
 'પુષ્પ અને પાનખર'ના સૌજન્યથી

ખુદ બ ખુદ.....

ઝિંદગી સંકટોમાં કામ આવી જાય છે
 મુસ્તફાના નામથી આરામ આવી જાય છે
 પ્રેમનો ગાર્દેશ મઠી ત્યાં જામ આવી જાય છે
 જીભ પર જ્યારે નબીનું નામ આવી જાય છે
 મારી સામે ઈશકનો જ્યાં જામ આવી જાય છે
 ખુદ બ ખુદ જીભે નબીનું નામ આવી જાય છે
 હોય સાચી દિલની ઈરછા તો આંખો બીડતા
 દ્રષ્ટિ સામે મુસ્તફાનું ધામ આવી જાય છે
 જગતમાં માનવતા ને મસ્તી જોઈને મુજ ધ્યાનમાં
 આપના વિસરાયેલા પયગામ આવી જાય છે
 જ્યારે જીવનમાં ભરૂં છું ઈશકને અહમદનો હું રંગ
 જીવવાની મુજમાં ત્યારે હામ આવી જાય છે
 ઠારવા દિલની અગળ આલે મદીના ચાલીએ
 હર તલબનો પલમાં ત્યાં અંજામ આવી જાય છે
 મુસ્તફાના પ્રેમ પંથે સંકટો કે ગામ નથી
 ડગલે ને પગલે ખુશીના ધામ આવી જાય છે
 ના'ત લખવી આપની એ ક્યાં છે 'રાહત'નું ગણું
 આપની છે પ્રેરણા તો હામ આવી જાય છે
 'જામે હયાત'ના સૌજન્યથી

સૂચના

કુરઆનની પવિત્ર આયતો અને હદીસો વાંચકોના દીની જ્ઞાનમાં વધારો કરવા,
 એમને મઝહબી માર્ગદર્શન પૂરું પાડવા તેમજ દીનની તબલીગ કરવાના હેતુથી
 રજૂ કરવામાં આવે છે. એમનો સંપૂર્ણ એહતેરામ જાળવવાની સૌ કોઈની ફરજ
 છે, આથી જે જગ્યાએ છપાઈ હોય એની બેહુરમતી ન થાય તેની સંપૂર્ણ કાળજી
 લેવા વિનંતી કરવામાં આવે છે.

વાંચન જરૂરી છે....

શિક્ષિત માણસો લખી-વાંચી શકે એ નિર્ધિવાદ વસ્તુ છે, છતાં વાંચવા અને લખવા તે સંબંધોની અભિરૂચિનો અભાવ હોય તો સાઈ લખી ન શકાય પણ વાંચી પણ શકાય નહિ. માનવીએ પોતાની અંદર રહેલી શક્તિઓનો સંપૂર્ણપણે વિકાસ કર્યા પછી જ કોઈ કાર્ય સિદ્ધિ પામી શકે છે એ જ ન્યાયે કંઈ વાંચવાનું પણ છે.

અંગ્રેજીમાં સમય પસાર કરવા માટે ટુકીલ ટાઈમ જેવો શબ્દ પ્રયોગ રહ્યો છે છતાં એ ભુલવું જોઈએ નહિ કે સમય આપણને પસાર કરી નાખે એ પહેલાં આપણે સમયને પસાર કરી નાખવો જોઈએ. એટલે જ તો જેને વાંચીને મનમાં જેની છાપ-અંકિત થઈ જાય એ વાંચનને પ્રાણવાન કહેવામાં આવ્યું છે. આપણે સહુ એ વાતને સારી પેઠે અનુભવી શકીએ છીએ કે વિશાળ વાંચનમાંથી કોઈ કોઈ જ વાંચન એવું રહે છે જે માનસપટ પર બહુ ઉમદા અને સચોટ છાપ ઉત્પન્ન કરી જતું હોય છે.

વાંચવા વિશે પ્રસિદ્ધ અમેરિકન તત્વવેતા એમર્સને વાંચવાની કળાનો નિર્દેશ કરતા ત્રણ નિયમો દર્શાવ્યા છે. ૧ ઓછામાં ઓછું એક વરસ જુનું ન થયું હોય તેવું પુસ્તક વાંચો નહિ ૨ માત્ર પ્રતિભાસભર અને પ્રતિષ્ઠ પુસ્તક વાંચો ૩ તમારી રૂચી પ્રમાણેના પુસ્તકો વાંચો.

આ નિયમો ઘણું બધું સમજાવી જાય છે કે હવે વાંચક પ્રતિષ્ઠાનો અર્થ કેવો કરે છે એ જોવાનું રહે છે. આજકાલ તો મારઘાડિયું અને જાતિય વૃત્તિઓને ઉશ્કેરી મુકે એવા સાહિત્યનો ફાલ પુષ્કળ ઉતરવા લાગ્યો છે એવીજ રીતે એવા પ્રકારની ફિલ્મોની આજે ભરમાર છે. પણ આમાં એ વસ્તુ સિદ્ધ થઈ શકતી નથી જેના માટે બેકને કહ્યું છે,

વાંચન માનવીને પુર્ણ બનાવે છે, ચર્ચા તેને કેળવે છે જ્યારે લેખક માનવીને ચોકસાઈભર્યો બનાવે છે.

બાળપણમાં વાંચેલી મણિયો, મોલિયો કે રતનિયા જેવા બાળ પુસ્તકો આજે પણ એ સમયના લોકોને બરાબર યાદ હશે જેમણે પોતાની બાલ-અવસ્થામાં તે વાંચ્યા હશે અને એ સમયે ખરેખર ગુજરાતીમાં બાળકોને વાંચવા માટે તેના પ્રકારની શ્રેણીના આરંભના પુસ્તકો ગણાય છતાં આજે કદાચ આપણને એ પુસ્તકો વાંચવામાં મજા પડે નહિ છતાં તેનું મુલ્ય ઓછું આંકી શકાય નહિ એવી જ રીતે ઉત્તમ પુસ્તકો માનવીની ઉંમર પ્રમાણે અલગ અલગ અસર કરતાં હોય છે. આના સંબંધે ચીની ફિલસૂફી લિન ચુ તાંગે સુંદર વિચાર દર્શાવ્યો છે, યુવાનીમાં પુસ્તકો વાંચવા એ તો ઓરડાની છત પરની તીરાડમાંથી પૂનમના ચંદ્રને જોવા જેવું છે.

ચીની ફિલસૂફના આ કથનમાં માનવીના જીવનના અનુભવને સચોટપણે સમજાવી દેવામાં આવ્યો છે. ઉંમર વધવા સાથે માનવીની બુદ્ધિ પાકટ થતી જવાનો એમાં સ્પષ્ટ ઈશારો જોવા મળે છે અને માનવીની આ અવસ્થા એવી છે જે પુસ્તકોને વાંચવા સાથે તેને સમજી શકવાની માનવીમાં સંપૂર્ણપણે શક્તિ રહેલી હોય છે. એ સારાં-નરસાંનો ભેદ તેની એ અવસ્થામાં આત્મસાત કરી લે છે. છતાં અંતે તો માનવી કેટલું અને કયા પ્રકારે ગ્રહણ કરી શકે છે તેનો સઘળો આધાર તેના સ્વભાવ અને સંસ્કારમાં રહ્યો હોવાની વસ્તુની અવગણના થઈ શકે નહિ. વાંચન ધરાવનારના વ્યક્તિત્વમાં અનેરી આત્મા સ્પષ્ટ જોવા મળે છે.

ભેણ, પાંજે ઘરમેં પાંજી બોલી ખોવાણી !

(મેમણી ઢોલક ગીત)

જનાબ યુનુસ કેસ

ઉપખંડની પરંપરામાં સહેલીઓ દ્વારા સામસામી કડીઓ બોલી ગવાતો ઢોલક-ગીત એ નિદોષ આનંદની અને પોતાના સ્પષ્ટ વિચારોની અભિવ્યક્તિનો એક અનેરો સાહિત્ય પ્રકાર છે. પ્રસ્તુત મેમણી ઢોલક-ગીતમાં ન કેવળ આ સાહિત્ય પ્રકારને ખેડવાનો નમ્ર પ્રયાસ થયો છે બલકે તેમાં સાંપ્રત મેમણ સમાજના પ્રશ્નોને સરસ રીતે ગૂંથી લેવામાં આવ્યા છે.

મા, પાંજી કુલાય, ભલા કાલી ચોવાણી ? !

ભેણ, પાંજે ઘરમેં પાંજી બોલી ખોવાણી ! ! !

ભેણ, પાંજે દૂરવેશજી બકરી ખોવાણી !

ભેણ, પાંજે સૂફીજી ઘડકી ખોવાણી !

એઈ.....બકરી ખોવાણી ! સંગ, લકડી ખોવાણી

વડી, સમજતાં જાણે દુન્યા, ઢકડી ખોવાણી !

રંગ ને રૂપે, હીરની જેડી....

અંગણેમેં દૂઈ મોરની જેડી

નેઅમત જાણે આસ્માની જેડી !

શીરની, ગેબી-ફીરની જેડી !

ભેણ, પાંજી કિસ્મતજી કકરી ખોવાણી !

ભેણ, પાંજી સુફીજી સુજની ખોવાણી....

ભેણ, પાંજી ડેલીજી ઢયા-રખ્ખી વી.....!

ઢયા-રખ્ખી વી ને સંગ અલ્લા-રખ્ખી વી.....!

રાજ નંઢા મીરીયા પણ તાજ ખોવાણા !

ભેણ, પાંજે મત્તેજા ગાજ ખોવાણા !

ભેણ, પાંજે શાયરજી ખુદી ખોવાણી !

એઈ, ખુદી ખોવાણી, સંગ, હુદી ખોવાણી !

ચાયણી કે ચંદર સમજી ચાળા કરે તો !

સુપલીમેં સુખન ઝટકી ફાળા કરે તો !

રીકલીયેં જે માળે કે તાળા કરે તો !

ભેણ, પાંજે કવિ જા કાજ ખોવાણા !

ભેણ, પાંજે શાયર જા બાજ ખોવાણા !

ભેણ, પાંજે, ઘરમેંસે પાંજા ખોવાણા !

ભેણ, પાંજે ખાનદાન જા ખાનદાન સોવાણા !

ભેણ, પાંજી સોચ કે સપ સુંઘીવ્યા !

મન-મોકરાણ જા વ્હાણ કુબીવ્યા !

ભેણ, પાંજે કાવ ભા જે કાવપણું વ્યો !

ભેણ, પાંજે ઘરજો ઠરેલપણું વ્યો !

ભેણ, પાંજે સેજજી સલુકાઈ વી !

ભેણ, પાંજે કેજમેં રાઈ ભરાઈ વી !

ભેણ, પાંજી ઠાલત ઠી કુલાય કુલાઈ થી ? !

ભેણ, જાત ભલા પાંજી કીડા લીકાઈ વી ?

ભેણ, પાંજે ઘરમેં પાંજી બોલી ખોવાઈ વી !

ભેણ, પાંજી બોલીજી પાંકે ઠાય લગીવી !

ભેણ, પાંજે સુકુન કે લાઠય લગીવી !

ભેણ, પાંજે મુન્નેજો માસુમપણું વ્યો,

ભેણ થોડો મિરીયો પણ ઘણું ઘણું વ્યો !

ભેણ, પાંજી ખાનકાઢસે તકવો ઠલીવ્યો !

ભેણ, પાંજે મોલ્લી કે લકવો લગી વ્યો !

ભેણ, પાંજી સોન-બાઈ સાભરીન વી !

ઘરમેં "આંવ-બાઈ"જી દેખા-દેખી વી !

ભેણ, બાઈ-સાદાઈ કે કસાઈ ખણીવ્યા !

ભેણ, બાકી રીઠયો સો જમાઈ ખણીવ્યા

ભેણ, પાંજે વડે જા નક કીડા અંચન ? !

ભેણ, પાંજી ન્યાણી જા ઠક કીડા અંચન ?

ભેણ, પાંજા તૂર, દૂર દૂર ખોવાણા !

ભેણ, પાંજે ચઢેરે જા નૂર ખોવાણા !

ભેણ, પાંજે કાજસે ખુલુસ ઊડીવ્યો !

ભેણ, અલ્લા જાણે ! કીડા ફુલુસ બૂડીવ્યો !

ભેણ, પાંજા સીયાસતદાં સજજાજ ખોવાઈવ્યા !

ભેણ, જાણે ઠજ ઠાણે હુજજાજ ખોવાઈવ્યા !

ભેણ, પાંજે દાને-ભા જી દાનાઈ વેચાણી !

ભેણ, પાંજે ઘરમેં પાંજી બોલી ખોવાણી !

મા, કુલાય ભલા પાંજી કાલી ચોવાણી ? !

ભેણ, પાંજે ઘરમેં પાંજી બોલી ખોવાણી ! ! !

કન્યા વિદાય પ્રસંગે....

આગાદ એજ્યુકેશન એન્ડ વેલ્ફેર ટ્રસ્ટના
જ. રફીક ગામીપુરાવાલાના લેખના આધારે
જનાબ નસીમ ઓસાવાલા

મા એ મમતામૂર્તિ છે. પિતા વાત્સલ્યમૂર્તિ છે, પરંતુ દિકરી એ દયાની મૂર્તિ છે. એ મમતા છોડીને પતિગૃહે જાય છે. એના વાત્સલ્યનું સ્થાન પણ બદલાતું હોય છે પરંતુ એનું દયાપણું અકબંધ રહે છે અને તે ખાસ કરીને પિતા તરફની એની દયા, મારા અનુભવમાં ખૂબ જ વિશેષ હોય છે.

દિકરી જીવનની તમામ ઘટનાઓને પોતાના વિવેક અને મા-બાપના સંસ્કારના બળે સહી લેતી હોય છે, જીરવી લેતી હોય છે પરંતુ એના બાપને કાંઈ થાય એ એના માટે સદાય અસહ્ય હોય છે. કોઈ એને કહે કે તારા પિતાની તબિયત બરાબર નથી. બસ, દિકરીની સ્થિતિ દિકરી જ જાણે. પુત્ર એ પિતાનું રૂપ છે પરંતુ પુત્રી એ તો પિતાનું સ્વરૂપ છે. પુત્ર એ બાપનો હાથ છે પરંતુ દિકરી એ બાપનું હૈયું છે અને એટલે જ તો બાપ જ્યારે કન્યાદાન આપતો હોય ત્યારે, એ દિકરીનો હાથ જમાઈના હાથમાં આપતો હોય છે પરંતુ વાસ્તવમાં તો એ પોતાનું હૈયું જ આપતો હોય છે અને એટલે જ તો આપણા સમર્થ લોક કવિએ કહ્યું છે કે, 'કાળજી કેરી કટકો મારો હાથથી છૂટી ગયો' આવી વાત અદભૂત વાત ગાઈ છે.

દિકરીને વળાવે ત્યારે બાપની ઉંમર હોય એના કરતાં થોડા વરસ વધી ગઈ હોય એવું અનુભવાય અને લોકોને લાગે પણ, પરંતુ એજ દિકરી સાસરેથી બાપને મળવા આવે ત્યારે બાપ યાછો હોય એટલી ઉમરવાળો દેખાય અને ગામડામાં તો દોડી પડે, મારો બાપ આવ્યો મારો દિકરો આવ્યો.

એમાંય દિકરીને ત્યાં બાબકમાં દિકરીનો જન્મ થાય ત્યારે બાપ વધારે નાનો (નાના) થઈ જતો



હોય છે. જુવાન દિકરી વૃદ્ધ બાપની માતા બની જતી હોય છે અને મા જેમ બાબકને આગ્રહ કરીને જમાડે, સાચવે વગેરે ભાવ દિકરી બાપ તરફ વહાવતી હોય છે એટલે દિકરીવાળો બાપ ક્યારેય નમાયો નથી.

વ્હાલી દિકરી, તું મોટી થઈ જ ના હોત તો કેવું સાઈ ! મારા ખોળામાં બેસીને પહેલાની જેમ હજીય તું જીદ, મસ્તી અને તોફાન કરતી હોત. હું તને મારા બંને હાથ ઉચકીને ચૂમીઓ ભરી લેતો હોત. હું તને વાર્તાઓ કહેતો હોત, ઘરમાં આપણે છૂપાછૂપી રમતા હોત. હું બહારથી આવું ત્યારે બારણા પાછળ છુપાઈને તું 'હાઉ' કરીને મને ડરાવતી હોત. અને 'ઓ બાપ રે' કહીને હું ખોટેખોટું ડરવું છે, દિકરી ! પણ તું તો હવે સાચ્યેસાચ્યી મોટી થઈ ગઈ છે ! મારા ખભે તારા બે આંસુની અનામત મૂંઝીને હવે તું સાસરે ચાલી નીકળીશ. મને તારી ખોટ પડશે..... દિકરી..... કારણ કે મને સમજવામાં તેં ક્યારેય કશી ગેરસમજ નથી કરી.

કવમી મુનાજાત

મુળ ઉર્દુમાં રચનાર: ડૉ. ઈકબાલ (ગુજરાતી ભાષાંતરકાર: મુનાદી)

આજે ડોક્ટર અલ્લામા ઈકબાલની મુસ્લિમ-હિંદમાં એક અતિ લોકપ્રિય થઈ પડેલ ઉર્દુ દુઆનું ગુજરાતી ભાષાંતર રજૂ કરીએ છીએ. દુઆની અસરો અને ચમત્કારો ઉપર મુસલમાનો જેવી આસ્થા, ભાગ્યે જ બીજી કોઈ કોમ રાખતી હોવાથી અને દુઆ-કવિતામાં વધારે અસરકારક હોવાથી દુઆઓનું મુસ્લિમ, કવિતા સાહિત્ય (અરબી, ફારસી અને ઉર્દુ) ખૂબ રૂપ પુષ્ટ છે. ઈકબાલની આ દુઆ, ઘણા સાહિત્ય ટીકાકારોના મત પ્રમાણે, ઉર્દુ ભાષામાં અજોડ અને તે કારણે સર્વોત્તમ છે. આમ આ કવિઓના કવિ, પ્રજાને પ્રજાકીય ભાષામાં સર્વોત્તમ પ્રજાકીય ગીત આપવાનું અને પોતાની કવમને તેની કવમી ઝબાનમાં એક સર્વોત્તમ કવમી ગીત અને એક સર્વોત્તમ કવમી દુઆ આપવાના એવા ત્રણ ગણા માન ખાટી જાય છે. 'મુનાદી'

દુઆ

યા રબ ! દિલે મુસ્લિમ કો વો ઝિંદા તમન્ના દે !
જો કલ્લકો ગરમા દે, જો રૂહ કો તકપા દે !
ફિર વાદીફે ફારાં કે હર ઝર્રે કો ચમકા દે !
ફિર શવકે તમાશાં દે ! ફિર ઝવકે તકાઝા દે
મહરૂમે તમાશા કો ફિર દીદએ બીના દે
દેખા હય જો કુ મંચને, અવરો કો ભી દિખલા દે
પયદા દિલે વીરાં મેં ફિર શુરિશે મહશર કર
ઈસ મહમિલે ખાલીકો ફિર શાહિદે લયલા દે
આતિશ મનશી જુસકી કાંટોકો જલા કાલે,
ઈસ બાદિયા-પયમાકો વો આબલએ પાદે !
ભટકે હુવે આહુકો ફિર સુએ હરમ લે ચલ !
ઈસ શહકે બુઝુર્ગ કો ફિર વુસઅતે સહરા દે !
ઈસ શહકે ખુગરકો ફિર વુસઅતે સહરા દે !
ઈસ દવરકી ગુલતમેં હર કલ્લે પરેશાંકો
વો દાગે મુહબ્બત દે, જો ચાંદકો શરમા દે
રફઅત મેં મકાસિદકો હમ દોશે શુરેયાકર,
ખુદદારીએ સાહિલ દે, આઝાદિએ દરિયા દે
બેલવથ મોહબ્બત હો, બેબાક સદાકત હો
સીનોં મેં ઉજલા કર દિલ સુરતે મીના દે
ઈહસાસ ઈનાયત કર આથારે મુસીબતકા
ઈમરોઝકી શુરિશમેં અંદેશએ ફરદા દે
મંચ બુલબુલે નાલાં હું, એક ઉજડે ગુલિસ્તાકાં
તાથીરકા સાઈલ હું, મુહતાજ કો દાતા દે !

ચાચના

દાતા ! મુસ્લિમને દિલ જુપિત અમિલાખી દે
જે ઉર ઉકાળી દે, જે જીવ જગાડી દે !
રત પુન: કળાની દે, રસ પુન: વિજય તું દે
ફારાન શિખરની પુન: રજ રજ ચમકાવી દે
રસ-શૂન્ય નયનમાં પુન: દર્શન રસ આંજી દે
મુજ આંખ અનુભવ અન્યોને અનુભાવી દે
ઉજડેલ ઉરોમાં પુન: મહશર કોલાહલ
આંસુની માંચે પુન: લયલા સંન્નારી દે
આ રાન-પ્રવાસીને તે દાહ ચરણમાં દે
અઝિન-રસ જેનું કંટક પણ બાળી દે
લઈ ચાલ હરમદ્રારે, ભટકેલ હરણ પાહું
આ શહેર-વિલાસીને લગાની વગડાની દે !
કળિકાળ તણા આ યુગમાં પ્રત્યેક અંતરને દે
તે દાઝ સ્નેહી જે, શશિને શરમાવી દે !
દ્રષ્ટિ-બિંદુને કર ઉચ્ચ થુરેયાં સમ
દ્રઢતા કાંઠાની દે, શક્તિ દરિયાની દે
નિષ્કલંક બને સ્નેહો, નિષ્કામ બને સત્યો
દિલ સ્વચ્છ સુરા સમ દે, અંતર દીપાવી દે
આ આજ ઉપાદપમાં, ભવિ ચિંતા પણ દે
સંકટ પરિસીમાનું કંઈ ભાન કરાવી દે
રડતું બુલબુલ એક ઉજડેલ ઉપવનનું હું
થઈ દીન અસર ચાચું, વાણી ફળવાળી દે

માસિક 'અલ-કમાલ'

૧૯૪૫ના સૌજન્યથી

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

Urdu-Gujrati Monthly

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmmed Ali Polani
Ph : 32438437

February 2020 Jumada-al-Sani 1441 Hijri - Year 65 - Issue 02 - Price 50 Rupees

હમ્દે બારી તઆલા

દીપક બારડોલીકર

સ્પ્ટિનો કિરતાર બસ અલ્લાહ છે
શ્રેષ્ઠ સર્જનદાર બસ અલ્લાહ છે
છે નિરંતર મેહ એની મે'રનો
સાચો અનરાધાર બસ અલ્લાહ છે
મર્મ ના ક્યારે થ કો' પામી શકે
એવો અપરંપાર બસ અલ્લાહ છે
આ ધરા શું, આભ જેવા આભનો
શ્રેયકર આધાર બસ અલ્લાહ છે
સર્વ વિશ્વો એની છાયામાં રહે
એટલો કુંજર બસ અલ્લાહ છે
ખુદ શહેનશાહોય જેને કરગરે
એવો એક દાતાર બસ અલ્લાહ છે
દર્દનો દીવો સળગતો રાખજો
આપણો દિલદાર બસ અલ્લાહ છે
હોય 'ગાલિબ'ની યા 'દીપક'ની ગઝલ
સર્વનો શણગાર બસ અલ્લાહ છે
પાકિસ્તાનનો ગુજરાતી સાહિત્ય
૧૯૪૮-૨૦૦૮માંથી

ના'ત શરીફ

કવસર જુનાગઢી (મહુમ)

દિલ મહીં તમ યાદના દીવા બળે
દર્શ કાજે આંખ નિશ દિન ટળવળે
શાહે આલમ ! આશ અંતરની ફળે
તમ પુનિત દર પર જિવન - સંધ્યા ઢળે
ભાગ્ય એનું મોતીઓ સમ ઝળઢળે
આપની જેને અનુકંપા મળે
હો અટલ શ્રદ્ધા સુખન પર 'ને અમલ
મંઝિલો તો સામે આવીને મળે !
રહેમતુલ્લિલ-આલમીં છો આપ જ્યાં
મુજ સમાને પણ ! લગાડી લો ગળે !
પાઠવું તમને દરદો 'ને સલામ
દિન પ્રતિ દિન હર સમય 'ને હરપળે....
એમનો સુમાર્ગ જો 'કવસર' ગ્રહે
આંખ ઝબકે એ પ્રથમ સૌ દુ:ખ ટળે !
પાકિસ્તાનનો ગુજરાતી સાહિત્ય
૧૯૪૮-૨૦૦૮માંથી